یزید بن معاویہ اور پندرہویں صدی کے حسینی

تحقیق- محمد سلمان شیخ

یزید بن معاویہ اور ابوحنیفہ الکوفی ایک موازنہ

یہ موازنہ مبنی بر حقائق ہے، کوئی امام ابوحنیفہ کا مقلد اسے ابوحنیفہ سے بغض و حسد و تعصب وغیرہ وغیرہ کہہ سکتا ہے لیکن جو حقائق میں پیش کر رہا ہوں ان حقائق کو جھٹلانے اور رد کرنے کی جرت نہیں کر سکتا،

یزید بن معاویہ اور امام ابوحنیفہ کا دور قریب قریب ہے،اگرچہ یزید امام ابوحنیفہ سے سو درجہ بہتر تھا لیکن سمجھانے کے لیے موازنہ کر رہا ہوں،
یزید پر بعض محدثین کی جو جرح ہے وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں جو امام ابوحنیفہ پر محدثین کی جرح ہے،
یزید کے بارے جمہور علماء سکوت کے قائل ہیں، جبکہ امام ابوحنیفہ پر جمہور علماء نے جرح کی ہے،
" امام عبداللّٰہ بن ابی داؤد نے کہا :
ابو حنیفہ پر جرح کرنے میں تمام محدثین کا اجماع ہے اس لئے کہ بصرہ کے امام ایوب السختیانی نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور کوفہ کے امام سفیان ثوریؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور حجاز کے امام مالک بن انسؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے ۔ اور مصر کے امام لیث بن سعدؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور شام کے امام اوزاعیؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے اور خراسان کے امام عبداللّٰہ بن مبارکؒ نے ابو حنیفہ پر جرح کی ہے پس تمام اطراف کے محدثین کا ابو حنیفہ پر جرح کرنے

میں اجماع ہے۔
الکامل فی الضعفاء الرجال"

یزید کو بعض علماء نے فاسق کہا، جبکہ امام ابوحنیفہ کو کا
فر تک کہہ دیا گیا،
امام شافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :
سمعت الربيع بن سليمان يقول : سمعت أسد بن موسى قال ،
استتيب أبو حنيفة مرتين
ابو حنیفہ سے تین بار توبہ کرائی گئی
مسند الشافعی"

یزید پر لعنت علماء نے ناجائز قرار دی جبکہ امام ابوحنیفہ پر
لعنت کی،
"امام منصور بن الخزاعیؒ نے کہا میں نے امام حماد بن سلمہؒ
کو سنا وہ ابو حنیفہ پر لعنت کرتے تھے ابو سلمہؒ نے کہا اور
امام شعبہؒ ابو حنیفہ پر لعنت بھیجتے تھے۔
کتاب السنہ، جلد 1 ،ص، 211"

یزید کی گمراہی پر محدثین متفق نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ
کے گمراہ ہونے پر محدثین متفق ہیں،
"ابو بکر بن أبی داود السجستانی رحمہ اللہ نے ایک دن اپنے
شاگردوں کو کہا کہ تمہارا اس مسئلہ کے بارہ میں کیا خیال ہے
جس پر امام مالک اور اسکے اصحاب امام شافعی اور اسکے
اصحاب امام اوزاعی اور ا سکے اصحاب امام حسن بن صالح

اور اسکے اصحاب امام سفیان ثوری اور اسکے اصحاب احمد بن حنبل اور اسکے اصحاب سب متفق ہوں ؟
تو وہ کہنے لگے اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کوئی نہیں ہو سکتا
تو انہوں نے فرمایا:
یہ سب ابو حنیفہ کو گمراہ قرار دینے پر متفق تھے
تاریخ بغداد، ص، 394"

یزید کے ہم عصروں سے یزید کی مذمت ثابت نہیں جبکہ امام ابوحنیفہ کے ہم عصروں سے امام ابوحنیفہ کی مذمت ثابت ہے،
"امام اوزاعیؒ اور امام سفیان ثوریؒ نے کہا کہ اسلام میں اس امت کے لیے ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔
کتاب السنہ، جلد 1 ،ص، 188
امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں :
کہ میں نے ابوحنیفہ کی مجلس میں کبھی رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود نہیں سنا
کتاب السنہ ،جلد 1 ،ص، 213 "
یہ ہم عصر علماء ہیں جو جرح کر رہے ہیں

یزید کا احکامات الہی بدلنا محدثین کے نزدیک ثابت نہیں، جبکہ امام ابوحنیفہ کا ثابت ہے،
امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا ابو حنیفہ کی کتاب الحیل کو جو بھی دیکھےگا۔ (وہ پائےگا) کے حلال قرار دیا ہے

(ابو حنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حرام کہا ہے اور حرام قرار دیا ہے (ابو حنیفہ نے) اس چیز کو جس کو اللہ نے حلال کہا ہے۔
تاریخ بغداد "
امام ابو بکر بن ابی شیبہ ؒ کہتے ہیں
ابو حنیفہ نے (125) احادیث رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی ہے اور اپنی رائے سے ان احادیث مبارکہ کو رد کردیا ہے۔
مصنف ابن ابی شیبہ"

یزید کو اسلام کا دشمن کسی نے نہیں کہا، جبکہ امام ابوحنیفہ کو دین دشمن کہا محدثین نے،
"امام ابو اسحاق الفزاریؒ نے کہا میں امام سفیان ثوریؒ کے پاس تھا تو ان کے ہاں ابو حنیفہ کی وفات کی خبر پہنچھی تو انہوں نے کہا الحمداللہ اچھا ہوا مرگیا ابو حنیفہ تو اسلام کی تمام کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑ رہا تھا اسلام میں اس سے زیادہ منحوس کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔
تاریخ الصغیر للبخاری، ص، 171 "
" امام سفیان بن عیینہؒ نے کہا کہ:
ابو حنیفہ سے زیادہ دین کو نقصان پہنچانے والا اسلام میں کوئی شخص پیدا نہیں ہوا۔
کتاب السنہ، جلد 1 ،ص، 217"

یزید کا شرابی ہونا غیر ثابت کہا محدثین نے، جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شراب پینا جائز ہے،

"امام ابو عوانہؒ نے کہا کہ
میں نے ابو حنیفہ کو کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے شرابوں کے متعلق سوالات کیے جا رہے تھے۔ ہر سوال کے جواب میں کہتے کوئی حرج نہیں لوگوں نے نشہ والی چیز کے بارے میں سوال کیا تو کہا کہ حلال ہے۔
کتاب السنہ، جلد 1 ،ص، 207
تقی عثمانی دیوبندی صاحب کہتے ہیں :
انگور کی شراب کے علاوہ دوسری نشہ آور اشیاء کو اتنا کم پینا جس سے نشہ نہ ہو امام ابوحنیفہ کے نزدیک قوت حاصل کرنے کے لیے پینا جائز ہے،
تقلید کی شرعی حیثیت"

یزید سے اگر روایت نہیں لی محدثین نے تو امام ابوحنیفہ سے بھی نہیں لی،
امام ابن عدیؒ نے کہا
ابو حنیفہ اور اس کا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل تینون ضعیف ہیں
میزان الاعتدلال جلد 1، ص، 226
امام احمد بن حنبلؒ نے کہا:
ابو حنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔
الضعفاء الکبیر، تاریخ بغداد
امام عبداللہ بن نمیرؒ نے کہا کہ:
میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ابو حنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے تو وہ اس کی فقہ کیسے لکھتے ہوں گے؟"

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛
ابو حنیفة كان مرجئا سكتوا عنه وعن رايه وعن حديثه
ابو حنیفہ مرجیہ تھا اور محدثین نے اس سے حدیث لینے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ اسی طرح اس کی رائے سے بھی خاموشی اختیار کی ہے۔
تاریخ الکبیر للبخاری"

یزید زانی نہیں محدثین کے نزدیک ، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک کرائے پر عورت لے کر اس سے وطی جائز ہے،
فتاوی عالمگیری

یہ تھوڑے سے اقوال میں نے بطور نمونہ پیش کیے ہیں ورنہ امام ابوحنیفہ کے خلاف علماء محدثین کے اقوال نقل کرنے کے لیے پوری کتاب درکار ہے، جو اقوال نقل کیے ہیں تمام صحیح سند سے ثابت ہیں،
اگر امام ابوحنیفہ کے خلاف علماء کی آراء قبول نہیں تو یزید کے خلاف کیسے قبول ہیں؟تم امام ابوحنیفہ کا دفاع کرو اس پر کتابیں لکھو ان کو امام اعظم بنایا ہوا ہے اس کے نام کی مسجدیں اور مدرسے اور مذہب چلایا ہوا ہے اور یزید پر لعن طعن کرو یہ تو کھلا تضاد ہے،
اہل حدیث میں گھسے نام نہاد حسینیوں کی بھی منافقت ہے کہ یزید کو لعنة اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ کو رحمة اللہ علیہ، جو نام نہاد حسینی کہتا ہے کہ یزید کے بارے محدثین کی آراء ہمارا نظریہ ہے اس سے ہمارا سوال ہے کہ امام ابو حنیفہ پر

محدثین کی آراء تمہارا نظریہ کیوں نہیں، امام ابو حنیفہ کو" رحمہ اللہ" کس بنیاد پر کہتے ہو، کیا یہ منافقت نہیں؟
دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

یزید اور دیوبند کے پنڈت

دیوبندی فرقہ کے متاثرینِ روافض یزید کے بارے میں وہی نظریہ رکھتے ہیں جو رافضیو اور نیم رافضیو کا ہے ،کہ وہ شرابی، زانی، تارک نماز ،ظالم، قاتل صحابہ وغیرہ تھا، اس کا رد ہم دیوبند کے پنڈتوں سے ہی پیش کریں گے اور دیوبند کا یزید کے بارے اصل موقف دیوبندی پنڈتوں کے فتاوی کی کتب سے دکھائیں گے،کسی فرقے کی کتب فتاوی کی جو حیثیت ہوتی ہے وہ دوسری کتب کی نہیں ہوتی،

.

"یزید شرابی ،زانی ،قاتل ،دین بدلنے والا تھا یا نہیں"

.

سب سے پہلے تقی عثمانی دیوبندی کے فتاوی عثمانی کو دیکھتے ہیں اسے شیخ الاسلام بنایا ہوا ہے دیوبندیو نے،
تقی عثمانی دیوبندی لکھتا ہے :
"یزید کا شراب پینا، زنا کرنا، کسی بھی قابل اعتماد روایت سے ثابت نہیں ہے،
اسی طرح مزید فرماتے ہیں :

یزید کے بارے صحیح بات وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں، یزید کے قانون الہی کو بدلنے کا کوئی ثبوت مجھے نہیں ملا،
اسی طرح یزید کے قتل حسین میں ملوث ہونے کی بھی نفی کی ہے تقی عثمانی دیوبندی نے"

.

تقی عثمانی دیوبندی مزید لکھتا ہے :
"حضرت حسین شروع میں یہ سمجھتے تھے کہ سلطان متغلب کا غلبہ روکنا ممکن ہے ، اس لیے روانہ ہوئے اور اہل کوفہ پر اعتماد کیا، لیکن جب عبیداللہ بن زیاد کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو کوفیوں کی بدعہدی کا اندازہ ہوا۔ اس وقت آپ کو یقین ہوگیا کہ اہل کوفہ نے بالکل غلط تصویر پیش کی تھی۔ حقیقت میں یزید کا غلبہ روکنا اب استطاعت میں نہیں ہے ۔ اس لیے انھوں نے یزید کے پاس جاکر بیعت تک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر عبیداللہ بن زیادہ نے انھیں غیر مشروط طور پر گرفتار کرنا چاہا۔ اس میں انھیں مسلم بن عقیلؒ کی طرح اپنے بے بس ہوکر شہید ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لیے ان کے پاس مقابلہ کے سوا چارہ نہ رہا۔"

.

تقی عثمانی دیوبندی کے مطابق یزید کا شرابی، زانی،قانون الہی کو بدلنے والا اور قاتل حسین ہونا کسی قابل اعتماد روایت سے ثابت نہیں،
اور سیدنا حسین نے آخر کار یزید سے بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا تھا،یہاں ہمارا دیوبندیت میں چھپے متاثرین روافض سے سوال ہے کہ اگر یزید فاسق و فاجر تھا تو سیدنا حسین یزید

کی بیعت کرنے کے لیے تیار کیوں ہوئے؟
اور کیا سیدنا حسین رضی اللّٰہ عنہ کا یزید کی بیعت کا ارادہ کرنا اپنے موقف سے رجوع نہیں؟ جس کی بیعت سیدنا حسین کرنا چاہیں وہ دیوبندی جہلاء کے نزدیک بڑا برا انسان ہے، یہ دیوبندیت کا ہر مسئلے میں ایسا ہی تضاد ہوتا ہے جیسا کہ آپ میری پوسٹوں میں عموماً دیکھتے رہتے ہیں، یہ کسی گھڑے کے ڈھکن نہیں،

سیدنا حسین یزید کے مخالف تھے یا نہیں

دوسرا فتاوی فریدیہ پاکستانی دیوبندی پنڈتوں کا فتاوی دیکھیں، اس میں دیوبندی مفتیوں سے سوال ہوا کہ،
سیدنا حسین نے یزید کی بیعت نہ کرکے بغاوت کی؟
اس کے جواب میں دیوبندی مفتی کہتے ہیں :
"سیدنا حسین نے یزید کی بیعت کی نہ یزید سے بغاوت کی تھی، یعنی سیدنا حسین یزید کے مخالف نہیں تھے دیوبندیو کے مطابق،
دوسرا سوال دیوبندی مفتیوں سے ہوا،
شہادت حسین کے بعد کیا یزید کے دربار سے سادات یعنی خانوادہ حسین کو وظیفہ ملتا تھا یہ درست ہے؟
دیوبندی مفتی کہتے ہیں :یہ درست ہے "
اس پر ہمارا سوال ہے دیوبندیو کے پھدو برگیڈ سے کہ اگر یزید دشمن آل رسول تھا اور قاتل حسین تھا تو آل رسول کو وظیفہ کیوں دیتا تھا اور خانوادہ حسین اس قاتل فاسق و

فاجر سے وظیفہ قبول کیوں کرتے تھے؟

یزید کے بارے سکوت ابوحنیفہ اور دیوبند کے پنڈتوں کا فیصلہ

تیسرا فتاوی دارالعلوم دیوبند انڈیا کا دیکھیں،
اس میں دیوبندی مفتیوں سے یزید کے بارے علماء دیوبند کا کیا عقیدہ ہے یہ سوال ہوتا ہے، اس کے جواب میں دیوبندی مفتی کہتے ہیں :
"علماء دیوبند یزید کے بارے خاموشی اختیار کرتے ہیں، یہی احوط ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللّٰہ کا بھی یہی موقف بیان کیا گیا ہے"
امام ابو حنیفہ اور علماء دیوبند یزید کے بارے خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان کے مقلد یزید پر بھونکتے پھرتے ہیں

یزید کو پلید کہنا صحیح یا غلط

چوتھا فتاوی نجم الحسن امروہی دیوبندی کا نجم الفتاوی ہے،
سوال ہوا یزید کو پلید کہنا درست ہے یا نہیں؟
اس کا جواب نجم الحسن دیوبندی دیتے ہوئے لکھتا ہے :
"یزید کو پلید کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو اس بحث کی حقیقت تک پہنچنا اور اس کی عقدہ کشائی محال نہیں تو مشکل ضرور ہے، کیونکہ اس معاملے میں اس قدر اختلاف ہے کہ اس کی تطبیق و تنقیح انتہائی پیچیدہ ہے، اس موضوع پر

مصنفین اور متقدمین نے یزید کے مناقب اور اس پر الزامات کو اس شد و مد سے ذکر کیا ہے کہ جو ناقابل تسلیم ہیں،
اب سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ یزید سے متعلق حسن ظن کے درجے میں مطاعن سے سکوت اختیار کیا جائے گا، یہی صورت سب سے زیادہ بہتر ہے..... یہی صراط مستقیم اور راہ اعتدال ہے اور اہل سنت الجماعت کا یہی متفقہ فیصلہ اور شعار ہے "
نجم الحسن دیوبندی کے مطابق یزید پر طعن کرنا اور یزید کو پلید کہنا غلط ہے، یزید پر الزامات ناقابل تسلیم ہیں، یزید سے حسن ظن رکھتے ہوئے اس کے بارے سکوت کیا جائے یہی صراط مستقیم راہ اعتدال اور یہی اہل سنت الجماعت کا اتفاقی موقف اور شعار ہے،
اب موجودہ دیوبند کا پھدو برگیڈ یزید کر پلید بھی کہتا ہے اور طعن بھی کرتا ہے اس لیے یہ اہل سنت نہیں

.
"یزید پر لعنت جائز یا ناجائز اور یزید کو امیر المومنین کہنے والے کا حکم"
پانچواں فتاوی مفتی محمود دیوبندی کا ہے یزید کے بارے اہل دیوبند کا موقف کے عنوان کے تحت ،
مفتی محمود دیوبندی سے سوال ہوا کہ اگر کوئی شخص یزید کو حضرت یزید یا امیر المومنین کہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟
اور یزید پر لعنت جائز ہے یا نہیں؟
مفتی محمود دیوبندی کہتا ہے :

" یزید کو امیر المومنین اور حضرت یزید کہنے والا امامت کروا سکتا ہے، یزید فاسق تھا اور صحیح ہے کہ اس پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے"
دیوبند کا پھدو برگیڈ یزید پر لعنت کرنا جائز ثابت کر رہا ہوتا ہے جبکہ اپنے پنڈت ناجائز کہہ رہے ہیں،

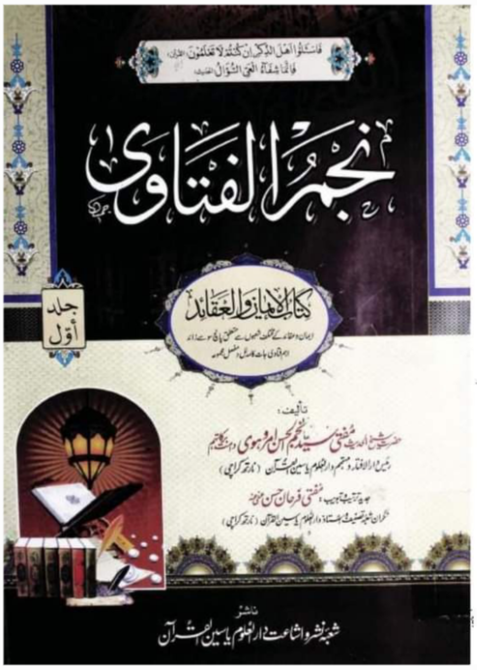
.

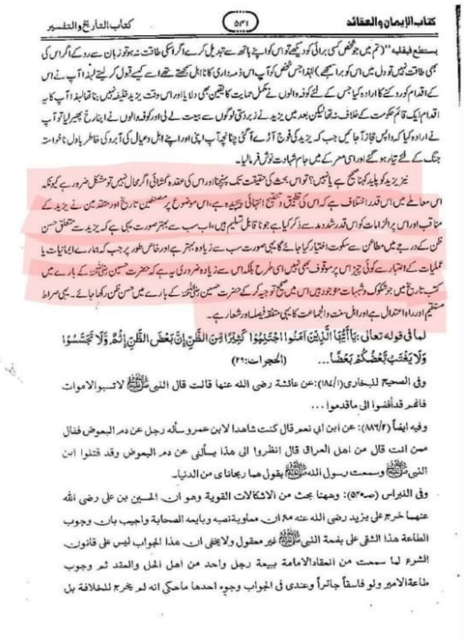
"یزید کو رحمہ اللہ کہنا، یزید تابعی، حدیث قسطنطنیہ کا مصداق تھا "
اگلا سکین دارالافتاء دیوبند کا دیکھیں یہ دیوبندیو کی ویب سائٹ ہے اس پر دیوبندی مفتیوں سے یزید کے بارے کیا عقیدہ رکھا جائے یہ سوال ہوتا ہے،
اس کے جواب میں دیوبندی مفتی کہتے ہیں :
"یزید تابعی تھے انہیں رحمۃ اللہ علیہ کہنا چاہیے کیونکہ رضی اللہ عنہ صحابی کے ساتھ خاص ہے،
سیدنا معاویہ کے بعد یزید بے شک امیر المومنین بنائے گئے تھے،اان کے ہاتھ پر بیعت عامہ ہوئی،
یزید کے بارے میں شیعوں نے فاسق و فاجر ہونے کا عقیدہ پھیلایا ہے، لیکن صحیح روایات سے اس کا فسق و فجور ثابت نہیں ہوتا،
بلکہ یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق ہے"

.

دیوبند کا پھدو برگیڈ یزید پر لعن طعن کرنے والے اور اسے فاسق و فاجر، شرابی زانی قاتل وغیرہ کہنے والے دیوبندی پنڈتوں کے مطابق شیعوں کے متاثرہ ہیں،

دیوبندیت ساری الٹی لٹک جائے تو بھی اس پوسٹ میں ہمارے قائم کردہ مقدمے کا رد نہیں کر سکتی،دیوبندیت پر اتمام حجت ہے یہ،





یستطع فبقلبه "(تم میں جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے تبدیل کرے اگر اسکی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں اس کو برا سمجھے) لہٰذا جس شخص کو آپ اس ذمہ داری کا نااہل سمجھتے تھے اسے کیسے قبول کر لیتے لہٰذا آپ نے اس کے اقدام کو روکنے کا ارادہ کیا جس کے لئے کوفہ والوں نے مکمل حمایت کا یقین بھی دلایا اور اس وقت یزید خلیفہ نہیں بنا تھا لہٰذا آپ کا یہ اقدام ایک قائم حکومت کے خلاف نہ تھا لیکن بعد میں یزید نے زبردستی لوگوں سے بیعت لے لی اور کوفہ والوں نے اپنا رخ پھیر لیا تو آپ نے ارادہ کیا کہ واپس حجاز آجائیں جب کہ یزید کی فوج آڑے آگئی چنانچہ آپ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی آبرو کی خاطر بادل ناخواستہ جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور اسی معرکے میں جام شہادت نوش فرمالیا۔

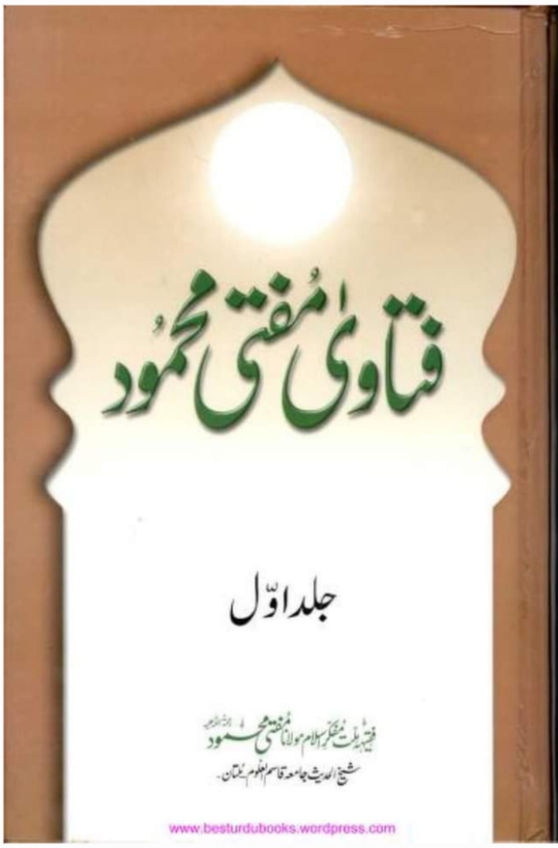
نیز یزید کو پلید کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو اس بحث کی حقیقت تک پہنچنا اور اس کی عقدہ کشائی اگر محال نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ اس معاملے میں اس قدر اختلاف ہے کہ اس کی تطبیق وتنقیح انتہائی پیچیدہ ہے، اس موضوع پر مصنفین تاریخ اور محققین نے یزید کے مناقب اور اس پر الزامات کو اس قدر شدومد سے ذکر کیا ہے جو ناقابل تسلیم ہیں، اب سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ یزید سے متعلق حسن ظن کے درجے میں مطاعن سے سکوت اختیار کیا جائے گا یہی صورت سب سے زیادہ بہتر ہے اور خاص طور پر جب کہ ہمارے ایمانیات یا عملیات کے اعتبار سے کوئی چیز اس پر موقوف بھی نہیں اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں کتب تاریخ میں جو شکوک وشبہات موجود ہیں اس میں صحیح توجیہ کر کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن ظن رکھا جائے۔ یہی صراط مستقیم اور راہ اعتدال ہے اور اہل سنت والجماعت کا یہی متفقہ فیصلہ اور شعار ہے۔

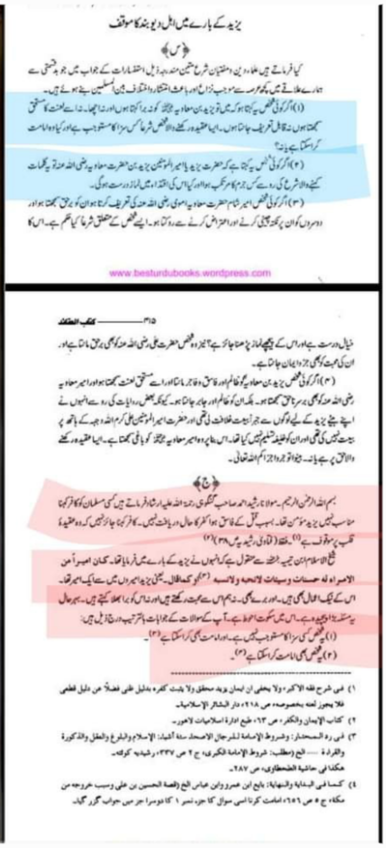
لما فی قوله تعالی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا... (الحجرات:۲۶)

وفی الصحیح للبخاری(۱/۱۸۶): عن عائشة رضی الله عنها قالت قال النبی ﷺ لاتسبوا الاموات فانهم قد أفضوا الی ماقدموا...

وفیه ایضاً (۲/۸۸۶): عن ابن ابی نعم قال کنت شاهدا لابن عمر وسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن انت قال من اهل العراق قال انظروا الی هذا یسألنی عن دم البعوض وقد قتلوا ابن النبی ﷺ وسمعت رسول الله ﷺ یقول هما ریحاناى من الدنيا۔

وفی النبراس (ص۵۳۰): وههنا بحث من الاشکالات القویة وهو ان الحسین بن علی رضی الله عنهما خرج علی یزید رضی الله عنه مع ان معاویة نصبه وبایعه الصحابة واجیب بان وجوب الطاعة هذا الشق علی بضمة النبی ﷺ غیر معقول ولایخفی ان هذا الجواب لیس علی قانون الشرع لما سمعت من انعقاد الامامة ببیعة رجل واحد من اهل الحل والعقد ثم وجوب طاعة الامیر ولو فاسقاً جائراً وعندی فی الجواب وجوه احدها ماحکی انه لم یخرج للخلافة بل




یزید کے بارے میں اہل دیوبند کا موقف

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل استفسارات کے جواب میں جو بدقسمتی سے ہمارے علاقے میں کچھ عرصے سے موجب نزاع اور باعث انتشار واختلاف بین المسلمین بنے ہوئے ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص یہ کہتا ہو کہ میں تو یزید بن معاویہ رحمۃ اللہ کو نہ برا کہتا ہوں اور نہ اچھا۔ نہ اسے لعنت کا مستحق سمجھتا ہوں نہ قابل تعریف جانتا ہوں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص شرعاً کس سزا کا مستوجب ہے اور کیا وہ امامت کرا سکتا ہے یا نہ؟

(۲) اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت یزید یا امیر المومنین یزید بن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو یہ کلمات کہنے والا شرع کی رو سے کس جرم کا مرتکب ہوا اور کیا اس کی اقتداء میں نماز درست ہوگی۔

(۳) اگر کوئی شخص امیر شام حضرت معاویہ اموی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتا ہو ان کو برحق سمجھتا ہو اور دوسروں کو ان پر نکتہ چینی کرنے سے اور اعتراض کرنے سے روکتا ہو۔ ایسے شخص کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ اس کا

خیال درست ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ نیز وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی برحق مانتا ہے اور ان کی محبت کو بھی جزو ایمان جانتا ہے۔

(۴) اگر کوئی شخص یزید بن معاویہ کو ظالم اور فاسق وفاجر مانتا اور اسے مستحق لعنت سمجھتا ہو اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی برسر ناحق سمجھتا ہو۔ بلکہ ان کو ظالم اور جابر جانتا ہو۔ کیونکہ بعض روایات کی رو سے انہوں نے اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگوں سے جبراً بیعت خلافت لی تھی اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی اور ان کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس بناء پر وہ امیر معاویہ رحمۃ اللہ کو باغی سمجھتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا حق پر ہے یا نہ۔ بینوا توجروا عند اللہ تعالیٰ۔

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کسی مسلمان کو کافر کہنا مناسب نہیں یزید مومن تھا۔ بسبب قتل کے فاسق ہوا کفر کا حال دریافت نہیں۔ کافر کہنا جائز نہیں کہ وہ عقیدہ قلب پر موقوف ہے(۱)۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۸)(۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے یزید کے بارے میں فرمایا تھا۔ کان امیراً من الامراء له حسنات وسیئات لانحبه ولانسبه (۳) او کما قال۔ یعنی یزید امیروں میں سے ایک امیر تھا۔ اس کے نیک اعمال بھی ہیں۔ اور برے بھی۔ نہ ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اور نہ اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ بہر حال یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے۔ اس میں سکوت احوط ہے۔ آپ کے سوالات کے جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں:

(۱) یہ شخص کسی سزا کا مستوجب نہیں ہے۔ اور امامت بھی کرا سکتا ہے(۳)۔

(۲) یہ شخص بھی امامت کرا سکتا ہے(۴)۔

۱) فی شرح فقه الاکبر، ولا یخفی ان ایمان یزید محقق ولا یثبت کفره بدلیل ظنی فضلاً عن دلیل قطعی فلا یجوز لعنه بخصوصه ص ۲۱۸، دار البشائر الإسلامیة.
۲) کتاب الإیمان والکفر، ص ۶۳، طبع ادارۂ اسلامیات لاہور۔
۳) فی رد المحتار: وشروط الإمامة للرجال الاصحاء ستة أشیاء: الإسلام والبلوغ والعقل والذکورة والقراءة ...... الخ (مطلب: شروط الإمامة الکبری، ج ۲ ص ۳۳۷، رشیدیه کوئٹه.
هکذا فی حاشیة الطحطاوی، ص ۲۸۷۔
۴) کما فی البدایة والنهایة: بایع ابن عمر وابن عباس الخ (قصة الحسین بن علی وسبب خروجه من مکة، ج ۸ ص ۶۵۶، امامت کرانا اسی سوال کا جزء نمبر ۱ کا دوسرا جز میں جواب گزر گیا۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

فتاویٰ دارالعلوم وقف دیوبند

حسب ہدایت

حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

زیر نگرانی

مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی صاحب

نائب مہتمم و ڈائریکٹر حجۃ الاسلام اکیڈمی دارالعلوم وقف دیوبند

ترتیب

لجنۃ ترتیب الفتاویٰ

جلد اول

باب الایمان، باب العقائد

باب البدعات والرسوم

ناشر

حجۃ الاسلام اکیڈمی

دارالعلوم وقف دیوبند

لگانے والا بالاتفاق کافر ہے؛ کیوں کہ اس سے نص قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔[۱]

فقط: واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد عارف قاسمی

نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند

(۲۷/۳/۱۴۴۰ھ)

الجواب صحیح:

خورشید عالم

مفتی دارالعلوم وقف دیوبند

یزید بن معاویہ کے بارے میں علماء دیوبند کا موقف:

(۳۶) **سوال**: یزید بن معاویہ کے بارے میں علماء دیوبند کا کیا عقیدہ ہے؟

فقط: والسلام

المستفتی: محمد صفوا، بندی پور

الجواب وباللہ التوفیق: علمائے دیوبند یزید کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں کہ یہی احوط ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف بیان کیا گیا ہے۔[۲]

فقط: واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد اسعد جلال قاسمی

نائب مفتی دارالعلوم وقف دیوبند

(۲۷/۶/۱۴۴۱ھ)

الجواب صحیح:

محمد احسان قاسمی، محمد عارف قاسمی

امانت علی قاسمی، محمد عمران گنگوہی

مفتیان دارالعلوم وقف دیوبند

(۱) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه، متفق عليه. (مشكوة المصابيح، "كتاب الفتن: باب مناقب الصحابة": ج ۲، ص: ۵۵۳، رقم: ۶۰۰۷)

وذكر الخلفاء الراشدين رضوان الله تعالىٰ عليهم أجمعين مستحسن بذلك جرى التوارث، كذا في التجنيس. (جماعة من علماء الهند، الفتاوىٰ الهندية، "كتاب الصلوٰة: الباب السادس عشر: في صلاة الجمعة، ومن المستحب": ج ۱، ص: ۲۰۹)

وسب أحد من الصحابة وبغضه لا يكون كفراً، لكن يضلل الخ. (ابن عابدين، الدر المختار مع رد المحتار، "كتاب الجهاد: باب المرتد، مطلب مهم: في حكم سب الشيخين": ج ۶، ص: ۳۷۷)

ثم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها، أو أنكر صحبة الصديق أو اعتقد الألوهية في عليّ. (أيضاً: ج ۶، ص: ۳۷۸)

(۲) فتاویٰ رشیدیہ: ص: ۲۰۷۔ ——— بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بعض سوالات اور حالات یزید

سوال: (۱) کیا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآن وحدیث میں مذکور ہیں یا نہیں؟ (۲) کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہ کر کے بغاوت کی تھی جبکہ دوسرے مسلمانوں نے بیعت کی۔ تو انکی وجہ کیا ہے؟ (۳) امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے ہیں یا بغاوت کے جرم میں مارے گئے ہیں؟ (۴) یزید کے متعلق کوئی خاص پیش گوئی یا تعریف قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ (۵) شریعت اسلامیہ میں یزید کی کیا حیثیت ہے وہ خلیفہ راشد ہے یا صرف دنیاوی حکمران؟ (۶) شہادت کے بعد خاندان سادات کو یزید کے دربار سے جو سالانہ وظیفہ ملتا رہا کیا یہ درست ہے؟ (۷) واقعہ کربلا کی اصل حقیقت کیا ہے؟

﴿۱﴾ عن ابن عمر عن النبی ﷺ. (ابو داؤد ص ۲۲۹ جلد ۲ باب ما جاء فی التختم فی الیمین او الیسار)

﴿۲﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۷ جلد ۲ باب الخاتم الفصل الاول)

﴿۳﴾ (ابو داؤد ص ۳ جلد ۱ باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ یدخل بہ الخلاء)

(۸) کیا مروان اور شمر بھی صحابی ہیں؟ (۹) آج کل جو گروہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خلاف سرگرم ہے انکی حقیقت کیا ہے؟ کیا انکی اقتداء میں نماز جائز ہے؟ (۱۰) کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں زبان درازی جائز ہے قرآن وحدیث کے رو سے وہ خارجی تو نہیں؟

المستفتی: محمد عثمان انوری تو حید نگر کراچی ۱۹۷۵/۹/۳۰

الجواب: (۱) قرآن وحدیث میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعض مناقب مذکور ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت الایۃ﴿۱﴾ و قال رسول اللہ ﷺ ھما ریحانی من الدنیا الحدیث ﴿۲﴾ (۲) امام حسین رضی اللہ عنہ نے نہ یزید کیساتھ بیعت کی تھی اور نہ بغاوت کی تھی۔ (۳) شہید ہوئے ہیں (۴) نہیں (۵) نالائق بادشاہ تھا۔ البتہ موجودہ بادشاہوں سے بہتر تھا۔ (۶) درست ہے۔ (۷) تفصیل طلب ہے۔ (۸) نہیں۔ (۹) صحابہ کی توہین حرام ہے اس کی اقتداء مکروہ تحریمی ہے ﴿۳﴾ (۱۰) امام صحابہ کے خلاف زبان درازی کے متعلق جو روایات آئی ہیں تو وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی ہیں۔ وھو الموفق

صحابہ کرام عادل ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ خطائیں سرزد ہوئی ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو معاف فرمایا ہے اور ان کے خطاؤں کا تذکرہ درست نہیں جبکہ دوسرا قائل کہتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطائیں سرزد ہوئی ہیں اور اس پر ان کو سزا بھی ہوگی تو اس میں کونسا صحیح کہتا ہے۔ بینوا و توجروا

المستفتی: مولوی محمد صادق کوٹ کشمیر کلی مروت

فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

(جلد اول)

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید دامت برکاتہم

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام واشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

پینتالیس سالہ خودنوشتہ فتاویٰ کا مجموعہ

فتاویٰ عثمانی

جلد اول

کتاب الایمان والعقائد، کتاب السنۃ والبدعۃ، کتاب العلم والتاریخ، کتاب التفسیر، کتاب الحدیث، کتاب الدعوۃ والتبلیغ، کتاب التصوف، کتاب الذکر والدعاء، کتاب حقوق المعاشرۃ، کتاب السیر والمناقب، کتاب الطہارات، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

ترتیب وتخریج

مولانا محمد زبیر حق نواز

استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن کراچی

(Quranic Studies Publishers)

میں ہوں گے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۵۸، ۲۵۹، و ج ۸ ص ۱۲۶) اس کے بعد اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے یہ محض بہانہ بنایا تھا تو اس کے اطمینان کے لئے شاید کوئی اور بات کافی نہ ہوگی۔

۵:- آپ کا خیال بڑی حد تک صحیح ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ تاریخ میں حضرت معاویہؓ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں، وہ غلط سلط اور موضوع روایات پر مبنی ہیں، اگر صرف صحیح روایات پر بھروسہ کر کے حضرت معاویہؓ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو صورت حال بالکل مختلف ہو جاتی ہے، میں نے اپنے مضمون "حضرت معاویہؓ" میں اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے، یہ مضمون "سیرت معاویہؓ" کے اضافے کے ساتھ عنقریب کتابی صورت میں آجائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۶:- یزید کی ولی عہدی کے مسئلے پر میں اپنے مقالے میں مفصل گفتگو کر چکا ہوں، اگر آپ نے اس کا مطالعہ فرمالیا ہوگا تو امید ہے کہ اس میں آپ کو تمام سوالات کا جواب مل گیا ہوگا۔

۷:- اس مسئلے پر بھی میں اپنے مضمون میں روشنی ڈال چکا ہوں۔

۸:- یزید کا شراب پینا یا زنا کرنا کسی بھی قابل اعتماد روایت سے ثابت نہیں ہے، زنا کی روایت تو میں نے کسی بھی تاریخ میں نہیں دیکھی، البتہ جو شیعہ راوی ہے یزید کا شراب پینا وغیرہ بیان کیا ہے، لیکن کسی مستند روایت میں اس کا ذکر نہیں، اگر یزید کھلم کھلا شرابی ہوتا تو حضرات صحابہؓ کی اتنی بڑی جماعت اس کے ساتھ قسطنطنیہ کے جہاد میں نہ جاتی، اس دور کے حالات کو دیکھ کر ظن غالب یہی ہے کہ یزید کم از کم حضرت معاویہؓ کے عہد میں شراب نہیں پیتا تھا اور حد شرعی اس وقت قائم ہو سکتی ہے جبکہ دو گواہوں نے پیتے وقت دیکھا ہو، ایسا کوئی واقعہ کسی شیعہ روایت میں بھی موجود نہیں ہے۔

۹:- ابن خلدون نے صرف اتنا لکھا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی وفات کے بعد یزید کا فسق ظاہر ہو گیا تھا، اس میں غالباً مجلس غناء کا تذکرہ بھی ہے۔

۱۰:- اس زمانے میں مکتوب نگاری کا اسلوب نہایت مختصر ہوتا تھا، آپ اس دور کے کسی بھی ایسے مکتوب کی مثال نہیں پائیں گے جس میں تفصیل و اطناب سے کام لیا گیا ہو، مختصر خطوط میں سب باتوں کی رعایت ممکن نہیں، پھر کوفہ کے باشندے حضرت حسینؓ کو خود کس لئے بلا رہے ہوں، حضرت حسینؓ کا اپنا موقف یہ تھا کہ ایک سلطان متغلب ہو، ان کی نظر میں نااہل تھا، ابھی پورے عالم اسلام پر تسلط نہیں پا سکا، اس کے غلبے کو روکنا ان کے پیش نظر تھا، اور اسی مقصد کے لئے وہ روانہ ہوئے تھے۔ اس پہلو کو بھی میں اپنے مضمون میں واضح کر چکا ہوں۔

۱۱:- حضرت حسینؓ کے خروج کی شرعی حیثیت میرے مضمون میں موجود ہے، امید ہے کہ آپ نے دیکھ لی ہوگی، یہ کہنا مشکل ہے کہ آپؓ نے پورے خاندان کو لے کر جانا کس وجہ سے مناسب سمجھا

تھا؟ لیکن اگر بالفرض حضرت حسینؓ کو معاذ اللہ غیر مخلص قرار دیا جاتا تب بھی تو یہ سوال باقی رہ جاتا ہے، درحقیقت حضرت حسینؓ کا خلوص شک و شبہ سے بالاتر ہے، انہوں نے جو کچھ کیا وہ اللہ کے لئے کیا، اب چودہ سو سال کے بعد ان کے ایک ایک جزوی اقدام کی ٹھیک ٹھیک حکمت و مصلحت معلوم کرنا ہمارے لئے نہ ممکن ہے نہ ضروری۔

۱۲:- یزید کے بارے میں صحیح بات وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں، قانون الٰہی کو بدلنے کا کوئی ثبوت کم از کم مجھے نہیں ملا۔

۱۳:- جیسا کہ میں اپنے مضمون میں عرض کر چکا ہوں، یزید ایک سلطان متغلب تھا، شرعاً اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ پورا استحکام حاصل کر چکا ہو تو اس کے خلاف خروج نہ کیا جائے گا، اور اگر اس کا غلبہ روکنا ممکن ہو تو روکنے کی کوشش کی جائے، حضرت حسینؓ سمجھتے تھے کہ اس کا غلبہ روکنا ممکن ہے اس لئے وہ روانہ ہو گئے اور دوسرے حضرات صحابہؓ کا خیال تھا کہ اب ان کے غلبے کو روکنا استطاعت میں نہیں اور اس کو روکنے کی کوشش میں زیادہ خون ریزی کا اندیشہ ہے، اس لئے وہ خود بھی خاموش رہے اور حضرت حسینؓ کو بھی اپنے ارادے سے باز آنے کا مشورہ دیا۔

۱۴:- "سر داد و نداد دست در دست یزید" کوئی شرعی نظریہ نہیں ہے، حضرت حسینؓ شروع میں یہ سمجھتے تھے کہ سلطان متغلب کا غلبہ روکنا ممکن ہے اس لئے روانہ ہوئے اور اہل کوفہ پر اعتماد کیا، لیکن جب عبداللہ بن زیاد کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو کوفیوں کی بدعہدی کا اندازہ ہوا، اس وقت آپ کو یقین ہو گیا کہ اہل کوفہ نے بالکل غلط تصویر پیش کی تھی، حقیقت میں یزید کا غلبہ روکنا اب استطاعت میں نہیں ہے، اس لئے انہوں نے یزید کے پاس جا کر بیعت تک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، مگر عبداللہ بن زیاد نے انہیں غیر مشروط طور پر گرفتار کرنا چاہا، اس میں انہیں مسلم بن عقیلؓ کی طرح اپنے بے بس ہو کر شہید ہونے کا اندیشہ تھا، اس لئے ان کے پاس مقابلہ کے سوا چارہ نہ رہا۔

۱۵:- کوئی شک نہیں کہ تاریخ کو اس طرح چھان پھٹک کر مرتب کرنا بہت ضروری ہے، لیکن آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں کام بے شمار ہیں، آدمی کم، کوئی شخص کیا کیا کام انجام دے؟ آج کل ایک مفصل کتاب میرے زیر قلم ہے، کسی اور کام میں لگنا مشکل ہے، تاہم کوشش کروں گا کہ احباب کو اس طرف متوجہ کروں۔ میں دوبارہ معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے جواب میں بہت تاخیر ہوئی لیکن ہجوم مشاغل کا یہ عالم ہے کہ یہ خط بھی کئی روز میں مختلف نشستوں کے اندر پورا کیا ہے، خدا کرے کہ یہ باعث اطمینان ہو سکے۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اصل عربی تواریخ میں مشاجرات صحابہؓ کے زمانے کے واقعات پڑھنے کا موقع ملا ہے، اور شاید تاریخ کی کوئی کتاب جو آج کل



۳۱۹ — کتاب العقائد

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد تھے(۱) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تسلیم خلافت کے بعد بالاتفاق برحق امیر المومنین تھے(۲)۔ رضی اللہ عنہ تعالیٰ وعنہم۔ لہٰذا اس شخص کے پیچھے نماز درست ہے۔

(۴) یزید فاسق تھا۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس پر لعنت کرنی جائز نہیں ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے خیالات کا اظہار کرنا درست نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ لا یذکر الصحابة الا بخیر(۳)۔ لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے جو ان باتوں کی تشہیر کرتا ہو نماز پڑھنی کراہت سے خالی نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

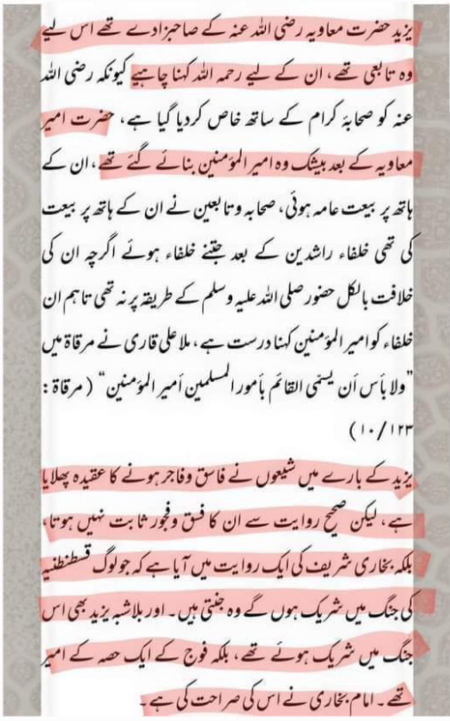
حررہ عبداللطیف غفرلہ، معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان ۲۲۔۷۔۷۹ھ

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ برحق تھے، فی شرح الفقہ الأکبر: ومما یدل علی صحة اجتهاده وخطأ معاویة رضی اللہ عنہ --- ص ۱۹۳، دار البشائر الإسلامیة۔
ھکذا فی شرح العقیدة الطحاویة، ص ۳۹۶۔

۲) فی رد المحتار: حقیقة اللعن المشهورة هی الطرد عن الرحمة وهی لا تکون إلا لکافر ولذا لم تجز علی معین لم یعلم موته علی الکفر بدلیل وإن کان فاسقاً مشهوراً کیزید علی المعتمد، کتاب الطلاق مطلب فی حکم لعن العصاة، ج ۵ ص ۵۳، رشیدیہ کوئٹہ۔
کما فی شرح فقہ اکبر، ولا نذکر الصحابة --- إلا بخیر ص ۲۰۹، طبع دار البشائر الإسلامیة۔

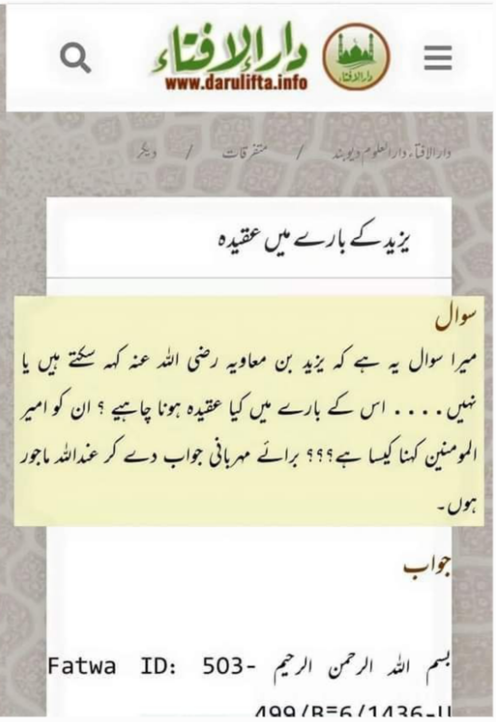
۳) کان یزید امیراً لک الجیش بالاتفاق، الکوکب الدری ابواب فضائل الجہاد، صحت فتح الجزء ۶۱۵، ص ۳۲۹، حاشیہ نمبر ۱۳، ایچ ایم سعید کمپنی۔

www.besturdubooks.wordpress.com



یزید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے اس لیے وہ تابعی تھے، ان کے لیے رحمہ اللہ کہنا چاہیے کیونکہ رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام کے ساتھ خاص کردیا گیا ہے، حضرت امیر معاویہ کے بعد بیشک وہ امیر المومنین بنائے گئے تھے، ان کے ہاتھ پر بیعت عامہ ہوئی، صحابہ وتابعین نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی خلفاء راشدین کے بعد جتنے خلفاء ہوئے اگرچہ ان کی خلافت بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر نہ تھی تاہم ان خلفاء کو امیر المومنین کہنا درست ہے، ملا علی قاری نے مرقاۃ میں "ولا بأس أن یسمّی القائم بأمور المسلمین أمیر المؤمنین" (مرقاة: ۱۰/۱۲۳)

یزید کے بارے میں شیعوں نے فاسق وفاجر ہونے کا عقیدہ پھیلایا ہے، لیکن صحیح روایت سے ان کا فسق وفجور ثابت نہیں ہوتا، بلکہ بخاری شریف کی ایک روایت میں آیا ہے کہ جو لوگ قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک ہوں گے وہ جنتی ہیں۔ اور بلاشبہ یزید بھی اس جنگ میں شریک ہوئے تھے، بلکہ فوج کے ایک حصہ کے امیر تھے۔ امام بخاری نے اس کی صراحت کی ہے۔



دارالافتاء
www.darulifta.info

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند / متفرقات / دیگر

یزید کے بارے میں عقیدہ

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں.... اس کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟ ان کو امیر المومنین کہنا کیسا ہے؟؟؟ برائے مہربانی جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جواب

Fatwa ID: 503-بسم اللہ الرحمن الرحیم
499/B=6/1436-U

یزید اور بریلی کے پنڈت

بریلوی دھرم میں یزید پر لعنت جائز نہیں جبکہ بریلوی پھدو قوم سارا محرم یزید پر لعنت ڈالتی نظر آتی ہے، اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لیے میں نے بریلویہ کی معتبر کتب کے

سکین لگائے ہیں،
سب سے پہلے فتاوی بریلی دیکھیں جس میں احمد رضا خان بریلوی کے فتاوی ہیں، یہ فتاوی بریلی کے مرکزی دارالافتاء نے مرتب کیا ہے، یعنی بریلوی مذہب کے مرکز سے شائع ہوا ہے جہاں سے بریلویت کا آغاز ہوا، اس فتوی کے آخر میں بریلوی مولویو کے دستخط ہیں جن میں اختر رضا خان بریلوی احمد رضا خان بریلوی کا بیٹا بھی شامل ہے،
جس فتوی کا سکین میں نے لگایا ہے اس میں احمد رضا خان بریلوی سے امیر معاویہ اور یزید کے بارے سوال کیا گیا ہے، جس کا جواب دیتے ہوئے یزید کے بارے احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے :
"یزید کی تکفیر و لعن کے بارے میں اختلاف ہے، ہمارے امام اعظم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے احتیاطاً سکوت برتے یزید سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر، ہاں امام احمد بن حنبل اسے کا فر جانتے ہیں
بہرحال ہم حنفی مقلد ہیں ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن و تکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے"

.
فتوے کے الفاظ آپ کے سامنے ہیں پڑھ لیں، احمد رضا خان بریلوی نے صاف صاف لکھا ہے کہ یزید پر لعنت کرنے اور اس کی تکفیر کرنے میں اختلاف ہے، ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے بارے سکوت کیا جائے، اور یزید سے کفر متواتر نہیں ہے اور جس میں احتمال ہو اس کی

نسبت کسی کبیرہ گناہ کی طرف کرنا بھی جائز نہیں تکفیر تو دور کی بات ہے،

.

دوسرا سکین انوار ساطعہ عبدالسمیع رامپوری کا دیکھیں اس کتاب کی احمد رضا خان بریلوی نے تصدیق کی ہے، عبدالسمیع رامپوری یزید کو تابعین میں شمار کرتے ہوئے لکھتا ہے :
"حضرت معاویہ صحابی تھے جن کا بیٹا یزید طبقہ وسطی تابعین میں سے تھا،
یعنی جس طبقے میں حسن بصری اور ابن سیرین ہیں یہ اسی طبقہ سے تھا"

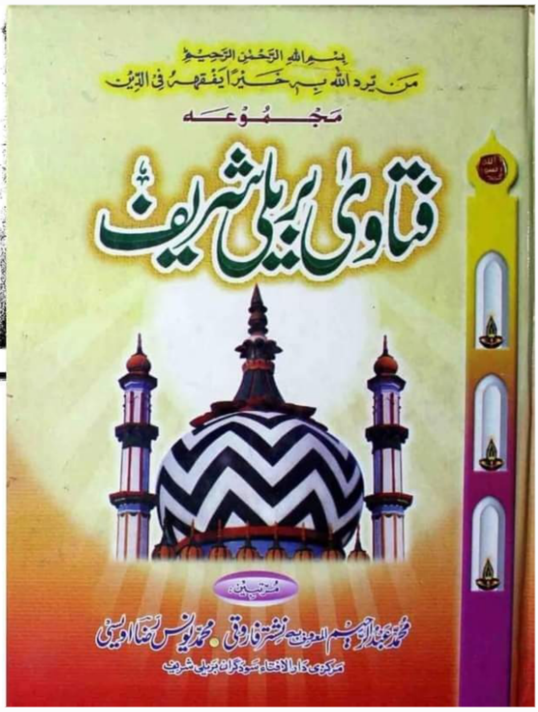
.

تیسرا سکین احمد رضا خان بریلوی کے والد نقی علی خان کی کتاب فضائل دعا ہے اس کی شرح خود احمد رضا خان بریلوی نے کی ہے، احمد رضا خان بریلوی یزید کے بارے یہاں راجح موقف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :
" اور بعض علماء اس (یزید بن معاویہ) کی تکفیر و لعن میں توقف یعنی سکوت اختیار کرتے ہیں، اور یہی راجح اور یہی اسلم اور یہی ہمارے آئمہ ہدی کا مذہب اصح و اقوم ہے"

.

احمد رضا خان بریلوی کے بارے بریلویہ کا نظریہ بھی ملاحظہ فرما لیں،
" کہ احمد رضا خان بریلوی کے قلم سے زرا برابر خطا ممکن نہیں"
اور احمد رضا خان بریلوی کی بریلویہ کو وصیت ہے کہ میرا

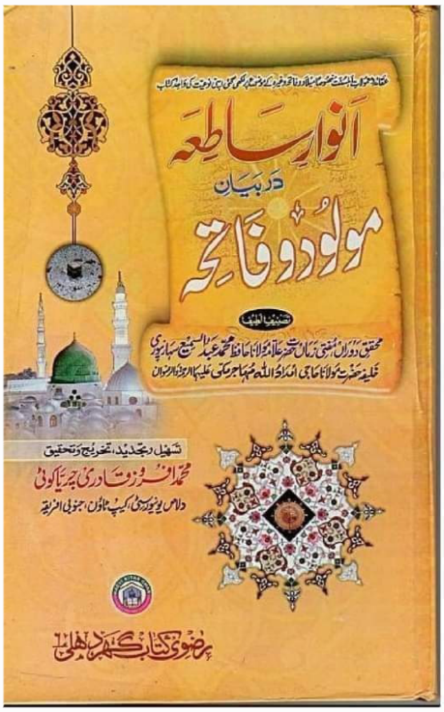
دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فریضہ ہے
وصایا شریف
اس تفصیل سے معلوم ہوا یزید تابعین میں سے تھا،اس کے بارے سکوت کرنا چاہیے اس پر لعن طعن کرنا درست نہیں،اور اس پر قائم رہنا بریلویہ کے نزدیک ہر فرض سے اہم فریضہ ہے
.
چوتھا سکین بہار شریعت کا دیکھیں یہ امجد علی بریلوی کی مشہور کتاب ہے، اس میں امجد علی بریلوی بریلویو کا عقیدہ بیان کرتا ہے :
" اصل ایمان تصدیق کا نام ہے ،اعمال بدن تو اصلا جزو ایمان نہیں،
مزید لکھتا ہے :
ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں...."
بریلویہ کے اس عقیدے کے مطابق سیدنا حسین اور یزید کا ایمان برابر ہے، یزید کے اعمال اس کے ایمان پر اثر انداز نہیں کیونکہ اعمال ایمان کا حصہ نہیں، اس لیے یزید اور سیدنا حسین کا ایمان برابر ہے کیونکہ ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا،
.
ساری بریلویت الٹی لٹک جائے تو بھی میرے قائم کردہ مقدمے کا رد نہیں کر سکتی، دیوبندیہ کے بعد اس بدعتی فرقے پر بھی حجت تمام ہوئی، اگلی باری شیعہ کی ہے، ان شاء اللہ



ہے۔ ...

فرمایا: اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم ان کی اقتداء کرو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے۔ یہ پیر پکا خبیث یا رافضی معلوم ہوتا ہے اور شیطان کا پیر ہے اس سے لوگ گمراہ ہونگے ایمان ہاتھ سے دھو بیٹھیں گے نہ کہ راہ یاب ہونگے اس سے مرید ہونا ناجائز و حرام ہے اور اس کے عقائد کفری کو جانتے ہوئے مرید ہونا کفر ہے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں اس سے بڑھ کر توہین کیا ہو سکتی ہے کہ انکو بالکل کافر ہی بنا دیا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر لعن وطعن کرنے والے کے بابت علامہ شہاب الدین خفاجی "نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض" میں فرماتے ہیں: ومن یکون یطعن فی معاویة فذلک کلب من کلاب الھاویة جو حضرت امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے، ہاں یزید کی تکفیر ولعن کے بارے میں اختلاف ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا مذہب یہ ہے اس بارے میں کہ احتیاطاً سکوت برتتے یزید سے فسق وفجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ہے اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ ہاں امام احمد بن حنبل اسے کافر جانتے ہیں بہر حال ہم

حنفی مقلد ہیں ہم اپنے امام کی تقلید کرتے ہوئے لعن وتکفیر میں سکوت ہی اختیار کریں گے رہی یہ بات کہ یزید کو خلیفہ بنانے کے سبب امیر معاویہ پر طعن تو حرام اشد حرام ہے اولاً تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یزید کے حالات بخوبی معلوم نہ تھے ثانیاً امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ خود مجتہد ہیں اور مجتہد کو اجتہاد میں صواب پر دو اجر اور اجتہاد میں خطا پر ایک اجر ملتا ہے، حدیث میں ہے: اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد فاخطا فلہ اجر واحد رواہ البخاری و مسلم وغیرھما یہ پیر بالکل بے علم ہے اور پیر کا یہ کہنا کہ جو یزید اور معاویہ کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے شرع پر سخت جرأت ہے اور سیکڑوں افراد بلکہ امت محمدیہ کو کافر بنانا ہے اور اس پر معاونین ومخلصین کا خاموش تماشائی بنا رہنا عجیب مضحکہ خیز ہے یہ پیر کافر ومرتد ہے اس پر فرض ہے کہ صدق دل سے توبہ کرے اور تجدید ایمان اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور معاونین ومخلصین جو اس پر راضی ہیں ان کو بھی مذکورہ حکم پر تعمیل واجب ہے۔ انہیں جیسے لوگوں سے متعلق حدیث شریف میں ہے "عقیلی" میں ہے: ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا



ایسے ہی ابن عمر - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ انھوں نے لوگوں کو جس طرح صلوٰۃ ضحیٰ پڑھتے دیکھا اور لوگوں نے اس کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا:

إنّها مُحْدَثَةٌ وَ إنّها لِمِنْ أحْسَنِ مَا أحْدَثُوا . (۱)

یعنی بلاشبہ یہ ایک نئی چیز ہے لیکن کیا ہی عمدہ اور بہترین چیز ہے۔

تو امر محدث اور بدعت کو حسنہ کہنا قول صحابی کے نص سے ثابت ہے۔ اُس وقت سے لے کر اب تک صحابہ کرام کی اقتدا میں تمام مجتہدین اعلام اور ائمہ اسلام جملہ محدثات حسنہ کو جائز رکھتے اور بدعت حسنہ فرماتے چلے آئے ہیں - اس سلسلہ میں اقوال فقہا ومحدثین کی نقلیں عنقریب آنے والی ہیں - لہٰذا عقلاً اور نقلاً ہر طرح ثابت ہو گیا کہ بدعت حسنہ کا وجود ثابت ہے اور بدعت حسنہ کا اطلاق درست اور صحیح ہے۔

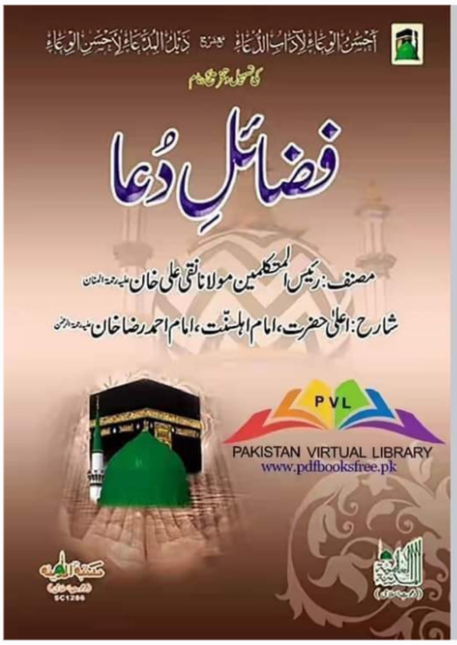
پانچواں قول مذہب جمہور: واضح ہو کہ جملہ علمائے اہل تحقیق کے نزدیک سیئہ اور حسنہ ہونے کی بنیاد زمانہ پر نہیں یعنی ایسا نہیں کہ قرون ثلاثہ کے اندر جو کچھ خیر وشر ہو گیا وہ سب سنت اور مقبول ہے اور جو کچھ بھلا یا برا قرون ثلاثہ کے بعد ہوا وہ سب برا اور مردود ہے - جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے - صرف ایک ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں:

پہلا قصہ: حضرا امیر المومنین عمر اور حضرت عبداللہ - رضی اللہ عنہما - نہانے کی حاجت والے (جنبی) کو تیمم سے منع فرماتے تھے - یہ حدیث صحیح مسلم کے صفحہ ۱۶۱ میں موجود ہے۔ اب دیکھیے کہ یہ صحابی کا حکم ہے اور صحابی بھی کیسے! خلفائے راشدین سے۔ لیکن ائمہ مذاہب سے کسی نے اس قول پر عمل نہ کیا۔

دوسرا قصہ: حضرت معاویہ - رضی اللہ عنہ - صحابی تھے جن کا بیٹا یزید طبقہ وسطی تابعین سے تھا یعنی جس طبقہ میں حسن بصری اور ابن سیرین ہیں یہ اسی طبقہ میں تھا - کذا فی التقریب - خیر القرون کے اس تابعی نے دیکھیے کہ کیسا سعادت مندی کا کام کیا! - خدا کسی کو نصیب نہ کرے - کہ امام حسین - رضی اللہ عنہ - پر مظالم (ڈھانے کا بوجھ) اس کی گردن پر ہے۔

تیسرا قصہ: حضرت حسن بصری - رحمۃ اللہ علیہ - تابعی تھے اور ان کا شاگرد واصل بن عطا تبع تابعین سے تھا جو مذہب معتزلی کا موجد اور امام ہوا، اس نے یہ مذہب نکالا کہ جو مسلمان گناہ کبیرہ کرے اسے نہ تو مومن کہنا چاہیے اور نہ کافر، بلکہ یہ ان دونوں کے درمیان ایک درجہ ہے۔ یہ عقیدہ اس

(۱) فتح الباری ابن حجر: ۳/۵۲ - صلاۃ الضحی فی السفر -



بے رحمیوں اور سنگدلیوں کے ساتھ شہید کیا اور کوئی دقیقہ[1] ہتک حرمت حرم کا باقی نہ چھوڑا۔

= امام غزالی "احیاء العلوم" میں لکھتے ہیں کہ حکم یزید کا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل کیلئے اصلاً ثابت نہیں اور بلا تحقیقات مسلمان کی طرف نسبت کبیرہ کی جائز نہیں الی ان قال لعن اشخاص میں خطر ہے پس اجتناب چاہئے اور ترک لعن ابلیس میں بھی خطر نہیں فضلاً عن غیرہ (جب ابلیس کو کوئی لعنت نہ کرنے میں ایمان کو کوئی خطرہ نہیں تو دوسروں کو لعنت نہ کرنے میں ایمان کو خطرہ کیسے ہو سکتا ہے!) واللّٰہ تعالی أعلم ۱۲ منہ قدس سرہ العزیز۔

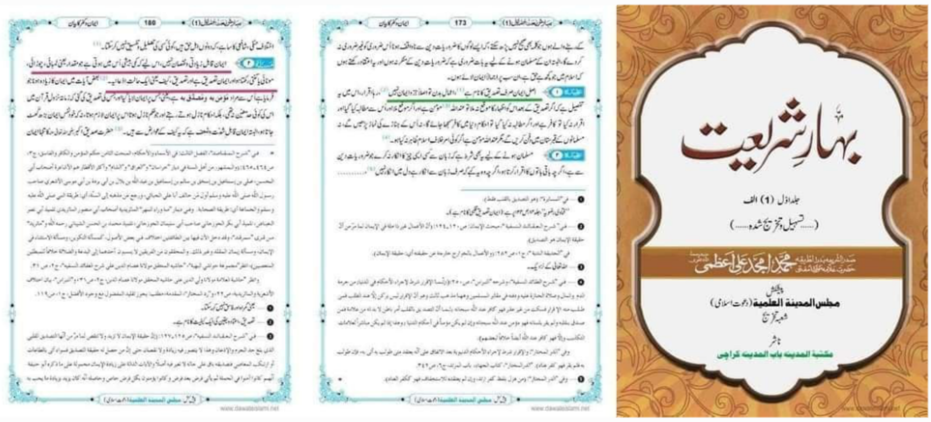
("إحياء علوم الدين"، كتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة: اللعن، ج۳، ص۱۵٤)

اور بعض علماء اس کی تکفیر ولعن میں توقف (سکوت اختیار) کرتے ہیں اور یہی راجح اور یہی أسلم اور یہی ہمارے ائمۂ ہدیٰ کا مذہب أصح وأقوم ہے۔

("المسامرة بشرح المسايرة" ... علي ومعاوية رضي الله ...، ص۳۱۵-۳۱٦. و"الصواعق المحرقة"، الخاتمة في بيان اعتقاد أهل السنة... إلخ، ص۲۲۱)

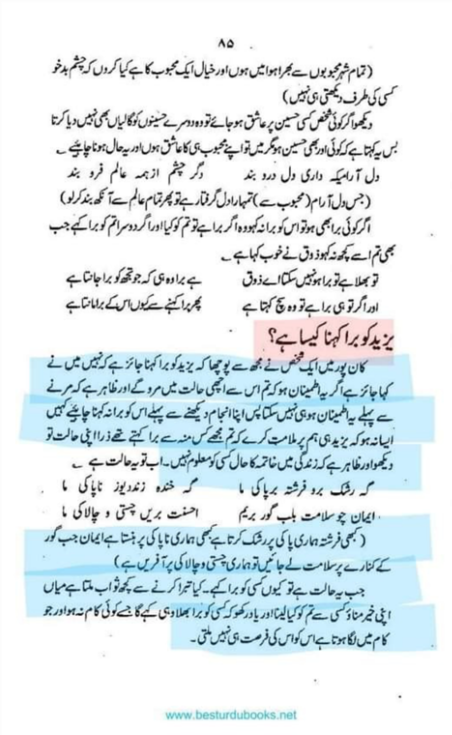
[1] اس خبیث نے مسلم بن عقبہ مزی کو مدینہ سکینہ پر بھیج کر سترہ سو مہاجرین وانصار وتابعین کبار کو شہید کرایا۔ تین روز اہل مدینہ لوٹ اور قتل اور انواع مصائب میں مبتلا رہے اور فوج اشقیاء نے مسجد اقدس میں گھوڑے باندھے اور کسی کو وہاں نماز نہ پڑھنے دی، اہل حرم سے یزید کی غلامی پر بجبر بیعت لی کہ چاہے بیچے، چاہے آزاد کرے، جو کہتا میں خدا اور رسول کے حکم پر بیعت کرتا ہوں اسے شہید کرتے۔

("فتح الباري"، كتاب الفتن، باب إذا قال عند قوم شيأ... إلخ، تحت الحديث: ۷۱۱٤، ج۱۳، ص٦۰-٦۱. و"البداية والنهاية"، وقعة الحرة، ج٥، ص۷۳۱-۷۳۲. و"الصواعق المحرقة"، الخاتمة في بيان اعتقاد أهل السنة... إلخ، ص۲۲۱-۲۲۲.)



یزید کو برا کہنا کیسا ہے

دیوبند کا سب سے بڑا پنڈت اشرف علی تھانوی کہتا ہے کہ "کان پور میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ یزید کو برا کہنا جائز ہے کہ نہیں؟
میں نے کہا جائز ہے اگر یہ اطمینان ہو کہ تم اس سے اچھی حالت میں مرو گے اور ظاہر ہے کہ مرنے سے پہلے یہ اطمینان ہو ہی نہیں سکتا پس اپنا انجام دیکھنے سے پہلے اس کو برا نہ کہنا چاہیے،
کہیں ایسا نہ ہو کہ یزید ہی ہم پر ملامت کرے تم (پھدو دیوبندی) مجھے کس منہ سے برا کہتے تھے اپنی حالت تو دیکھو اور ظاہر ہے کہ زندگی میں خاتمہ کا حال کسی کو معلوم نہیں....
جب یہ حالت ہے تو کیوں کسی کو برا کہے، کیا تبرا کرنے سے کچھ ثواب ملتا ہے میاں (دیوبندی) اپنی خیر مناؤ کسی سے تم(پھدؤں) کو کیا لینا اور یاد رکھو کسی کو برا وہی کہے گا جس (ویلے دیوبندی) کوئی کام نہ ہو، اور جو کام میں لگا ہوتا ہے اس کو اس کی فرصت ہی نہیں ملتی "



٨٥

(تمام شہر محبوبوں سے بھرا ہوا میں ہوں اور خیال ایک محبوب کا ہے کیا کروں کہ چشم بدخو کسی کی طرف دیکھتی ہی نہیں)

دیکھو اگر کوئی شخص کسی حسین پر عاشق ہو جائے تو وہ دوسرے حسینوں کو گالیاں بھی نہیں دیا کرتا بس یہ کہتا ہے کہ کوئی اور بھی حسین ہو مگر میں تو اپنے محبوب ہی کا عاشق ہوں اور یہ حال ہونا چاہئے ۔

دل آرامیکہ داری دل درو بند　　دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

(جس دل آرام (محبوب سے) تمہارا دل گرفتار ہے تو پھر تمام عالم سے آنکھ بند کرلو)

اگر کوئی برا بھی ہو تو اس کو برا نہ کہو وہ اگر برا ہے تو تم کو کیا اور اگر دوسرا تم کو برا کہے جب بھی تم اسے کچھ نہ کہو ذوق نے خوب کہا ہے ۔

تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق　　ہے برا وہی کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے

اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے　　پھر برا کہنے سے کیوں اس کے برا مانتا ہے

یزید کو برا کہنا کیسا ہے؟

کان پور میں ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ یزید کو برا کہنا جائز ہے کہ نہیں میں نے کہا جائز ہے اگر یہ اطمینان ہو کہ تم اس سے اچھی حالت میں مرو گے اور ظاہر ہے کہ مرنے سے پہلے یہ اطمینان ہو ہی نہیں سکتا پس اپنا انجام دیکھنے سے پہلے اس کو برا نہ کہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ یزید ہی ہم پر ملامت کرے کہ تم مجھے کس منہ سے برا کہتے تھے ذرا اپنی حالت تو دیکھو اور ظاہر ہے کہ زندگی میں خاتمہ کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ اب تو یہ حالت ہے ۔

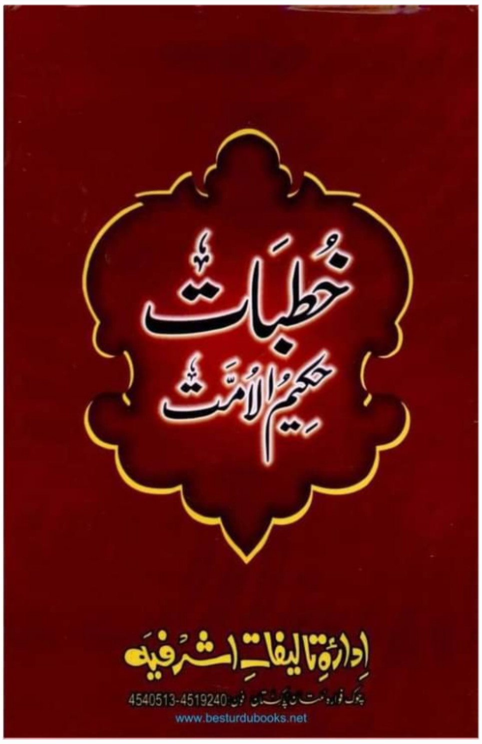
گہ رشک برو فرشتہ برپاکی ما　　گہ خندہ زند دیوز ناپاکی ما

ایمان چو سلامت بلب گور بریم　　احسنت بریں چستی و چالاکی ما

(کبھی فرشتہ ہماری پاکی پر رشک کرتا ہے کبھی ہماری ناپاکی پر ہنستا ہے ایمان جب گور کے کنارے پر سلامت لے جائیں تو ہماری چستی و چالاکی پر آفریں ہے)

جب یہ حالت ہے تو کیوں کسی کو برا کہے۔ کیا تبرا کرنے سے کچھ ثواب ملتا ہے میاں اپنی خیر مناؤ کسی سے تم کو کیا لینا اور یاد رکھو کہ کسی کو برا بھلا وہی کہے گا جسے کوئی کام نہ ہو اور جو کام میں لگا ہوتا ہے اس کو اس کی فرصت ہی نہیں ملتی۔

www.besturdubooks.net



سیدنا حسین نے یزید بن معاویہ کی کمان میں جہاد کیا

یزید جو کہ متاثرین روافض کے نزدیک پلید فاسق و فاجر ہے اور بھی پتہ نہیں کیا کیا ہے، اس یزید کی کمان میں جلیل القدر صحابہ کرام سمیت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا،
فاسق و فاجر کی بیعت جائز ہونے کی دلیل کے بعد اب متاثرین روافض کو فاسق و فاجر کی کمان میں جہاد جائز ہونے کی دلیل بھی ڈھونڈنی پڑتی ہے،پھر اس کے بعد فاسق و فاجر کی امامت جائز ہونے کی دلیل بھی ڈھونڈنی پڑتی ہے کیونکہ جہاد میں شہادت کے بعد صحابہ کرام کا جنازہ یزید پڑھاتا تھا،

بڑا رسک لیتے تھے صحابہ کرام جو یزید جیسے بندے کی کمان میں جہاد کرتے رہے یہ تو پندرہویں صدی کے پھدؤں کے نزدیک اسلام دشمن دین دشمن تھا جبکہ درحقیقت جہاد میں صحابہ کرام کا امیر تھا،

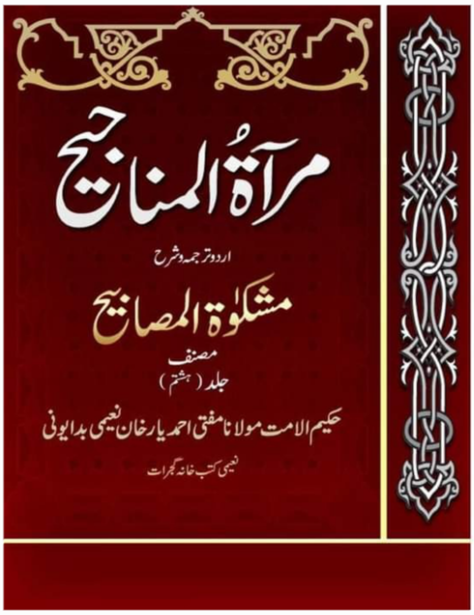
.

بریلویہ کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی کی شرح مشکوٰۃ کا سکین آپ کے سامنے ہے،
حدیث قسطنطنیہ کی شرح کرتے ہوئے بریلوی حکیم الامت لکھتا ہے :
"51 ھ میں اس جہاد میں یزید بن معاویہ غازیوں کا جرنیل تھا، اور اس میں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابو ایوب انصاری، امام حسین وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے جلیل القدر صحابی غازیانہ شان سے شامل تھے، اس جہاد میں ابو ایوب انصاری نے قسطنطنیہ میں وفات پائی، یزید بن معاویہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور یزید نے ہی انہیں قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے دفن کیا، اور وہاں کے عیسائیوں سے کہا کہ اگر تم نے اس قبر کی بے حرمتی کی تو میں تمہارے سارے گرجے جو ہمارے ملک میں ہیں ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا، دیکھو قسطلانی شرح بخاری پارہ گیارہ باب قتال روم،
جو لوگ کہتے ہیں کہ امام حسین نے کفار سے جہاد کوئی نہ کیا وہ جھوٹے ہیں، جہاد روم کے اس جہاد میں امام حسین شریک تھے اسی لشکر میں امام حسین کی شرکت البدایہ والنہائیہ میں ہے،

غرضیکہ پہلا جہاد حضرت امیر معاویہ کے دور گورنری میں ان کے زیر اہتمام ہوا اور دوسرا جہاد امیر معاویہ کے دور سلطنت میں ہوا"

.

یزید بن معاویہ کے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھانے کا ذکر بلازري نے بھی کیا ہے،







٢٤٢

وهو ابن خمس وستين سنة . وصلى عليه عمر بالمدينة . وهو أخو أبي سعيد الخدرى لأمه . وهو نزل فى قبره ، والحارث بن خزمة ، ومحمد بن مسلمة ، ومن ولده عاصم بن عمر بن قتادة . ظهير بن رافع بن عدى أبو[1] « أسيد بن ظهير » . قال الهيثم بن عدى : مات قبل بدر . قال الواقدى : وشهد أسيد أحد [أ] والخندق ، وكان ممن أجاز النبي صلى الله عليه وسلم من الصغار . نهير بن الهيثم ابن نابى بن مجدعة بن حارثة . والكلبي يجعل مكانه سعد بن زيد بن مالك الأشهلى ، ويقول : هو بدرى ، عقبى . فهؤلاء اثنا عشر رجلا ، فيهم ثلاثة نقبـــاء .

ومن الخزرج بن حارثة ، من بنى النجار بن ثعلبة : أبو أيوب خالد ابن زيد بن كليب النجارى . شهد بدرا . ومات بأرض الروم سنة اثنتين وخمسين ، عام غزا يزيدُ بن معاوية . فصلى عليه يزيد، ودفنه فى أصل سور القسطنطينية[2] . وعليه نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد انتقاله من[3] قُباء . عمارة بن حزم / ١١٣/ بن زيد بن لوذان بن عمرو ، أخو عمرو بن حزم النجارى . شهد بدرا . واستشهد يوم اليمامة . ويقال إنه أدرك خلافة معاوية ، ومات فيها ، وقد ذهب بصره . أبو طلحة زيد بن سهل بن الأسود بن حرام ، أحد بنى جديلة . شهد بدرا . وهو الذى وكله عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه بأصحاب الشورى لينظروا فى أمرهم ويقطعوه . مات بالمدينة سنة أربع وثلاثين . وصلى عليه عثمان رضى الله تعالى عنه . وأهل البصرة يقولون : ركب البحر فمات به . وكان آدم ،

(١) غ : عدى بن أسيد .
(٢) « وذلك أنه غزا مع يزيد بن معاوية سنة خمسين . فلما بلغوا القسطنطينية (أ) مات أبو أيوب هنالك وأوصى يزيد أن يدفنه فى أقرب موضع من مدينة الروم . فركب المسلمون ومشوا به . حتى إذا لم يجدوا مساغا ، دفنوه . فسألتهم الروم عن شأنهم . فأخبروهم أنه كبير من أكابر الصحابة . فقالت الروم ليزيد : ما أحمقك وأحمق من أرسلك ! أأمنت أن ننبشه بعدك فنحرق عظامه ؟ فأقسم لهم يزيد : لئن فعلوا ، لنهدمن كل كنيسة بأرض العرب ، ولننبشن قبورهم . فحينئذ حلفوا لهم بدينهم : ليكرمن قبره وليحرسنه ما استطاعوا . فروى ابن القاسم عن مالك قال : بلغنى أن الروم يستسقون بقبر أبى أيوب رحمه الله ، فيسقون » . (السهيل ٢/٢٤٦) . وقبره يزار إلى هذا اليوم على انتهاء قرن الذهب فى إستانبول .
(٣) غ : عن .

یزید بن معاویہ کی مذمت و منقبت میں احادیث کی حیثیت

جیسا کہ یہ ایک حقیقت ہے رافضیو اور ان کا جوٹھا پینے والے پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینیوں کے پاس یزید بن معاویہ کے خلاف اپنے مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے ایک بھی ٹھوس دلیل موجود نہیں،
اس دلیل سے تہی دامنی نے ان نام نہاد حسینیوں کو من گھڑت اور جھوٹی روایتوں کا سہارا لینے پر مجبور کر دیا،
لیکن تب تک دیر ہو گئی تھی لوگ اس شعور کو پہنچ چکے تھے کہ دلیل کی صحت کو مدنظر رکھنے لگے، اس لیے ان رافضی پٹھوؤں کو آج بہت خواری کا سامنا ہے،
یہ یزید کے خلاف کوئی بات پیش کرتے ہیں لوگ کہتے ہیں صحیح سند دکھا تو اس پر رافضی ایجنٹوں کی بولتی بند ہو جاتی ہے،
ان کے رافضی نمک خوار مولویو نے انہیں رافضیو کی کتابوں سے یزید کے خلاف باتیں نکال کر پیش کر دی لیکن ان کی صحت پیش کرنے سے عاجز رہے،
ایسے ہی رافضی نمک خواروں کا ناطقہ پہلے ہی علماء اہل سنت نے بند کر دیا تھا،

.

چنانچہ چار کتابوں کے سکین آپ کے سامنے ہیں ایک امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی البدایہ والنھائیہ ہے، دوسری امام ابن قیم

رحمہ اللہ کی المنار المنیف ہے، تیسری فتح الباری شرح
صحیح بخاری ہے ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی،
ایک شرح فقہ اکبر ہے ملا علی قاری حنفی کی،

.

یزید بن معاویہ کے بارے رافضی نمک خوار مولوی اکثر ابن
عساکر کی تاریخ دمشق سے روایتیں پیش کرتے ہیں، اس کے
بارے امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
"ابن عساکر نے یزید بن معاویہ کی مذمت میں احادیث بیان
کی ہیں جو سب کی سب موضوع (من گھڑت، جھوٹی) ہیں،
ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں"

.

اسی طرح امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
"ساری وہ احادیث جو یزید کی مذمت میں ہیں نرا جھوٹ ہے"

.

ان علماء کرام کی وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ یزید بن
معاویہ کی مذمت میں ساری احادیث جھوٹی ہیں، اب دیکھتے
ہیں مذمت میں تو ساری احادیث جھوٹی ہیں کیا منقبت میں
کوئی حدیث ہے اور اگر ہے تو کیا وہ صحیح ہے،

.

چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں حدیث بیان
کرتے ہیں :
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
"أول جيش من أمتي يغزون مدينة قيصر مغفورلهم"
صحیح بخاری

میری امت کی پہلی فوج جو مدینۂ قیصر پر جہاد کرے گی ،اُن کے لئے مغفرت ہے"
امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ شارح بخاری مہلب کا قول اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں :
"مہلبؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں معاویہؓ کی منقبت بیان ہوئی ہے، اس لیے کہ اُنہوں نے سب سے پہلے سمندری جہاد کیا اور ان کے بیٹے یزید کی بھی منقبت بیان ہوئی ہے کیونکہ اُس نے سب سے پہلے قیصر کے شہر میں جہاد کیا"
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
فإنہ کان أمیر ذلک الجیش بالاتفاق“
کہ وہ(یزید بن معاویہ محدثین کے نزدیک) متفقہ طور پر اس لشکر کا امیر تھا"

.

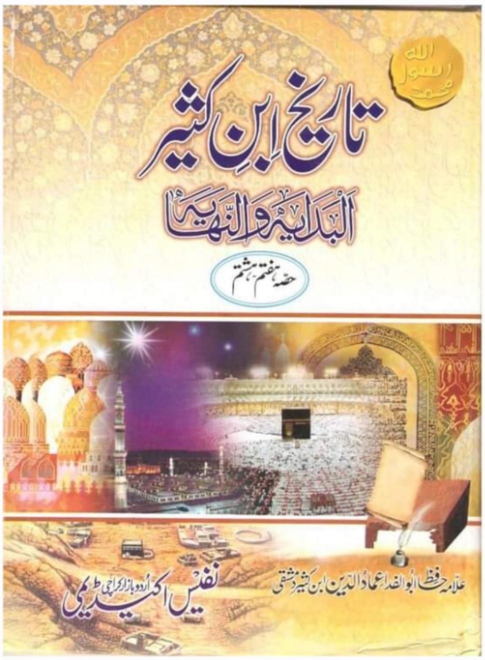
اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا :
"میری امت میں بارہ امیر ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جسے میں نہ سن سکا، میرے والد محترم (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) نے کہا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا :
وہ سب کے سب امراء خاندان قریش میں سے ہوں گے
صحیح مسلم میں انہی جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :
اسلام ہمیشہ غالب رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک،
پھر آپ نے ایک بات ارشاد فرمائی جسے میں نہ سمجھ سکا،

چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا :نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟
تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
سب کے سب یہ خلفاء قریش سے ہوں گے
صحیح مسلم کی ہی اگلی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ فرمایا :
یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک ،
ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں :
فرمایا :ہمیشہ لوگوں (مسلمانوں) کا کام چلتا رہے گا (یعنی دین قائم رہے گا) مگر جب تک کہ بارہ خلفاء راشدین ان میں رہے گے "

.

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ملا علی قاری حنفی نے رافضیو کے اس حدیث سے اپنے بارہ اماموں کا استدلال کرنے کا رد کیا اور حقیقتاً وہ بارہ خلفاء کون ہیں ان کے نام لکھتے ہیں :
" چنانچہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم چاروں پے در پے خلفاء راشدین ہوئے، پھر وہ اصحاب خلفاء مقرر ہوئے کہ جن پر اہل ایمان متفق و مجتمع ہو گئے اور ان کو غلبہ و طاقت حاصل ہو گئے اور وہ تھے :سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، ان کا بیٹا یزید بن معاویہ، پھر عبدالملک بن مروان بن الحکم اور اس کے چاروں بیٹے کہ جن کے درمیان جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی ایک

مضبوط اور متدین خلیفہ ہوئے،
اس کے بعد مسلمانوں کی خلافت و حکومت اور سطوت میں کمی آنا شروع ہو گئی جو تاہنوز جاری ہے "
.
اس بارہ خلفاء والی صحیح حدیث کا مصداق شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ملا علی قاری حنفی نے یزید بن معاویہ کو بھی قرار دیا ہے،
تو یہ تھیں آپ کے سامنے یزید بن معاویہ کی مذمت و منقبت میں احادیث کی حقیقت، اب یہ آپ پر ہے کہ رافضیو کے نمک خواروں کے پیچھے چلنا ہے یا محدثین و علماء اہل سنت کے منہج پر،



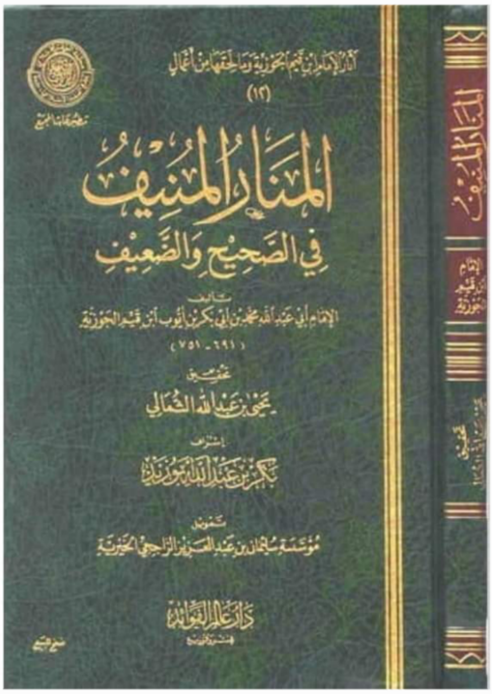


البدایہ والنہایہ: جلد ہشتم ۲۹۳ ۶۴ھ میں رونما ہونے والے حالات وواقعات کے بیان میں

اور ابن عساکر نے یزید بن معاویہ کی مذمت میں احادیث بیان کی ہیں جو سب کی سب موضوع ہیں اور ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں اور سب سے بہتر وہ حدیث ہے جسے ہم نے اس کے ضعف اسانید اور بعض حصے کا انقطاع کے باوجود بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

حارث بن مسکین نے عن سفیان عن شبیب عن عرقدۃ بن المستظل بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رب کعبہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے جب ان کا منتظم وہ شخص ہوگا جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو گا اور نہ اسے اسلام میں تقدم حاصل ہوگا' میں کہتا ہوں یزید بن معاویہ کو اکثر شراب نوشی کرنے اور بعض فواحش کے ارتکاب کرنے پر ملامت کی جاتی ہے اب رہی بات حضرت حسینؓ کے قتل کی' تو جیسے اس کے دادا ابوسفیان نے احد کے روز کہا تھا کہ نہ اس نے اس کا حکم دیا ہے اور نہ ان سے بے جا سلوک کیا ہے اور قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو میں ان سے وہ سلوک نہ کرتا جو ابن مرجانہ یعنی عبداللہ بن زیاد نے کیا ہے اور جو ایلچی آپ کا سر لے کر آئے اس نے ان سے کہا تمہیں اس کے بغیر اطاعت ہی کافی تھی اور اس نے انہیں کچھ نہ دیا اور حضرت حسینؓ کے اہل بیت کی عزت کی اور ان کی تمام گمشدہ اشیاء انہیں واپس کیں اور ان سے دگنی دیں اور انہیں محملوں اور بڑے سامان کے ساتھ واپس مدینہ بھجوایا اور اس کے کنبے نے اپنے گھر میں' جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کنبہ تین دن ان کے پاس رہا' حضرت حسینؓ پر نوحہ کیا اور بعض کا قول ہے کہ شروع شروع میں جب یزید کو حضرت حسینؓ کے قتل کی اطلاع ملی تو وہ خوش ہوا پھر اس پر پشیمان ہوا' ابو عبیدہ معمر بن المثنی نے بیان کیا ہے کہ یونس بن حبیب الجرمی نے اس سے بیان کیا کہ جب ابن زیاد نے حضرت حسینؓ اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کیا تو اس نے ان کے سروں کو یزید کے پاس بھجوایا تو شروع شروع میں وہ آپ کے قتل سے خوش ہوا اور اس کی وجہ سے ابن زیاد کا مرتبہ اس کے ہاں اچھا ہو گیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ پشیمان ہو گیا اور وہ کہا کرتا تھا کہ اگر میں تکلیف برداشت کرتا اور آپ کو اپنے گھر میں اتارتا اور جو وہ چاہتے اس کا فیصلہ ان کے سپرد کرتا تو مجھے کوئی گزند نہ پہنچتا خواہ رسول اللہ ﷺ کے لحاظ اور آپ کے حق اور قرابت کی رعایت کرنے میں میری حکومت میں فساد اور کمزوری پیدا ہو جاتی پھر وہ کہنے لگا ابن مرجانہ پر اللہ کی لعنت ہو کہ اس نے آپ کو تنگ اور مجبور کیا ہے حالانکہ آپ نے اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ آپ کا راستہ چھوڑ دے یا آپ میرے پاس آ جاتے یا مسلمانوں کی کسی سرحد پر چلے جاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وفات دے دیتا' مگر اس نے ایسا نہ کیا بلکہ آپ کی بات نہ مانی اور آپ کو قتل کر دیا اور اس نے آپ کے قتل سے مجھے مسلمانوں کا مبغوض بنا دیا ہے اور ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج بو دیا ہے اور نیک اور فاجر مجھ سے اس لیے بغض رکھتے ہیں کہ لوگوں نے میرے حضرت حسینؓ کے قتل کرنے کو بری بات خیال کیا ہے مجھے ابن مرجانہ سے کیا واسطہ' اللہ اس کا بھلا نہ کرے اور اس سے ناراض ہو۔

اور جب اہل مدینہ اس کی اطاعت سے دست کش ہو گئے اور انہوں نے اسے معزول کر دیا اور ابن مطیع اور ابن حنظلہ کو اپنا امیر بنا لیا تو انہوں نے اس کے بارے میں کوئی بات نہ کی اور وہ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے عداوت رکھتے تھے۔ صرف اس کے بارے میں شراب نوشی کرنے اور بعض فحش باتوں کے ارتکاب کرنے کا ذکر کیا اور انہوں نے بعض روافض کی طرح اس پر زندقت (بے دینی) کا اتہام نہ لگایا بلکہ وہ فاسق تھا اور فاسق کی معزولی اس وجہ سے جائز نہیں ہوتی کہ اس سے فتنہ انگیزی اور جنگ ہوتی ہے جیسا کہ حرہ کے وقت ہوا اور اس نے انہیں اطاعت کی طرف واپس لانے کے لیے آدمی بھیجا اور انہیں تین دن کی مہلت دی اور جب



وكل حديثٍ في تحريم وَلد العباس على النار، فهو كذبٌ[١].

وكل حديثٍ في مَدح أهل خراسان[٢]؛ الخارجين مع [عبدالله بن علي ولد][٣] العباس، فهو كذبٌ.

وكل حديثٍ: أن مَدينة كذا وكذا، من مُدن الجنة، أو من مُدن النار، فهو كذبٌ[٤].

وكل حديثٍ فيه ذَمّ يَزِيد[٥] فكذب. وكذلك أحاديث ذَمّ الوليد[٦]، وذَمّ مروان بن الحكم.

* وهذه أحاديث لا تصح عن النبي ﷺ، وانظر: اللآلىء المصنوعة (١/ ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٧٧، ٤٧٨)، تنزيه الشريعة (٢/ ٤٦، ٥٠، ٥١)، الفوائد المجموعة (ص ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٢، ٤٣٤).

(١) رواه ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٧٦)، وانظر: اللآلىء المصنوعة (١/ ٤٣٠)، تنزيه الشريعة (٢/ ١٠)، الفوائد المجموعة (ص ٤٠٢).

(٢) رواه ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٢١)، وقال: «موضوع»، وانظر: تنزيه الشريعة (٢/ ٤٧).

(٣) في الأصل: «عبدالله، وعلي، وولد» والتصويب من مصدره ونسخة المعلمي.

(٤) رواه ابن عدي في الكامل (٢/ ٣٠٩)، ومن طريقه ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٠٩)، وقال: «لا أصل له»، وابن عساكر كما في الفوائد المجموعة (ص ٤٢٨).

(٥) رواه ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٠٠)، وقال: «موضوع». وانظر: اللآلىء المصنوعة (١/ ٤٥٣)، تنزيه الشريعة (١/ ٤١٥).

(٦) رواه أحمد في المسند (١/ ١٨)، وابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٠١)، ودافع عن وضعه ابن حجر في القول المسدد في الذب عن المسند (٤، ١٢)، وانظر: اللآلىء المصنوعة (١/ ١٠٦)، تنزيه الشريعة (١/ ١٩٨).

١١٢

قوله (باب ما يذكر في السكين) ذكر فيه حديث جعفر بن عمرو بن أمية عن أبيه «رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة» الحديث، وفي الطريق الأخرى «فألقى السكين»، وقد تقدم شرحه في كتاب الطهارة.

باب ما قيلَ في قتالِ الرُّومِ

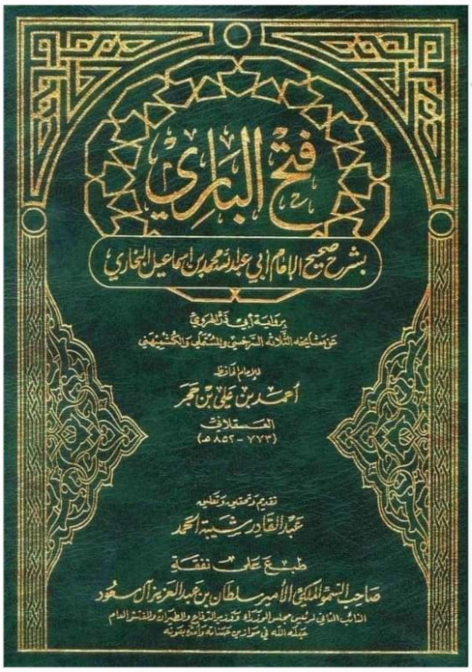
[٢٩٢٤] ٢٨٢٩- حدثنا إسحاقُ بن يزيدَ الدِّمشقيُّ قال حدثنا يحيى بن حمزةَ قال حدثني ثورُ ابن يزيدَ عن خالدِ بن معدانَ أنَّ عُميرَ بن الأسودِ العنسيَّ حدَّثهُ أنهُ أتى عُبادةَ بن الصامتِ وهو نازلٌ في ساحلِ حمص وهو في بناءٍ لهُ ومعهُ أمُّ حرامٍ، قال عُميرٌ: فحدثتنا أمُّ حرامٍ أنها سمعت النبيَّ صلى اللهُ عليهِ يقولُ: «أولُ جيشٍ من أمتي يغزونَ البحرَ قد أوجبوا». قالت أمُّ حرامٍ: قلتُ يا رسولَ اللهِ، أنا فيهم؟ قال: «أنتِ فيهم». قالتْ: ثمَّ قال النبيُّ صلى اللهُ عليه: «أولُ جيشٍ من أمتي يغزونَ مدينةَ قيصرَ مغفورٌ لهُم». فقلتُ: أنا فيهمْ يا رسولَ اللهِ؟ قال: «لا».

قوله (باب ما قيل في قتال الروم) أي من الفضل. واختلف في الروم فالأكثر أنهم من ولد عيص بن إسحق بن إبراهيم، واسم جدهم قيل روماني وقيل هو ابن ليطا بن يونان بن يافث بن نوح.

قوله (عن خالد بن معدان) بفتح الميم وسكون المهملة، والإسناد كله شاميون، وإسحق بن يزيد شيخ البخاري فيه هو إسحق بن إبراهيم بن يزيد الفراديسي نسب لجده.

قوله (عمير بن الأسود العنسي) بالنون والمهملة، وهو شامي قديم يقال اسمه عمرو، وعمير بالتصغير لقبه، وكان عابداً مخضرماً، وكان عمر يثني عليه، ومات في خلافة معاوية، وليس له في البخاري سوى هذا الحديث عند من يفرق بينه وبين أبي عياض عمرو بن الأسود، والراجح التفرقة وأم حرام بمهملتين تقدم ذكرها في أوائل الجهاد في حديث أنس، وقد حدث عنها أنس هذا الحديث أتم من هذا السياق. وأخرج الحسن بن سفيان هذا الحديث في مسنده عن هشام بن عمار عن يحيى بن حمزة بسند البخاري وزاد في آخره «قال هشام رأيت قبرها بالساحل».

قوله (يغزون مدينة قيصر) يعني القسطنطينية، قال المهلب: في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر، ومنقبة لولده يزيد لأنه أول من غزا مدينة قيصر. وتعقبه ابن التين وابن المنير بما حاصله: أنه لا يلزم من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله صلى الله عليه وسلم مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل في ذلك العموم اتفاقاً فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه منهم. وأما قول ابن التين يحتمل أن يكون لم يحضر مع الجيش فمردود، إلا أن يريد لم يباشر القتال فيمكن فإنه كان أمير ذلك الجيش بالاتفاق. وجوز بعضهم أن المراد بمدينة قيصر المدينة التي كان بها يوم قال النبي صلى الله عليه وسلم تلك المقالة وهي حمص وكانت



منح الروض الأزهر في شرح الفقه الأكبر

للعلامة المحدث الفقيه علي بن سلطان محمد القاري
(المتوفى سنة ١٠١٤هـ)

ومعه

التعليق الميسر على شرح الفقه الأكبر

تأليف
الشيخ وهبي سليمان غاوجي

دار البشائر الإسلامية

قال: والروافض توالي بدل العشرة المبشرة بالجنة اثني عشر إماماً، ولم يأت ذكر الأئمة الاثني عشر إلا على صفة تردّ قولهم وتبطله، وهو ما أخرجاه في الصحيحين عن جابر بن سمرة قال: دخلت مع أبي على النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فسمعته يقول: «لا يزال أمر الناس ماضياً ما وليهم اثنا عشر رجلاً كلهم من قريش»[١]، وفي لفظ: «لا يزال الأمر عزيزاً إلى اثني عشر خليفة».

وكان الأمر كما قال النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم؛ فالاثني عشر هم الخلفاء الراشدون الأربعة، ومعاوية وابنه يزيد، وعبد الملك بن مروان وأولاده الأربعة، وبينهم عمر بن عبد العزيز، ثم أخذ الأمر في الانحلال. وعند الرافضة أن أمر الأمة لم يزل في أيام هؤلاء فاسداً منغصاً يتولاه الظالمون المعتدون، بل المنافقون الكافرون وأهلُ الحق أذلّ من اليهود، وقولهم ظاهر البطلان، والله المستعان.

ثم قال: وأصل الرفض إنما أحدثه منافق زنديق قصده إبطال دين الإسلام والقدح في الرسول عليه الصلاة والسلام، كما ذكر ذلك العلماء

(١) «لا يزال أمر الناس ماضياً ما وليهم اثني عشر رجلاً منهم»: البخاري، مسلم رقم (٦)، أبو داود، مهدي ٤٢٧٩/٤، وفي لفظ مسلم (لا يزال هذا الدين عزيزاً منيعاً إلى اثني عشر خليفة، فقال كلمة، صَمّتنيها الناس، فقلت لأبي: ما قال؟ قال: كلهم من قريش)، أصموني فلم أسمعها. مسلم، شرح النووي على مسلم ٤٤١/٦، رقم (٩). أول كتاب الإمارة، وانظر الروايات فيه ٤٣٩/٦، وترتيب المسند ٢٣ ــ ١١.

٢٠٦

قاتلین حسین ،سیدنا علی کے حق والے گروہ کے فوجی تھے

جی ہاں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا گروہ جو اکیلا ہی ساری جنگوں میں حق پر تھا رافضیو اور نیم رافضیو کے مطابق ،سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اسی گروہ میں سے تھے، شمر ذی جوشن جو قتل حسین کا سب سے بڑا کردار ہے شیعان علی میں سے تھا ، شیعہ کے معتبر عالم شیخ عباس قمی کی کتاب کا سکین آپ کے سامنے ہے، لکھتا ہے :
" شمر بن ذی الجوشن ، علی علیہ السلام کے صفین میں حامیوں میں سے ایک تھا"
یہ جنگ صفین میں حق والے گروہ میں تھا جو بعد میں سیدنا حسین کو قتل کر رہا ہے،

.
شیعہ کا عصر حاضر کا امام محسن الامین لکھتا ہے :
"ذہر بن قیس نے جمل اور صفین کی جنگیں، امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ دیکھیں تھیں اور اسکے ساتھ الشبت بن ربعی اور شمر ذی الجوشن ال دبیبی بھی تھے۔ پھر یہ لوگ حسین علیہ السلام کے خلاف کربلا میں لڑے ۔ سو انکا انجام ایک بہت بھیانک ہوا اور اللہ ہمیں ایسے انجام سے بچائے"
شبت بن ربعی شعیان علی میں سے تھا اس کے لیے معجم رجال الحدیث شیعہ کے امام خوئی کا سکین بھی لگایا ہے وہ

دیکھ لیں،
محسن الأمین کی بیان سے واضح ہے کہ سیدنا حسین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے والے شیعان علی تھے، جو پہلے سیدنا علی کے ساتھ مل کر صحابہ کرام کے خلاف جنگیں لڑتے رہے اور رافضیو اور نیم رافضیو کی آنکھ کا تارا تھے اور ان کے نزدیک اہل حق میں سے تھے،

.

کچھ مزید شیعان علی اور شعیان حسین کے نام ملاحظہ فرمائیں جنھوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط لکھ کر بلایا، اور پھر دھوکے سے قتل کیا، ان کو سیدنا حسین نے میدان کربلا میں مخاطب کرکے فرمایا، شیعہ کا معتبر عالم شیخ مفید لکھتا ہے :
"سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پکار کر فرمایا :
" اے شبت بن ربعی، اے حجار بن ابجر، اے قیس بن اشعث، اور اے یزید بن حارث!
کیا تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ پھل اور میوے پک چکے ہیں اور صحنوں پر سبزہ لہرا رہا ہے اور ایک تیار لشکر کی طرف آپ بڑھ رہے ہیں جو آپ کی مدد کرے گا"
یہ سیدنا حسین ان کو مخاطب ہیں جنھوں نے خط لکھ کر بلایا کہ آ جائے فصل تیار ہے بس کاٹنی باقی ہے، یہ شعیان علی و حسین میدان کربلا میں کیا کر رہے تھے؟ میرا سوال ہے ان رافضیو اور ان زریت سے جو یزید پر بھونکتی رہتی ہے، یہ شعیان علی و حسین میدان کربلا میں کیا کر رہے تھے جن سے سیدنا حسین خطاب کر رہے ہیں اور انہیں غدار قرار دے رہے

ہیں،
یہ شعیان علی کیوں قتل نہیں کیے یزید کی فوج نے جو وہاں موجود تھی سیدنا حسین کو قتل کرنے کے لیے، یا پھر یہی شیعان علی وہاں موجود تھے سیدنا حسین کو قتل کرنے کے لیے نہ کہ یزید کی فوج،
شیخ مفید مزید لکھتا ہے :
"وكان من المكاتبين حبيب بن مظاهر ، ومسلم بن عوسجة ، وسليمان بن صرد ، ورفاعة بن شداد ، والمسيب بن نجبة ، وشبث بن ربعي ، وحجار ابن أبجر ، ويزيد بن الحرث بن رويم ، وعزرة بن قيس ، وعمرو بن الحجاج ، ومحمد ابن عمير و أمثالهم من الوجوه
اور ان لوگوں سے جنہوں نے خطوط لکھے ان میں مسلم بن عوسجہ، سلیمان بن صرد، رفاح بن شداد، ال معصیب بن نجبہ، " شبت بن ربعی"، حجر بن ابجار، یزید بن الحارث بن روئم، " عذرا بن قیس "، عمر بن ال الحجاج، محمد بن عمیر اور کئی اور شامل تھے"

.

یہ پہلا نام مسلم بن عوسجہ شیعہ امام خوئی لکھتا ہے سیدنا حسین کا شیعہ تھا، باقی بھی شیعہ تھے میں نے زیادہ مشقت نہیں کی ان کے نام نکالنے کی کیونکہ جب بڑے کردار ہی شیعہ ثابت ہو گئے تو باقی خود بخود ثابت ہو جاتے ہیں،
یہ اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے والے ہیں سیدنا حسین کو جن کے نام آپ کو دکھا رہا ہوں یہ نام کسی رافضی اور اس کا جوٹھا پینے والے کو نہیں معلوم بس یہ معلوم ہے کہ یزید نے

ان سے بدلہ نہیں لیا اس لیے وہ اصل مجرم ہے،
یعنی اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے والے شیعان علی و حسین کی وجہ سے نہ سیدنا علی پر کوئی حرف آتا ہے نہ سیدنا حسین پر ،لیکن رافضی بیانیہ کے مطابق اگر یزید کے حکم کے بغیر اس کی فوج نے سیدنا حسین کو قتل کیا تو یزید برا بن جاتا ہے،

.

یہ چند حقائق کھول کر آپ کے سامنے رکھے ہیں سیدنا حسین کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنے والے کردار سارے کے سارے سیدنا علی اور سیدنا حسین کے اصحاب میں سے تھے ، جو کل تک رافضیو اور نیم رافضیو کے مطابق حق والے تھے آج ملعون بن گئے،
جب محسن الأمین کے مطابق شیعان علی کا سوء خاتمہ ہو سکتا ہے ، تو پھر شیعان معاویہ کا بھی حسن خاتمہ ہو سکتا ہے


سفينة البحار
ومدينة الحكم والآثار
تأليف
المحدث الخبير الشيخ عباس القمي قدس سره
(١٢٩٤-١٣٥٩هـ)
الجزء الثاني
تحقيق
مجمع البحوث الإسلامية
تقديم وإشراف
علي أكبر إلهي الخراساني

الشيخ القمي

الأرض، فجعل إبليس وقابيل المعازف والملاهي شماتة بآدم عليه السلام، فكلّ ما كان في الأرض من هذا الضرب الذي يتلذّذ به الناس، فإنّما هو من ذاك ؛ هـ*، يب١٢: ٧١ [١١/ ٢٦٠].

سُئل أيّوب: أيّ شيء كان أشدّ عليك ممّا مرّ عليك ؟ قال: شماتة الأعداء ؛ هـ*، كط٢٩: ٢٠٣ [١٢/ ٣٤٤].

شماتة النساء لفاطمة عليها السلام من تزويجها من عليّ عليه السلام ؛ ى١٠، و٦: ٤٣ [٤٣/ ١٥٠].

أقول: تشميت العاطس هو تسميته أي الدعاء له، وقد تقدّم في (سمت).

شمر

أمالي الطوسيّ(١): وطلب المختار شِمر بن ذي الجَوْشَن(٢)، فهرب إلى البادية فسُعي به إلى أبي عَمْرَة، فخرج إليه مع نفرٍ من أصحابه، فقاتلهم قتالاً شديداً، فأثخنته الجراحة فأخذه أبو عمرة أسيراً، وبعث به إلى المختار، فضرب عنقه، وأغلى له دهناً في قِدْرٍ فقذفه فيها فتفسّخ، ووطئ موليّ لآل حارثة بن مضرب وجهه ورأسه ؛ ى١٠، مط٤٩: ٢٧٩ [٤٥/ ٣٣٨].

ذكر رجزه وقتله بنحوٍ آخر ؛ ← ٢٩٠ [٤٥/ ٣٧٣].

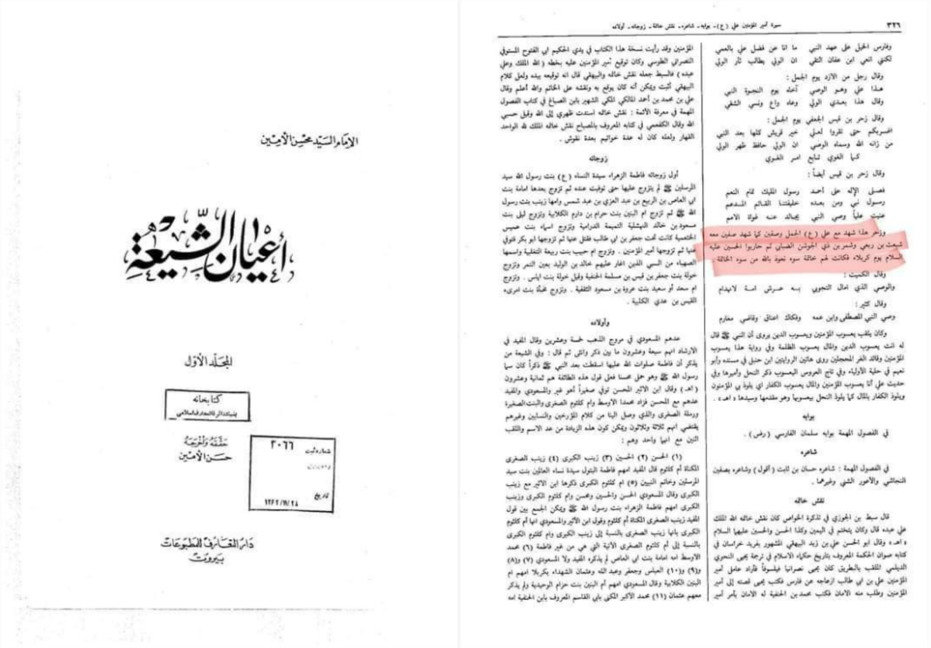
أقول: كان شِمر لعنه الله في جيش أمير المؤمنين عليه السلام يوم صفّين، قال ابن الأثير في «الكامل»: وتقدّم شمر بن ذي الجوشن فبارز، وضرب أدهم بن محرز الباهليّ بالسيف وجهه، وضربه شمر فلم يضرّه، فعاد شِمر فشرب ماءً وكان ظمآن، ثمّ أخذ الرمح ثمّ حمل على أدهم فصرعه، وقال: هذه بتلك(٣).

وروى الطبريّ في ذكر يوم عاشوراء: إنّ زُهَيْر بن القَيْن خرج يعظ أصحاب عمر بن سعد وينذرهم، فرماه شمر بسهمٍ وقال: اسكت أسكن(٤) الله نأمتك ـ أي صوتك ـ أبرمتنا بكثرة كلامك، فقال له زهير رحمه الله: يابن البوّال على عقبيه، ما إيّاك أخاطب، إنّما أنت بهيمة، والله ما أظنّك تُحكم من كتاب الله آيتين، فأبشر بالخزي يوم القيامة والعذاب الأليم(٥).

وعن «كتاب المثالب» لهشام بن محمّد السائب الكلبيّ: إنّ امرأة ذي الجوشن خرجت من جبّانة السبيع إلى جبّانة كندة، فعطشت في الطريق ولاقت راعيًا يرعى الغنم، فطلبت منه

١ ـ أمالي الطوسيّ ١/ ٢٤٩.
٢ ـ هو ابن شرحبيل بن الأعور بن معاوية، وهو الضباب بن كلاب، قاله الطبري [في تاريخ الأمم والملوك ٤/ ٣٢١] ؛ منه.
٣ ـ الكامل في التاريخ ٣/ ٣٠٣.
٤ ـ في المصدر: أسكت.
٥ ـ تاريخ الطبريّ ٤/ ٣٢٣، ٣٢٤.

٨٧٣


الإمام السيد محسن الأمين

أعيان الشيعة

المجلد الأول

حققه وأخرجه
حسن الأمين

دار التعارف للمطبوعات
بيروت

وزحر هذا شهد مع علي (ع) الجمل وصفين كما شهد صفين معه شبث بن ربعي وشمر بن ذي الجوشن الضبابي ثم حاربوا الحسين عليه السلام يوم كربلاء فكانت لهم خاتمة سوء نعوذ بالله من سوء الخاتمة.

یزید کتنا برا تھا ،ایک جائزہ

سوشل میڈیا کا یہ فائدہ ضرور ہوا ہے کہ یزید کے بارے جو رافضیو کا قائم کردہ جمود تھا وہ ٹوٹ چکا ہے، لوگو کے آزادانہ اور محققانہ سوالات کے جوابات نہ ہونے کے باعث ذہن بدلے گئے ہیں، رافضیو اور ان کے ہمنواؤں کے پاس سوائے ناصبی یزیدی کی گردان کے کچھ نہیں بچا،

.

یزید کتنا برا ہو گا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں،
اور یہ اندازہ ہم یزید پر چند علماء کے حکم سے لگائیں گے،
کیونکہ نام نہاد حسینیوں کے پاس صحیح سند سے کسی عینی شاہد سے یزید کی برائی پر کوئی دلیل نہیں اس لیے ہم نے جو چند علماء نے یزید کو برا کہا وہی شامل تفتیش کر لیا کہ اس بنا پر یزید کتنا برا بنتا ہے،

.

یزید پر لعنت نہ کرنے پر تقریباً تمام علماء اہل سنت متفق ہیں،
جیسا کہ معلوم ہے جمہور علماء اہل سنت کا موقف یزید کے
بارے سکوت کا ہے،
یہ لعنت نہ کرنا اس کی سب سے بڑی پہچان اور دلیل ہے کہ
یزید کتنا برا ہو گا زیادہ سے زیادہ،
یعنی ہم نام نہاد پندرہویں صدی کے حسینیوں کی نظر سے
دیکھیں جو یزید کو قاتل حسین مانتے ہیں، مدینہ لوٹنے والا
مانتے ہیں، شرابی زانی مانتے ہیں، وغیرہ وغیرہ تو لعنت تو
ایسے بندے پر بہت چھوٹی شے ہے، لیکن جب جمہور علماء نے
لعنت نہیں کی تو ماننا پڑے گا یزید ان جرائم کا مرتکب نہیں
سمجھا علماء امت نے جن جرائم کا مرتکب پندرہویں صدی کے
حسینی سمجھتے ہیں یزید کو ،

.

اب جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے یہ اللہ پاک نے قرآن میں
فرمایا ہے، جبکہ ہمارے نزدیک جھوٹ کوئی شے ہی نہیں کوئی
بندہ نہیں ملے گا جو یہ کہہ سکے کہ اس نے کبھی جھوٹ
نہیں بولا، ہمارے روزمرہ کے معمولات میں جھوٹ جڑیں گاڑھ
چکا ہے، اللہ پاک ہمیں اس سے بچائے،
اب جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے اور ہمارے نزدیک جھوٹ ایک
معمولی چیز ہے، اور علماء اہل سنت یزید پر لعنت کے قائل
نہیں،
اب سوچنے والی بات ہے کہ یزید کیا جھوٹ جتنی برائی کا
مرتکب نہیں تھا جو اس پر لعنت کی جا سکے،
اسی طرح مرد کا عورتوں کی مشابہت کرنے پر اس پر لعنت

وارد ہے حدیث میں،
یہ بھی ہمارے نزدیک معمولی شے ہے،
رشوت لینے دینے والے پر لعنت ہے حدیث میں،
یہ بھی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہمارے روزمرہ کے معمولات میں شامل ہے،
شراب سے متعلقہ دس افراد پر لعنت ہے حدیث میں جن میں ایک بندہ وہ ہے جو شراب اٹھاتا ہے، نہ پیتا ہے نہ پلاتا ہے نہ بیچتا ہے نہ خریدتا ہے صرف اٹھاتا ہے تو اس پر لعنت ہے،
اب یہ چند گناہ ذکر کیے ہیں میں نے جن کے مرتکب پر لعنت کی گئی ہے جبکہ ہمارے نزدیک یہ گناہ معمولی حیثیت رکھتے ہیں اور ہر دوسرا بندہ ان گناہوں کا مرتکب ہے،
علماء اہل سنت نے یزید پر لعنت نہیں کی تو کیا وہ ان گناہوں کا بھی مرتکب نہیں جن کے فاعل پر حدیث میں لعنت کی گئی ہے اور ہمارے نزدیک یہ معمولی نوعیت کے گناہ ہیں،
کسی بنیاد پر تو علماء اہل سنت لعنت کر دیتے یزید پر جبکہ رافضی پراپگنڈہ بھی شدید تھا، لیکن علماء اہل سنت نے سکوت کیا انہوں نے یزید کو ان گناہوں کا مرتکب بھی نہ پایا جن میں آج تقریباً ہر بندہ ملوث ہے،
تو اس سے اندازہ لگا لیں یزید کتنا برا ہو گا،
کوئی کہہ سکتا ہے چلو علماء اہل سنت نے یزید پر لعن طعن نہیں کی لیکن بعض علماء نے یزید کو فاسق و فاجر کہا ہے،
اب اس سے یزید کے فسق و فجور کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کس نوعیت کا تھا یعنی وہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ موجب لعنت بنتا، حدیث کے مطابق مسلمان کو گالی دینا بھی فسق

ہے،
اب یہ بھی ہمارے روزمرہ معمولات کا حصہ ہے ہماری تو مائیں تک گالیاں دیتی ہیں تو یہ جرم بھی کوئی شے ہی نہیں ہمارے نزدیک،
تو اگر یزید کو فاسق و فاجر بھی مان لیں تو وہ اتنا ہی فاسق و فاجر تھا جتنے ہم نمازی پرہیزی مسلمان فاسق و فاجر ہیں،
.
یزید کو اہل سنت کے بعض افراد کی طرف سے لعن طعن کرنے کی جو بنیادی وجہ مجھے سمجھ آتی ہے وہ رافضی روش سے لاعلمی کا نتیجہ ہے، یہ مسئلہ صرف آج کا نہیں بلکہ شروع سے ہے، خود سیدنا حسین رضی اللہ عنہ رافضی روش کو نہ سمجھ سکے جس کی بنیاد پر ان کے ذہن میں یزید کے بارے شکوک و شبہات ہوں گے مگر شہادت سے پہلے وہ سمجھ گئے اس لیے انہوں نے یزید کو امیر المومنین قرار دیتے ہوئے اس کے پاس جانے کی خواہش کا اظہار کیا،
اسی طرح بعض اہل سنت کے علماء جنہوں نے یزید کی تردید کی ان کا بھی یہی معاملہ تھا، وہ رافضی پراپیگنڈا کا شکار ہوئے البتہ جمہور علماء اہل سنت چونکہ رافضیت کو پہچانتے تھے اس لیے وہ ان کے پراپیگنڈا سے متاثر نہیں ہوئے،
وہ سمجھتے تھے جتنی کو برائی یزید کی ہے اس سے زیادہ تو ان کے والد سیدنا معاویہ سے نکالی جا سکتی ہے، وہ سمجھتے تھے اتنی برائی تو ہر صحابی سے نکل آئے گی اب کیا ہر ایک پر رافضیو کی طرح بکواس شروع کر دیں،
بس جمہور علماء اہل سنت رافضی چالوں کو سمجھتے تھے

اس لیے وہ محتاط رہے،
آج کے لونڈے جو مولوی بن گئے ہیں ان کو اپنے مسلک کا پورا علم نہیں ہوتا رافضیو کو کیا خاک سمجھیں گے اس لیے ان کے نزدیک یزید لعنتی ہے،
میرا ان کو مشورہ ہے کہ بعض علماء اہل سنت کا یزید کو فاسق و فاجر کہنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا جیسے بعض علماء کا سیدنا معاویہ کو باغی کہنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، اس لیے خود کو رافضیت سے بچاؤ ورنہ جیسے تم میں تمہارے بڑوں سے رافضیت کے جراثیم منتقل ہوئے ہیں ایسے تمہاری اولادوں میں تم سے یہ جراثیم منتقل ہوں گے، اور بالآخر تمہاری نسل سے وہ بچہ پیدا ہو جائے گا جس کا سارا وجود ہی رافضیت زدہ ہو گا،
اللہ پاک امت مسلمہ کو رافضیو کے شر سے محفوظ رکھے
آمین

یزید ،شیعہ سنی گھروں میں

یزید نام برصغیر میں رکھنا باعث عار بن گیا ہے، برصغیر کی صورتحال ہی ایسی ہے یہاں اکثریت افراط و تفریط کا شکار ہوتی ہے اکثر معاملات میں، یزید بن معاویہ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی یزید نام امت میں رائج رہا اور لوگ اپنے بچوں کا نام یزید رکھتے تھے،
یہاں رافضیو کے پٹھو نام نہاد حسینی یہ بونگی ماریں گے کہ

یہ نام یزید نام کے صحابی کے نام پر رکھے گئے، تو ہم کہتے ہیں تمہیں موت کیوں پڑتی ہے یزید نام کے صحابی کے نام پر اپنے بچوں کا نام یزید رکھتے، تیری تو پوری ہندوستانی نسل میں یزید نام کا بندہ نہیں ہو گا کیا اے حسینی تو صحابہ کو نہیں مانتا؟

یہ یزید نام کے جن علماء کے نام درج ذیل ہیں ان کا تعلق کسی ایک علاقے، شہر یا ملک سے نہیں بلکہ یہ مکہ، مدینہ، کوفہ ،مصر، دمشق وغیرہ سے تعلق رکھنے والے تھے، ان کے علاوہ بھی بہت سے نام ہیں لیکن بطور نمونہ یہی ملاحظہ فرمائیں،

1. یزید بن أبی حبیب(متوفي:128)(مصر کے عالم)
2. یزید بن أبی حکیم الکنانی(متوفي:220)
.
3. یزید بن أبی زیاد القرشی الهاشمی(متوفي:136)
.
4. یزید بن أبی سعید المدنی
5. یزید بن أبی سعید النحوی(متوفي:131)
6. یزید بن أبی سلیمان الکوفی
7. یزید بن أبی سمیة
8. یزید بن أبی عبید(متوفي:140)
9. یزید بن أبی کبشة
10. یزید بن أبی مریم بن أبی عطاء(متوفي:140)
11. یزید بن أبی منصور الأزدی
12. یزید بن أبی یزید(متوفي:130بصره)
13. یزید بن إبراهیم التستری(متوفي:163)

14. يزيد بن الأصم العامرى البكائى(متوفي:103)
15. يزيد بن أوس الكوفى
16. يزيد بن أيهم الشامى
17. يزيد بن بابنوس
18. يزيد بن البراء بن عازب كوفي
19. يزيد بن جارية الأنصارى المدنى
20. يزيد بن حازم بن زيد(متوفي:148)
21. يزيد بن حميد الضبعى(متوفي:128ه)
22. يزيد بن الحوتكية التميمى ، الكوفى
23. يزيد بن حيان التيمى
24. يزيد بن حيان النبطى
25. يزيد بن خالد بن يزيد
26. يزيد بن خمير بن يزيد
27. يزيد بن خمير اليزنى الشامى
28. يزيد بن رباح القرشى السهمى
29. يزيد بن رومان الأسدى
30. يزيد بن زريع العيشى
31. يزيد بن زياد بن أبى الجعد
32. يزيد بن زياد
33. يزيد بن أبى زياد القرشى الهاشمى
34. يزيد بن أبى سعيد المدنى
35. يزيد بن أبى سعيد النحوى
36. يزيد بن أبى سليمان الكوفى
37. يزيد بن السمط الصنعانى

38. يزيد بن سنان بن يزيد
39. يزيد بن سنان بن يزيد التميمى الجزرى
40. يزيد بن شريح الحضرمى
41. يزيد بن شريك بن طارق التيمى
42. يزيد بن صالح
43. يزيد بن صبح الأصبحى ، المصرى
44. يزيد بن صهيب الفقير
45. يزيد بن طهمان الرقاشى
46. يزيد بن عبد الله بن أسامة
47. يزيد بن عبد الله بن خصيفة
48. يزيد بن عبد الله بن رزيق القرشى
49. يزيد بن عبد الله بن الشخير العامرى
50. يزيد بن عبد الله بن قسيط
. يزيد بن عبد الله بن يزيد
52. يزيد بن عبد الله الشيبانى
53. يزيد بن عبد الله المكى
54. يزيد بن عبد ربه الزبيدى
55. يزيد بن عبد الرحمن بن الأسود
56. يزيد بن عبد الرحمن بن على
57. يزيد بن عبد الرحمن بن أبى مالك
58. يزيد بن عبد العزيز بن سياه
59. يزيد بن عبد العزيز الرعينى
60. يزيد بن عبد الملك بن المغيرة بن نوفل
61. يزيد بن عبد ، المزنى ، الحجازى

62. يزيد بن عبيد ، أبو وجزة السعدى ، المدنى
63. يزيد بن أبى عبيد ، أبو خالد الأسلمى
64. يزيد بن عبيدة بن أبى المهاجر السكونى ، الشامى الدمشقى
65. يزيد بن عطاء بن يزيد اليشكرى
66. يزيد بن عطاء السكسكى
67. يزيد بن عمرو المعافرى ، المصرى
68. يزيد بن عميرة الزبيدى
69. يزيد بن عوف الشامى
70. يزيد بن عياض بن جعدبة
71. يزيد بن فراس الحجازى
72. يزيد بن قبيس بن سليمان السيلحى
73. يزيد بن قطيب ، السكونى الحمصى
74. يزيد بن كعب العوذى ، البصرى
75. يزيد بن كيسان اليشكرى
76. يزيد بن كيسان ، أبو حفص الخلقانى
77. يزيد بن محمد بن خثيم المحاربى
78. يزيد بن محمد بن عبد الصمد
79. يزيد بن محمد بن فضيل
80. يزيد بن محمد بن قيس بن مخرمة
81. يزيد بن مرثد ، أبو عثمان الهمدانى
82. يزيد بن مردانبة القرشى الكوفى التاجر
83. يزيد بن أبى مريم بن أبى عطاء
84. يزيد بن معاوية النخعى
85. يزيد بن معاوية الكوفى ، أبو شيبة

86. يزيد بن مغلس بن عبد اللّٰه
87. يزيد بن المقدام بن شريح
88. يزيد بن مقسم الثقفى
89. يزيد بن أبى منصور الأزدى
90. يزيد بن مهران الأسدى
91. يزيد بن نعامة الضبى ، أبو مودود البصرى
92. يزيد بن نعيم بن هزال الأسلمى ، الحجازى
93. يزيد بن نمران بن يزيد بن عبد اللّٰه
94. يزيد بن هارون بن زاذى
95. يزيد بن هرمز المدنى
96. يزيد بن يزيد بن جابر
97. يزيد بن يزيد بن جابر الرقى
98. يزيد بن أبى يزيد الضبعى
99. يزيد بن يوسف الرحبى
100. يزيد الفارسى البصرى
101. يزيد ، أبو مرة الحجازى المدنى
102. يزيد مولى المنبعث ، المدنى
103. يزيد ذو مصر ، المقرائى الشامى

حوالہ:تہذیب التہذیب،تقریب التہذیب

ایک نام اور دیکھ لیں

"بایزید بسطامی"

یہ یزید صوفی دیوبندیو بریلویو کا ابا ہے ،

یہ تھے اہل سنت کے یزید نام کے علماء کرام کی مختصر فہرست، لیکن اصل مزہ اب شروع ہونے والا ہے جب یزید نام

کے شیعہ علماء کی فہرست آپ دیکھیں گے،شیعہ کی کتابوں کے سکین بھی ہیں پوسٹ میں،

.

شیعہ کے امام خوئی کی کتاب معجم رجال الحدیث کی اکیسویں جلد کے سکین آپ کے سامنے ہیں ،
یہ جن یزید نام کے شیعہ کی فہرست ہے یہ ان کے آئمہ معصومین کے اصحاب ہیں اور ان کے اماموں کے اصحاب ان کے نزدیک ایسے ہی ہیں جیسے اہل سنت کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب ،
تو پہلا نام زرا دل پر ہاتھ رکھ کر ملاحظہ فرمائیں،
"یزید بن معاویہ"
کیا بات ہے چس آ گئی، یہ شیعہ کے پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں سے تھے،

.

"یزید بن عمر "
سبحان اللہ! کیا بات ہے جی، یہ شیعہ کے آٹھویں امام کے اصحاب میں ہیں

"یزید بن عثمان"
کیا بات ہے مزہ آ گیا، یہ بھی شیعہ کے آٹھویں امام رضا کے اصحاب ہیں،

.

"یزید بن محمد"
شیعہ کے پانچویں امام باقر کے اصحاب میں ہیں

.
"یزید بن محمد نیشاپوری"
یہ بھی امام باقر کے اصحاب میں سے ہیں

.
"یزید نویرہ"
شیعہ کے پہلے امام سیدنا کے اصحاب میں،

.
" یزید بن فرقد"
شیعہ کے چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں ہیں

.
"یزید بن عمر بن عبداللہ "
یہ بھی امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.
"یزید بن البزار "
چھٹے امام جعفر صادق کے کبار اصحاب میں

.
"یزید بن احنف"
پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں

.
"یزید ابو خالد الکناسی "
پانچویں امام باقر کے کبار اصحاب میں

.
"یزید الاجری"
پانچویں امام باقر کے اصحاب میں

.

"یزید ابو خالد الأعور"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید ابو خالد القسماط"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن اسحاق بن ابی السخف"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن اسباط"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن خالد"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن خلیفہ"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

" یزید بن خلیفہ الحارثی"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

یزید بن الحصین المشرقي "

تیسرے امام سیدنا حسین کے اصحاب میں،

.
" یزید بن حماد الانباری "
دوسرے امام سیدنا حسن کے اصحاب میں

.
" یزید بن جبلہ "
پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں

.
" یزید بن حاتم "
چوتھے امام زین العابدین کے اصحاب میں

.
" یزید بن الحسن "
کیا بات ہے باپ کا نام حسن ہے اور بیٹے کا یزید، یہ شیعہ کے ساتویں امام موسی کاظم کے اصحاب میں سے ہیں

.
"یزید بن الحسن "
چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.
"یزید بن الحسن الکحال"
ساتویں امام موسی کاظم کے اصحاب میں

.
"یزید بن الحسین"
کمال نہیں ہو گیا، باپ کا نام حسین اور بیٹے کا یزید اور بندہ شیعہ

.

"یزید بن طعمۃ"
پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں

.

"یزید بن عبداللّٰه "
پانچویں امام باقر کے اصحاب میں

.

"یزید بن عبداللّٰه "
چھٹے امام جعفر صادق نے اصحاب میں

.

"یزید بن سلیط "
زیدی شیعہ، ساتویں امام موسی کاظم کے اصحاب میں

.

"یزید بن خلیفہ الاخولائی"
چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن خلیل"
چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن خیثم"
پانچوں امام باقر کے اصحاب میں

.

"یزید بن زیاد"
یہ ابن زیاد یزید بھی پانچوں امام باقر کے اصحاب میں سے تھے

.

"یزید بن زیاد المظاہر"

تیسرے امام سیدنا حسین کے اصحاب میں

.

"یزید بن ہارون الواسطی "

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

"یزید بن ہانی"

پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں

.

."یزید بن قیس "

پہلے امام سیدنا علی کے اصحاب میں

.

"یزید بن قیس الارجی"

پہلے امام سیدنا علی کے أصحاب میں

.

"یزید بن عبدالملک"

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

" یزید بن عبدالملک الجعفی"

پانچویں امام باقر کے اصحاب میں

.

"یزید بن عبدالملک النوفلی"

پانچویں امام باقر کے اصحاب میں

.

یزید الکناسی "

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

" یزید مولی الحکم "

چھٹے امام جعفر صادق کے اصحاب میں

.

" یزید الصائغ "

پانچوں امام باقر کے اصحاب میں

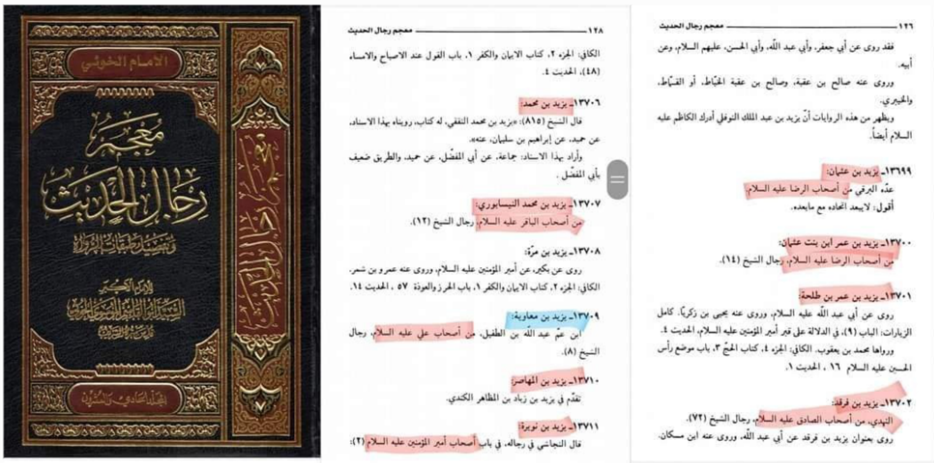
.

میں تھک گیا ہوں لکھتے باقی خود پڑھ لیں کتاب سے ، لیکن ایک آخری نام اور دیکھ لیں تاکہ سونے پر سہاگہ ہو جائے،
شیعہ کی کتاب جامع الرواۃ ہے الاردبیلی کی:
"شمر بن یزید"
پانچویں امام باقر کے اصحاب میں سے تھا،

.

لائنیں لگی ہوئی ہیں یزیدیوں کی ایک امام کے اصحاب میں درجن درجن یزید نام کے بندے ہیں،
رافضیو سے کہو تمہارے اماموں نے اپنے بچوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھے تو وہ کھسیانی بلی کی طرح کہتے ہیں کہ نام برا نہیں ہوتا،
یہی بونگی رافضیو کی دم نام نہاد حسینی ماریں گے کہ نام برا نہیں ہوتا، تو ہم کہتے ہیں کہ نام برا نہیں ہوتا تو آپ لوگ کیوں نہیں رکھتے اپنے بچوں کا نام یزید، اور اگر یزید نام

رکھنا برا فعل ہے تو ان مذکورہ بالا شیعہ سنی علماء کا نام یزید کیوں تھا؟
یا ہم یہ سمجھیں جب تک یہ یزید نام کے علماء تھے تب تک یزید برا نہیں تھا امت کے نزدیک جو آج برصغیر کے باؤلوں میں آ کر بن گیا ہے،
وہ کسی عرب نے صحیح کہا تھا پاکستانیوں کو کہ یار کلمہ ہم نے بھی پڑھا ہے لیکن تم لوگ تو کلمہ پڑھ کر باؤلے ہی ہو گئے ہو،
بہرحال اصل وجہ بھی یہی ہے جیسے جیسے برصغیر میں رافضیت کی جڑیں پھیلتی گئیں ویسے ویسے یزید نام یہاں ایک گالی بنتا گیا، ان رافضیو کا ارادہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی بدنام کرکے اس برصغیر میں معاویہ نام رکھنے کا رواج ختم کرنا بھی تھا اور اس میں کسی حد تک یہ کامیاب بھی رہے ہیں


١٢٦ معجم رجال الحديث

فقد روى عن أبي جعفر، وأبي عبد الله، وأبي الحسن، عليهم السلام، وعن أبيه.

وروى عنه صالح بن عقبة، وصالح بن عقبة الخيّاط، أو القمّاط، والحيري.

ويظهر من هذه الروايات أنّ يزيد بن عبد الملك النوفلي أدرك الكاظم عليه السلام أيضاً.

١٣٦٩٩ـ يزيد بن عثمان:
عدّه البرقي من أصحاب الرضا عليه السلام.
أقول: لايبعد اتحاده مع مابعده.

١٣٧٠٠ـ يزيد بن عمر ابن بنت عثمان:
من أصحاب الرضا عليه السلام، رجال الشيخ (١٤).

١٣٧٠١ـ يزيد بن عمر بن طلحة:
روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه يحيى بن زكريا. كامل الزيارات: الباب (٩)، في الدلالة على قبر أمير المؤمنين عليه السلام، الحديث ٤.
ورواها محمد بن يعقوب. الكافي: الجزء ٤، كتاب الحجّ ٣، باب موضع رأس الحسين عليه السلام ١٦ ، الحديث ١.

١٣٧٠٢ـ يزيد بن فرقد:
النهدي، من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٧٢).
روى بعنوان يزيد بن فرقد عن أبي عبد الله، وروى عنه ابن مسكان.

١٢٨ معجم رجال الحديث

الكافي: الجزء ٢، كتاب الايمان والكفر ١، باب القول عند الاصباح والامساء (٤٨)، الحديث ٤.

١٣٧٠٦ـ يزيد بن محمد:
قال الشيخ (٨١٥): «يزيد بن محمد الثقفي، له كتاب، رويناه بهذا الاسناد، عن حميد، عن إبراهيم بن سليمان، عنه».
وأراد بهذا الاسناد: جماعة، عن أبي المفضّل، عن حميد، والطريق ضعيف بأبي المفضّل.

١٣٧٠٧ـ يزيد بن محمد النيسابوري:
من أصحاب الباقر عليه السلام، رجال الشيخ (١٢).

١٣٧٠٨ـ يزيد بن مرّة:
روى عن بكير، عن أمير المؤمنين عليه السلام، وروى عنه عمرو بن شمر. الكافي: الجزء ٢، كتاب الايمان والكفر ١، باب الحرز والعوذة ٥٧ ، الحديث ١٤.

١٣٧٠٩ـ يزيد بن معاوية:
ابن عمّ عبد الله بن الطفيل، من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٨).

١٣٧١٠ـ يزيد بن المهاصر:
تقدّم في يزيد بن زياد بن المظاهر الكندي.

١٣٧١١ـ يزيد بن نويرة:
قال النجاشي في رجاله، في باب أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام (٢):

هذا

هو الكتاب المسمى

بـه

جامع الرواة

وازاحة الاشتباهات عن الطرق والاسناد

المجلد الثاني

تصنيف

المولى العلامة الكامل والفاضل الصالح الفالح

محمد بن علي الاردبيلي الغروي الحائري

قدس الله تعالى اسراره

منشورات مكتبة آية الله العظمى المرعشي النجفي

قم - ايران - ١٤٠٣ هـ ق

١٢٥

احمد بن جعفر بن محمد بن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابيطالب عليهم السلام قال حدثني ابو عبدالله عبدالعزيز بن محمد بن عيسى الابهري قال حدثنا ابوعبدالله محمد بن زكريا الجوهري - الغلابي البصري قال حدثنا شعيب بن واقد قال حدثنا الحسين بن زيد عن الصادق جعفر بن محمد عن ابيه عن آبائه عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليهم السلام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله [الخ] في مشيخة [يه] في طريقه .

شعيب بن يعقوب هو الشعيب العقرقوفي وقد سبق «مح» .

شقيق بن ثور [ى] «مح» .

شقيق بن سلمة يكنى ابا وداك [ى] «مح» :

شمر بن يزيد . عمرو بن شمر عن ابيه عن ابي جعفر عليه السلام في [يه] في باب ما يجوز - الاحرام فيه .

شمس الشرف بن ابي شجاع علي بن عبدالله بن عقيل الحسيني السليقي عالم واعظ محدث [جب] .

شميلة بن محمد بن ابي هاشم الحسني امير مكة السيد فخر الدين عالم صالح روى لنا كتاب الشهاب للقاضي ابي عبدالله محمد بن سلامة بن جعفر القضاعي عنه [جب] .

شوذب مولى شاكر [سين] «مح» .

شهاب بن زيد البارقي الكوفي [ق] «مح» .

شهاب بن عبدربه الاسدي مولاهم - الصيرفي الكوفي [ق] روى عن ابي جعفر وابي عبدالله عليهما السلام وكان موسرا ذا حال له كتاب [جش] له اصل [ست] عنه ابن ابي عمير [ست . جش] تقدم له مع اسمعيل بن عبدالخالق عن [جش] و [صه] توثيق وعن [كش] مدح ثم فيه قال ابوعمرو وشهاب و عبدالرحيم وعبد - الخالق ووهب ولد عبدربه من موالي بني اسد من صلحاء الموالي . حمدويه بن نصير يذكر عن بعض مشايخه قال شهاب بن عبدربه خير فاضل و فيه ايضا ما يتعلق بذمه وقال الشهيد الثاني طرق الذم ضعيفة والاعتماد على مدحه الموجب لادخاله في الحسن والحق مع ضعف طرق الذم الحكم بالتوثيق كما لا يخفى «مح» .

عنه الوليد بن صبيح في [يب] في باب مستحق الزكوة . عنه الحسن بن محبوب في مشيخة [يه] في طريقه . الحسن بن محبوب عن شهاب في [يه] في باب ما يجزي عن المتمتع عشية عرفة من حجة - الاسلام ومرتين في [يب] في باب وجوب الحج . عنه صالح بن رزين في باب المهور والاجور روى هذا الخبر بعينه صالح بن رزين عن ابن شهاب في [في] في باب طلاق التي لم يدخل بها - وروى هذا الخبر بعينه الحسن بن محبوب عن شهاب في [يه] في باب طلاق التي لم يدخل بها - الظاهر ان ابن شهاب في [في] اشتباه والصواب شهاب بن عبدربه كما في [يب] و [يه] بقرينة اتحاد الخبر والله اعلم . عنه نوح بن شعيب في [يب] في باب الزيادات في فقه النكاح و في باب تلقين المحتضرين من ابواب الزيادات وفي [في] في باب النوادر في كتاب الجنائز . عنه علي بن - الحكم في باب الرجل يدخل يده في الاناء قبل ان يغسلها و في باب اختلاط ماء المطر بالبول . عنه عبدالله بن بكير في [في] في باب القول عند - الاصباح . وابراهيم بن عبد الحميد في [يب] في باب الاحداث الموجبة للطهارة من ابواب - الزيادات . فضالة عن ابان عنه في باب كيفية الصلوة . عنه محمد بن حكيم في باب المواقيت من ابواب الزيادات وفي [بص] في باب وقت المغرب والعشاء

١٣٦٥٧ـ يزيد:

روى الشيخ بسنده، عن عمر بن أذينة، عن يزيد، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام. التهذيب: الجزء ٨، باب أحكام الطلاق، الحديث ١٤٧.

كذا في الطبعة القديمة أيضاً، ولكن في النسخة المخطوطة: بريد، وهو

الصحيح، الموافق للكافي: الجزء ٦، كتاب الطلاق ٢، باب من طلّق لغير الكتاب والسنّة ٤، الحديث ١١، والوافي والوسائل أيضاً.

١٣٦٥٨ـ يزيد الأجري:

أبو خالد، عدّه البرقي من أصحاب الباقر عليه السلام.

١٣٦٥٩ـ يزيد أبو خالد الأعور:

من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٧٣).

١٣٦٦٠ـ يزيد أبو خالد القمّاط:

قال النجاشي: «يزيد أبو خالد القمّاط، مولى بني عجل بن لجيم، كوفي، ثقة، روى عن أبي عبد الله عليه السلام، له كتاب يرويه جماعة. أخبرنا أبو عبد الله بن شاذان، قال: حدّثنا أبو الحسن علي بن حاتم، عن محمد بن أحمد ابن ثابت، قال: حدّثنا محمد بن بكر بن جناح، عن صفوان، عنه، به».

وعدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام، قائلاً: «يزيد أبو خالد القمّاط، كوفي».

وتقدّم عن الشيخ في كنكر: أنّ أبا خالد القمّاط، له كتاب.

أقول: تقدّمت له مناظرة مع زيدي في ترجمة خالد بن يزيد، فظهر عليه، وأعجب الصادق عليه السلام مناظرته.

وقال ابن شهرآشوب: أبو خالد القمّاط، واسمه يزيد بن ثعلبة بن ميمون، من خواص أصحابه (الصادق) عليه السلام. المناقب: الجزء ٤، في باب إمامة أبي عبد الله الصادق عليه السلام، فصل في تواريخه وأحواله.

أقول: لو صحّ أنّ والد أبي خالد القمّاط هو ثعلبة بن ميمون، فهو غير

ثعلبة بن ميمون المتقدّم الذي هو من أصحاب الصادق والكاظم عليهما السلام.

١٣٦٦١ـ يزيد أبو خالد الكناسي:

عدّه الشيخ في رجاله (تارة) من أصحاب الباقر عليه السلام (٧)، قائلاً: «يزيد، يكنّى أبا خالد الكناسي».

و (أخرى): في أصحاب الصادق عليه السلام (٥٠)، قائلاً: «يزيد أبو خالد الكناسي».

وعدّه البرقي من أصحاب الباقر عليه السلام، قائلاً: «يزيد أبو خالد الكناسي»، وفي أصحاب الصادق عليه السلام، مقتصراً بقوله: «أبو خالد الكناسي».

يزيد الكناسي، روى عن أبي جعفر عليه السلام، وروى عنه هشام بن سالم. الكافي: الجزء ١، كتاب الحجّة ٤، باب حالات الأئمّة عليهم السلام في السنّ ٩١ ، الحديث ١.

وروى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه هشام بن سالم. الكافي: الجزء ٥، باب الرجل يفجر بالمرأة فيتزوّج أمّها أو ابنتها ٧٤ ، الحديث ٩.

علّق المجلسي في مرآة العقول على الرواية الأولى، وقال: حسن كالصحيح، وعلّق على الثانية فقال: صحيح، وذكر في رجاله أنه ممدوح.

أقول: الحكم بصحّة الرواية مبني على اتحاد يزيد الكناسي مع يزيد أبي خالد القمّاط، إذ لم يرد التوثيق في يزيد الكناسي بعنوانه، وإنما ورد في يزيد أبي خالد القمّاط وهذا أمر غير بعيد، وذلك فإنّ النجاشي ذكر أنّ يزيد أبا خالد القمّاط، له كتاب، ومع ذلك فلم يذكر الشيخ في رجاله إلّا يزيد أبا خالد الكناسي، فلو لم يكن الكناسي متحداً مع القمّاط لم يكن لترك ذكره وجه.

ويؤيّد الاتحاد أيضاً، أنّ يزيد أبا خالد القمّاط، كوفي، على ما صرّح به

النجاشي، والكناسة محلّة من محلّات الكوفة، فيزيد أبو خالد: قمّاط، كوفي، كناسي.

هذا، ولكن ذكر البرقي أبا خالد الكناسي ويزيد أبا خالد القمّاط، كلّاً من العنوانين في أصحاب الصادق عليه السلام، يشعر بالتعدّد، والله العالم.

١٣٦٦٢ـ يزيد البزّاز:

يكنّى أبا خالد، مولى الحكم بن أبي الصلت الثقفي، ذكره الشيخ في أصحاب الصادق عليه السلام (٧٤).

وعدّه في أصحاب الباقر عليه السلام أيضاً (٨)، قائلاً: «يزيد مولى الحكم ابن أبي الصلت الثقفي».

وعدّه البرقي أيضاً (تارة) من أصحاب الباقر عليه السلام، قائلاً: «يزيد مولى حكم بن الصلت الثقفي»، و (أخرى) من أصحاب الصادق عليه السلام، قائلاً: «يزيد البزاز أبو خالد، مولى حكم بن الصلت، ثقفي، كوفي».

١٣٦٦٣ـ يزيد بن أبي زياد:

روى عن أبي جعفر عليه السلام، وروى عنه إسماعيل بن محمد المنقري. الكافي: الجزء ٦، باب شارب الخمر من كتاب الأشربة ١٥ ، الحديث ١٣.

ورواها الشيخ بإسناده، عن إسماعيل بن محمد المنقري، مثله. التهذيب: الجزء ٩، باب الذبائح والأطعمة، الحديث ٤٥٣.

١٣٦٦٤ـ يزيد بن أحنف:

ابن قيس، من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٩).

١٣٦٦٥ـ يزيد بن أسباط:

روى عن أبي عبد الله عليه السلام، في مرضه الذي مات فيه، قوله في موسى ابنه عليه السلام: هذا وصيّ الأوصياء، وعالم علم العلماء، وشهيد على الأموات والأحياء، ذكره ابن شهرآشوب في المناقب: الجزء ٤، باب إمامة أبي الحسن موسى عليه السلام، في فصل في معالي أموره عليه السلام.

١٣٦٦٦ـ يزيد بن إسحاق:

وقع بهذا العنوان في إسناد عدّة من الروايات، تبلغ ثمانية وعشرين مورداً.

فقد روى عن أبي صادق، وحمّاد بن عثمان، وهارون بن حمزة، وهارون بن حمزة الغنوي، وهارون بن خارجة.

وروى عنه أحمد بن محمد بن عيسى، والحسن بن موسى، وعلي بن الحسن ابن فضّال، وعلي بن عبد الله، ومحمد بن أبي يونس، ومحمد بن الحسين، ومحمد بن الحسين بن أبي الخطّاب، ومحمد بن علي، وموسى، وموسى بن القاسم، ويحيى بن زكريّا اللؤلؤي.

ثمّ إنه روى الشيخ بسنده، عن محمد بن الحسين بن أبي الخطّاب، والحسن ابن موسى الخشّاب، عن يزيد بن إسحاق، عن هارون بن حمزة الغنوي. التهذيب: الجزء ١، باب حكم الجنابة وصفة الطهارة منها، الحديث ٣٨٦، والاستبصار: الجزء ١، باب مقدار الماء الذي يجزي في الجنابة، الحديث ٤١٥، إلّا أنّ فيه: يزيد بن إسحاق، عن إسحاق، عن هارون بن حمزة الغنوي، والصحيح ما في التهذيب الموافق للوافي والوسائل، بقرينة سائر الروايات.

أقول: هذا متحد مع من بعده.

١٣٦٦٧ـ يزيد بن إسحاق بن أبي السخف:

قال النجاشي: «يزيد بن إسحاق بن أبي السخف الغنوي، أبو إسحاق، يلقّب شعر، له كتاب، يرويه جماعة. أخبرنا أبو عبد الله القزويني، قال: حدّثنا علي بن حاتم، قال: حدّثنا ابن الحميري، عن أبيه، عن يزيد، بكتابه».

وقال الشيخ (٨١٣): «يزيد بن إسحاق شعر، له كتاب. أخبرنا به ابن أبي جيّد، عن ابن الوليد، عن الصفّار والحسن بن متيل، جميعاً، عن محمد بن الحسين، عنه».

وعدّه في رجاله من أصحاب الصادق عليه السلام (٦٤).

وقال الكشّي (٥٠٠): «حمدويه، قال: حدّثنا الحسن بن موسى، قال: حدّثني يزيد بن إسحاق شعر ـ وكان من أرفع الناس لهذا الأمر ـ قال: خاصمني مرّة أخي محمد وكان مستوياً، فقلت له لما طال الكلام بيني وبينه: إن كان صاحبك بالمنزلة التي تقول فاسأله أن يدعو الله لي حتى أرجع إلى قولكم. قال: قال لي محمد: فدخلت على الرضا عليه السلام، فقلت له: جعلت فداك، إنّ لي أخاً وهو أسنّ مني، وهو يقول بحياة أبيك، وأنا كثيراً ما أناظره، فقال لي يوماً من الأيّام: سل صاحبك إن كان بالمنزل الذي ذكرت أن يدعو الله لي حتى أصير إلى قولكم، فإنّي أحبّ أن تدعو الله له. قال: فالتفت أبو الحسن عليه السلام نحو القبلة فذكر ماشاء الله أن يذكر، ثمّ قال: اللهم خذ بسمعه وبصره ومجامع قلبه، حتى تردّه إلى الحقّ، قال: وكان يقول هذا وهو رافع يده اليمنى، قال: فلمّا قدم أخبرني بما كان، فوالله ما لبثت إلّا يسيراً حتى قلت بالحقّ».

روى عن الحسن بن عطيّة، وروى عنه عبد الرحمن بن أبي نجران. كامل الزيارات: الباب (٧٩)، في زيارة الحسين بن علي عليهما السلام، الحديث ١.

وطريق الشيخ إليه صحيح، وإن كان فيه ابن أبي جيّد.

أقول: هذا متحد مع من بعده.

١٣٦٦٨ـ يزيد بن إسحاق شعر:

وقع بهذا العنوان في إسناد عدّة من الروايات، تبلغ واحداً وثلاثين مورداً.

فقد روى عن الحسن بن عطيّة، وحمّاد بن عثمان، وعبد الله بن المنذر، وهارون بن حمزة، وهارون بن حمزة الغنوي، وهارون بن حمزة الغنوي الصيرفي.

وروى عنه ابن أبي نجران، والحسن بن موسى الخشّاب، ومحمد بن الحسين، ومحمد بن الحسين بن أبي الخطّاب، ومحمد بن علي الصيرفي، ويحيى بن زكريّا بن شيبان، ويحيى بن زكريّا اللؤلؤي، والهيثم بن أبي مسروق، والخشّاب، والنهدي.

ثمّ إنه روى الشيخ بسنده، عن أحمد بن حمّاد بن زهير القرشي، عن يزيد ابن إسحاق شعر، عن أبي السخيف الأرجني. التهذيب: الجزء ٦، باب فضل الكوفة والمواضع التي يستحبّ فيها الصلاة، الحديث ٧٢، وقد تقدّم هذا السند مع اختلاف في صدره، في باب فضل زيارته (أمير المؤمنين علي بن أبي طالب) عليه السلام، الحديث ٤٧، من الجزء المتقدّم، وفيه: أحمد بن حمّاد، عن زهير القرشي، عن يزيد بن إسحاق شعر، عن أبي السخين الأرجني، وفي الوافي عن كلّ مورد مثله، إلّا أنّ في المورد الثاني فيه: أبا السخيف الأرجني كما في المورد الأوّل، وفي الوسائل اختلافات أخر، من أراد الاطلاع عليها فليراجع.

روى الكليني بسنده، عن الهيثم بن أبي مسروق، عن يزيد بن إسحاق شعر، عن الحسين بن عطيّة. الكافي: الجزء ٢، كتاب الايمان والكفر ١، باب المكارم ٢٩، الحديث ١.

كذا في الطبعة القديمة والمرآة والوافي أيضاً، ولكن في الوسائل: الحسن بن عطيّة.

روى الشيخ بسنده، عن محمد بن الحسين، عن يزيد بن إسحاق شعر، عن

١٣٦٧٢ـ يزيد بن جبلة:

من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٧).

١٣٦٧٣ـ يزيد بن حاتم:

روى عن علي بن الحسين عليهما السلام، وروى عنه عبد الرحمان بن محمد. الكافي: الجزء ٥، كتاب النكاح ٣، باب آخر منه (المؤمن كفو المؤمنة) ٢٢، الحديث ٤.

١٣٦٧٤ـ يزيد بن الحسن:

أسند عنه، جدّه أيوب بن عبّاس بن يزيد، من أصحاب الكاظم عليه السلام، رجال الشيخ (١٩).

كذا في النسخة المطبوعة، وبقية النسخ خالية من ذكره.

١٣٦٧٥ـ يزيد بن الحسن:

كوفي، عدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام.

١٣٦٧٦ـ يزيد بن الحسن الكحّال:

مولى زيد بن علي عليه السلام، من أصحاب الكاظم عليه السلام، رجال الشيخ (٢٠).

كذا في النسخة المطبوعة، وبقية النسخ خالية من ذكره.

١٣٦٧٧ـ يزيد بن الحسين:

قال النجاشي: «يزيد بن الحسين، قال ابن نوح: أخبرنا الحسين بن علي،

قال: حدّثنا حميد بن زياد، قال: سمعت عنه، نوادره».

وقال الشيخ (٨١٤): «يزيد بن الحسين، له نوادر، أخبرنا بها جماعة، عن أبي المفضّل، عن حميد، عنه».

والطريق ضعيف بأبي المفضّل.

١٣٦٧٨ـ يزيد بن الحصين المشرقي:

من أصحاب الحسين عليه السلام، رجال الشيخ (٢).

ووقع التسليم على يزيد بن الحصين الهمداني المشرقي القاري، المجدّل في زيارة الناحية المقدّسة، وقد تقدّم عن الكشّي في ترجمة حبيب بن مظاهر أنّه كان يقال له سيّد القرّاء.

هذا، وتقدّم عن الزيارة الرجبيّة بعنوان: بريد بن الحصين.

١٣٦٧٩ـ يزيد بن حمّاد:

روى عن أبي جميلة، وروى عنه ابن أبي نجران. الكافي: الجزء ٥، كتاب النكاح ٣، باب نوادر ١٩٠، الحديث ١١.

وروى عن عبد الله بن سنان، وروى عنه يعقوب بن يزيد. الروضة: الحديث ١٦٣.

١٣٦٨٠ـ يزيد بن حمّاد الأنباري:

السلمي، هو والد يعقوب بن يزيد الآتي، وثّقه العلّامة في (٢) من الباب (٢) من القسم الأوّل، وابن داود (١٦٩٠) من القسم الأوّل.

ويأتي توثيقه عن الشيخ في ترجمة ابنه يعقوب.

روى عن أبي الحسن عليه السلام، وروى عنه ابنه يعقوب، وذكره

الكشّي في ترجمة يونس بن عبد الرحمان.

١٣٦٨١ـ يزيد بن خالد:

عدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام.

١٣٦٨٢ـ يزيد بن خليفة:

وقع بهذا العنوان في إسناد عدّة من الروايات، تبلغ ستة وعشرين مورداً.

فقد روى في جميع ذلك عن أبي عبد الله عليه السلام.

وروى عنه أبو المغراء، وابن مسكان، وحنان بن سدير، وصفوان، وصفوان ابن يحيى، وعاصم بن حميد، وعبد الكريم، ويونس.

أقول: هذا متحد مع من بعده.

١٣٦٨٣ـ يزيد بن خليفة الحارثي:

قال النجاشي: «يزيد بن خليفة الحارثي: روى عن أبي عبد الله عليه السلام، له كتاب، يرويه جماعة. أخبرنا محمد بن محمد، قال: حدّثنا أبو الحسن ابن داود، قال: حدّثنا ابن عقدة، قال: حدّثنا حميد بن زياد، قال: حدّثنا عبيد الله ابن أحمد، عن علي بن الحسن، عن محمد بن أبي حمزة، عن يزيد، بكتابه».

وعدّه الشيخ في رجاله، (تارةً) من أصحاب الصادق عليه السلام (٧٥)، قائلاً: «يزيد بن خليفة الحارثي الحلواني: عربي وليس من بني الحرث، لكنه من بني يامن أخوة الحارث وعدادهم فيه».

و (أخرى) من أصحاب الكاظم عليه السلام (١٥)، قائلاً: «يزيد بن خليفة، واقفي».

وعدّه البرقي من أصحاب الصادق عليه السلام، قائلاً: «يزيد بن خليفة

١٣٦٨٤ـ يزيد بن خليفة الخولاني:

وهو يزيد بن خليفة الحارثي، روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه صفوان بن يحيى. الكافي: الجزء ٣، كتاب الجنائز ٣، باب النوادر ٩٥، الحديث ٨.

١٣٦٨٥ـ يزيد بن خليل:

روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه ابن مسكان. التهذيب: الجزء ٩، باب ميراث ابن الملاعنة، الحديث ١٢٥٢.

والاستبصار: الجزء ٤، باب من أقرّ بولد ثمّ نفاه، الحديث ٦٩٦.

١٣٦٨٦ـ يزيد بن خيثم:

أبو جرير الأبار، عدّه البرقي من أصحاب الباقر عليه السلام.

١٣٦٨٧ـ يزيد بن زياد:

الكوفي، من أصحاب الباقر عليه السلام، رجال الشيخ (١٠).

١٣٦٨٨ـ يزيد بن زياد بن المظاهر:

الكندي، هو ممن استشهد بين يدي الحسين عليه السلام، ووقع التسليم عليه في زيارة الناحية المقدّسة.

ولكن ابن شهرآشوب عدّ يزيد بن المهاصر الجعفي من المقاتلين بين يدي الحسين عليه السلام، وذكر رجزه وهو:

أنا يزيد وأبي مهاصر   ليث هصور في العرين خادر

ياربّ إنّي للحسين ناصر   ولابن سعد تارك وهاجر

المناقب: الجزء ٤، باب إمامة أبي عبد الله الحسين عليه السلام، في فصل في مقتله عليه السلام.

١٣٦٨٩ـ يزيد بن سعيد:

وقع في طريق الكشّي، في ترجمة أويس القرني، وتقدّم.

١٣٦٩٠ـ يزيد بن سليط:

زيدي، من أصحاب الكاظم عليه السلام، رجال الشيخ (٣).

وعدّ البرقي يزيد بن سليط الزيدي من أصحاب الكاظم عليه السلام، ممن أدركوا أبا عبد الله عليه السلام.

وعدّه الشيخ المفيد من خاصّة الكاظم عليه السلام وثقاته، وأهل الورع والعلم والفقه من شيعته، ممن رووا النصّ على الرضا عليه السلام. الارشاد: باب ذكر الامام القائم بعد أبي الحسن عليه السلام في فصل، ممن روى النصّ على الرضا عليه السلام.

وعدّ ابن شهرآشوب يزيد بن سليط، ممن روى من الثقات صريح النصّ على موسى بن جعفر بالامامة من أبيه جعفر بن محمد عليهما السلام. المناقب: الجزء ٤، باب إمامة أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام، (فصل في معالي أموره).

وعدّه أيضاً من رواة النصّ على الرضا عليه السلام من أبيه. المناقب: هذا الجزء، باب إمامة أبي الحسن علي بن موسى عليه السلام، فصل في المفردات.

وقال الكشّي (٣٢٤): «يزيد بن سليط الزيدي حديثه طويل».

أقول: إنّ الحديث الذي ذكره الكشّي هو ما رواه محمد بن يعقوب بسنده،

موسى بن جعفر عليه السلام، ومحلّ أسراره ومورد ثقته، بل يظهر من الرواية الثانية أنه كان أقرب إلى الكاظم عليه السلام، من أخيه إسحاق بن جعفر مع ماهو عليه إسحاق من الجلالة والعظمة، ومن ذلك يظهر أنه لم يكن زيدي المذهب، وإنما كان زيدي النسب، ويظهر من الرواية الأولى أنّ كنيته كانت أبا عمارة.

١٣٦٩١ـ يزيد بن شريح:

تقدّم في ترجمة شرحبيل.

١٣٦٩٢ـ يزيد بن ضمرة الليثي:

تقدّم في بريد بن ضمرة الليثي.

١٣٦٩٣ـ يزيد بن طعمة:

من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٣).

١٣٦٩٤ـ يزيد بن عبد الله:

عدّه المفيد ـ قدّس سرّه ـ من أصحاب الباقر عليه السلام.

١٣٦٩٥ـ يزيد بن عبد الله:

روى عمّن حدثه، عن أبي جعفر عليه السلام، وروى عنه أحمد بن محمد ابن عبد الله. الروضة: الحديث ١٦.

أقول: من المحتمل اتحاده مع من قبله.

عبد الله عليه السلام. التهذيب: الجزء ٨، باب التدبير، الحديث ٩٥١، والاستبصار: الجزء ٤، باب جواز بيع المدبّر، الحديث ١٠٦، إلّا أنّ فيه: يزيد شعر، رفعه عن أبي عبد الله عليه السلام، والوافي والوسائل كما في التهذيب.

أقول: هو يزيد بن إسحاق شعر المتقدّم.

١٣٧١٥ـ يزيد الصائغ:

عدّه البرقي من أصحاب الباقر عليه السلام.

وتقدّم عن الفضل بن شاذان في ترجمة (محمد بن علي بن إبراهيم بن موسى، أبو جعفر القرشي): أنه من الكذّابين المشهورين.

روى عن أبي جعفر عليه السلام، وروى عنه المثنى. الكافي: الجزء ٧، كتاب المواريث ٢، باب أنّ النساء لا يرثن من العقار شيئاً ٢٩، الحديث ١٠.

ورواها الشيخ في التهذيب: الجزء ٩، باب ميراث الأزواج، الحديث ١٠٦٩، والاستبصار: الجزء ٤، باب أنّ المرأة لا ترث من العقار والدور، الحديث ٥٧٥.

وروى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه الحسن بن عطيّة. الكافي: الجزء ٢، كتاب الايمان والكفر ١، باب في أصول الكفر وأركانه ١١٥، الحديث ٥.

وروى عنه شعيب. الكافي: الجزء ٧، كتاب المواريث ٢، باب أنّ النساء لا يرثن من العقار شيئاً ٢٩، الحديث ٨.

وروى عنه شعيب الحدّاد، باب أنّ الفرائض لا تقام إلّا بالسيف ٥، الحديث ٣ من الكتاب.

ثمّ إنه روى الكليني بسنده، عن الحسين بن عطيّة، عن يزيد الصائغ، عن أبي عبد الله عليه السلام. الكافي: الجزء ٢، كتاب الدعاء ٢، باب دعوات موجزات لجميع الحوائج ٦٠، الحديث ١٣.

كذا في الوافي أيضاً، ولكن في الطبعة القديمة والمعربة ونسخة المرآة: زيد

الصائغ، كما أنّ في الوافي والطبعة القديمة ونسخة المرآة: الحسن بن عطيّة، بدل الحسين بن عطيّة.

١٣٧١٦ـ يزيد الكناسي:

وقع بهذا العنوان في إسناد جملة من الروايات، تبلغ عشرين مورداً:

فقد روى عن أبي جعفر عليه السلام في جميع ذلك، إلّا في مورد روى عن أبي عبد الله عليه السلام.

وروى عنه أبو أيوب، وأبو أيوب الخزّاز، وجميل بن صالح، والحسن بن محبوب، وعلي بن رئاب، وهشام بن سالم.

أقول: هذا هو يزيد أبو خالد الكناسي المتقدّم.

١٣٧١٧ـ يزيد مولى الحكم:

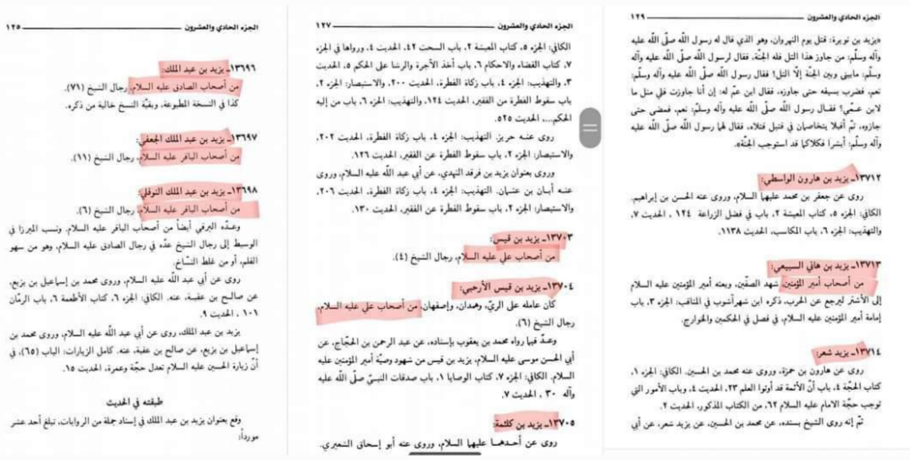
ابن أبي الصلت الثقفي.

روى بعنوان يزيد مولى الحكم، عمّن حدّثه، عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه ابن مسكان. التهذيب: الجزء ٢، باب عدد فصول الأذان والاقامة، الحديث ٢١٨، والاستبصار: الجزء ١، باب عدد الفصول في الأذان والاقامة، الحديث ١١٤٢.

أقول: هذا هو يزيد البزّاز المتقدّم.

١٣٧١٨ـ يزيد النخعي:

روى عن بشير النبّال، وروى عنه عمرو بن عثمان. الكافي: الجزء ٥، كتاب النكاح ٣، باب السحق ١٨٨، الحديث ٣.


الجزء الحادي والعشرون ١٢٩

«يزيد بن نويرة: قتل يوم النهروان، وهو الذي قال له رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: من جاوز هذا التل فله الجنّة. فقال لرسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: مابين وبين الجنّة إلّا التل؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: نعم، فضرب بسيفه حتى جاوزه، فقال ابن عمّ له: إن أنا جاوزت فلي مثل ما لابن عمّي؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: نعم، فمضى حتى جازوه، ثمّ أقبلا يتخاصمان في قتيل قتلاه، فقال لهما رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: أبشرا فكلاكما قد استوجب الجنّة».

١٣٧١٢ـ يزيد بن هارون الواسطي:
روى عن جعفر بن محمد عليهما السلام، وروى عنه الحسن بن إبراهيم. الكافي: الجزء ٥، كتاب المعيشة ٢، باب في فضل الزراعة ١٢٤ ، الحديث ٧، والتهذيب: الجزء ٦، باب المكاسب، الحديث ١١٣٨.

١٣٧١٣ـ يزيد بن هاني السبيعي:
من أصحاب أمير المؤمنين، شهد الصفّين، وبعثه أمير المؤمنين عليه السلام إلى الأشتر ليرجع عن الحرب، ذكره ابن شهرآشوب في المناقب: الجزء ٣، باب إمامة أمير المؤمنين عليه السلام، في فصل في الحكمين والخوارج.

١٣٧١٤ـ يزيد شعر:
روى عن هارون بن حمزة، وروى عنه محمد بن الحسين. الكافي: الجزء ١، كتاب الحجّة ٤، باب أنّ الأئمة قد أوتوا العلم ٢٣، الحديث ٤، وباب الأمور التي توجب حجّة الامام عليه السلام ٦٢، من الكتاب المذكور، الحديث ٢.
ثمّ إنه روى الشيخ بسنده، عن محمد بن الحسين، عن يزيد شعر، عن أبي

الجزء الحادي والعشرون ١٢٧

الكافي: الجزء ٥، كتاب المعيشة ٢، باب السحت ٤٢، الحديث ٤، ورواها في الجزء ٧، كتاب القضاء والاحكام ٦، باب أخذ الأجرة والرشا على الحكم ٥، الحديث ٣، والتهذيب: الجزء ٤، باب زكاة الفطرة، الحديث ٢٠٠، والاستبصار: الجزء ٢، باب سقوط الفطرة من الفقير، الحديث ١٢٤، والتهذيب: الجزء ٦، باب من إليه الحكم،... الحديث ٥٢٥.
روى عنه حريز. التهذيب: الجزء ٤، باب زكاة الفطرة، الحديث ٢٠٢، والاستبصار: الجزء ٢، باب سقوط الفطرة عن الفقير، الحديث ١٢٦.
وروى بعنوان يزيد بن فرقد النهدي، عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى عنه أبان بن عثمان. التهذيب: الجزء ٤، باب زكاة الفطرة، الحديث ٢٠٦، والاستبصار: الجزء ٢، باب سقوط الفطرة عن الفقير، الحديث ١٣٠.

١٣٧٠٣ـ يزيد بن قيس:
من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٤).

١٣٧٠٤ـ يزيد بن قيس الأرحبي:
كان عامله على الريّ، وهمدان، وإصفهان، من أصحاب علي عليه السلام، رجال الشيخ (٦).
وعدّ فيما رواه محمد بن يعقوب بإسناده، عن عبد الرحمن بن الحجّاج، عن أبي الحسن موسى عليه السلام، يزيد بن قيس من شهود وصيّة أمير المؤمنين عليه السلام. الكافي: الجزء ٧، كتاب الوصايا ١، باب صدقات النبيّ صلّى الله عليه وآله ٣٠ ، الحديث ٧.

١٣٧٠٥ـ يزيد بن كلثمة:
روى عن أحدهما عليهما السلام، وروى عنه أبو إسحاق الشعيري.

الجزء الحادي والعشرون ١٢٥

١٣٦٩٦ـ يزيد بن عبد الملك:
من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ (٧١).
كذا في النسخة المطبوعة، وبقيّة النسخ خالية من ذكره.

١٣٦٩٧ـ يزيد بن عبد الملك الجعفي:
من أصحاب الباقر عليه السلام، رجال الشيخ (١١).

١٣٦٩٨ـ يزيد بن عبد الملك النوفلي:
من أصحاب الباقر عليه السلام، رجال الشيخ (٦).
وعدّه البرقي أيضاً من أصحاب الباقر عليه السلام، ونسب الميرزا في الوسيط إلى رجال الشيخ عدّه في رجال الصادق عليه السلام، وهو من سهو القلم، أو من غلط النسّاخ.
روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن صالح بن عقبة، عنه. الكافي: الجزء ٦، كتاب الأطعمة ٦، باب الرمّان ١٠١ ، الحديث ٩.
يزيد بن عبد الملك، روى عن أبي عبد الله عليه السلام، وروى محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن صالح بن عقبة، عنه. كامل الزيارات: الباب (٦٥)، في أنّ زيارة الحسين عليه السلام تعدل حجّة وعمرة، الحديث ١٥.

طبقته في الحديث
وقع بعنوان يزيد بن عبد الملك في إسناد جملة من الروايات، تبلغ أحد عشر مورداً:

کیا یزید قاتل حسین ہے؟عقل کے میزان میں

آئیں اس معاملے کو عقل کے میزان میں تولتے اور کھوج لگاتے ہیں جو عقل پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینیوں میں نہیں ہے،

.

اگر آج کے نیم رافضی و نام نہاد حسینی سیدنا حسین کے مفاد پرست عاشق، سیدنا حسین کی شہادت کے وقت دنیا میں موجود ہوتے تو شہادت حسین رضی اللہ عنہ پر کیا رد عمل دیتے؟
پوچھ لیں ان نام نہاد حسینیوں، نیم رافضیو سے کہ ان کا کیا ردعمل ہوتا،جہلم کے میراثی کا بیان آپ نے سنا ہے کہ وہ سیدنا علی کی طرف ہو کر تلوار اٹھا کر سیدنا معاویہ سے لڑتا، اسی طرح وہ یقیناً سیدنا حسین کی طرف ہو کر یزید سے لڑتا، ان نیم رافضیو اور نام نہاد حسینیوں کے سیدنا حسین سے عشق کے دعوے دیکھنے کے بعد ہم یہ قیاس کر لیتے ہیں کہ یہ

یزید کے خلاف مسلح بغاوت کرتے، کہتے یزید یا اب تو نہیں یا ہم نہیں،
اگر یہ نہ کرتے تو ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بھرپور احتجاج کرتے یزید کے خلاف ایسا احتجاج کے تاریخ میں رقم ہو جاتا، عمران خان یوتھیو کا امام جیل میں گیا اس کے عاشقوں نے احتجاج کے نام پر ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ،
نواسہ رسول سیدنا حسین کی شہادت پر ان کے نام نہاد عاشقوں رافضیو اور نیم رافضیو کی طرف سے کوئی ایسا بھرپور احتجاج تو کم از کم بنتا تھا جو قابل ذکر ہوتا،
اگر یہ بھی نہ کرتے رافضی اور نیم رافضی یعنی یہ یوتھیو سے بھی گئے گزرے ہوتے تو ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ زبانی احتجاج ریکارڈ کروا دیتے اپنا،
ان تین صورتوں کے علاوہ چوتھی کوئی صورت نہیں ہو سکتی نام نہاد عاشقان حسین کے لیے،

.

یا یہ نام نہاد حسینی یزید کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کر دیتے، یا یہ سڑکوں پر نکل آتے اور ہر جگہ احتجاج کرتے دھرنے دیتے، یا یہ بہت ہی گئے گزرے ہوتے تو زبانی یزید کی شہادت حسین کی وجہ سے مذمت بیان کرتے،
یہ ان مراثیو کی بات ہے جو آج کے دور میں حسینی بنے پھر رہے ہیں اور دوسروں کو یزیدی و نا صبی کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں،
لیکن صورت حال یہ ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں رافضیو اور نیم رافضیو کی طرف سے

ایسی کسی قسم کی کاروائی نظر نہیں آتی،

.

دوسری طرف صحابہ کرام ہیں جو ان آج کے نام نہاد عاشقو سے زیادہ ایمان والے تھے، زیادہ اہل بیت و سیدنا حسین سے محبت کرنے والے اور ان کے خیر خواہ تھے تبھی تو انہیں کوفہ جانے سے روکنے کے لیے ترلے ڈالتے رہے،
لیکن سیدنا حسین مظلومانہ شہید کر دیے گئے، کسی صحابی نے یزید کے خلاف تلوار اٹھائی نہ یزید کے خلاف صحابہ کرام نے احتجاج کیا،
نہ زبانی اس کی مذمت کی،
رافضی یہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام کو تو سیدنا حسین سے عقیدت ہی نہیں تھی تو تم رافضیو کو تو عقیدت تھی تم لوگو نے کیا کیا شہادت حسین کے بعد یزید کے خلاف؟
ہم دیکھتے ہیں سیدنا حسین کے ورثاء اور ان کے عزیر و اقارب کا بھی بالکل یہی معاملہ ہے جو اس واقعہ کے بعد صحابہ کرام کا ہے،

.

نبی پاک کا نواسہ، چوتھے خلیفہ کا بیٹا یزید نے شہید کروا دیا کوئی صحابی اور اہل بیت کا فرد یزید کے خلاف نہیں بولا، یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی،عقل کے میزان میں یہ بات اترتی نہیں ہے،
یا تو پھر صحابہ کرام کو اور آل رسول کے افراد کو سیدنا حسین سے عقیدت و محبت نہیں تھی جیسا کہ رافضیو کا نظریہ ہے،یا پھر یزید سیدنا حسین کے قتل کا ذمہ دار نہیں

تھا، یہاں تیسری وجہ کوئی نہیں ہو سکتی،
تو عقل کو اپیل یہی ایک بات کرتی ہے کہ یزید سیدنا حسین کے قتل کا کسی صورت ذمہ دار نہیں بنا، اسی لیے صحابہ کرام اور سیدنا حسین کے ورثاء کا اس کے خلاف کسی قسم کا ردعمل ہمیں نہیں ملا،
تو میرا ان نیم رافضیو اور نام نہاد حسینیوں کو مشورہ ہے کہ عقلمند بنو رافضی ذاکروں کی طرح جاہل نہ بنو ،

منافقت کے علمبردار

پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینی اگر یزید کے حوالے سے آپ کو واقعہ حرہ کا حوالہ دے، کعبہ کے جلنے کا حوالہ دے، تو اس خبیث کو کان سے پکڑ کر واقعہ کربلا پر لائیں کہ تو حسینی بنا ہوا ہے واقعہ کربلا پر بات کر، ان سے واقعہ کربلا کے حوالے سے بات کریں یہ فورا چھلانگ لگا کر واقعہ حرہ پر جائیں گے، یہ ایسے ہی ہے جیسے قاد یانی بجائے کے مرزا کو نبی ثابت کرنے کے، عیسی علیہ السلام کے زندہ ہونے نہ ہونے کے بارے بحث شروع کر دیتے ہیں ،
وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس مرزا کے نبی ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور کہلاتے وہ قاد یانی ہیں،
یہی حال ان حسینیوں کا ہے کہ یزید کے قاتل حسین ہونے کی ان کے پاس دلیل نہیں اور بھاگتے ہیں دوسری طرف اور واقعہ

حرہ کی طرف، اور بنے حسینی ہوئے ہیں اور دوسروں کو یزیدی کہتے ہیں،
واقعہ حرہ اور دیگر واقعات تو ضمنی ہیں اصل تقسیم تو ان رافضی پٹھوؤں نے واقعہ کربلا پر کی ہے حسینی یزیدی، اب یہاں حسینی بن گئے لیکن پلے کچھ نہیں تو تقسیم گلے پڑ گئی، یا تو کہیں ہم واقعہ حرہ کے حوالے سے یزید کو برا سمجھتے ہیں نہ کہ واقعہ کربلا کے، پھر ہم اس پر بھی ان کی تسلی کروا دیں گے، لیکن اس سے پہلے پھر ان کو حسینی لیبل ہٹانا پڑے گا، اور یہ ہٹاتے ہی ان کا چورن بکنا بند ہو جانا ہے،
دیکھا آپ نے یہ کتنے منافق لوگ ہیں، ہم کہتے ہیں ان منافقوں کو آؤ واقعہ کربلا کے حوالے سے اپنا مقدمہ لے کر آؤ اور پھر دلائل سے ہمیں ثابت کرکے دو، ہم تمہارے ہاتھ پر بیعت کرکے تمہاری طرح کے حسینی بن جائیں گے،
دلیل ہے نہ کوئی حوالہ ان کے پاس
عجیب منافق لوگ ہیں اختلاف رکھتے ہیں

امام ابوحنیفہ کے نزدیک یزید قابل ملامت نہیں ایک ناقابل تردید تحقیق

امام ابو حنفیہ 80 ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے جو شیعہ کا گڑھ تھا ، یزید کی وفات 64 ھ ہے،واقعہ کربلا 61 ھ میں پیش آیا،
یعنی یزید کی وفات کے 16 سال بعد اور واقعہ کربلا کے 19

سال بعد امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے، تقریباً متصل بعد کا زمانہ بنتا ہے، ان کا زمانہ دیگر آئمہ محدثین کی نسبت یزید کے زمانے سے زیادہ قریب ہے، اور پیدائش بھی کوفہ کی جہاں واقعہ کربلا پیش آیا، اور امام ابوحنیفہ نے ساری زندگی گزاری بھی کوفہ میں،اور ایک اہم بات امام ابوحنیفہ شیعہ کے چھٹے امام جعفر صادق کے شاگرد بھی ہیں انہوں نے بھی کچھ نہیں بتایا اس بارے امام ابوحنیفہ کو ،

.

اتنا بڑا واقعہ ہو تو جن لوگو کو زبانی یاد ہوتا وہ شہر کوفہ میں بے شمار لوگ دستیاب ہوتے امام ابوحنیفہ کو،اس لیے واقعہ کربلا اور یزید کے حوالے سے واضح موقف ہوتا امام ابوحنیفہ کا ، جبکہ امام ابوحنیفہ تھے بھی اہل رائے جن کا کام ہی رائے دینا تھا، اسی لیے تو فقہ حنفی میں آج وہ مسائل بھی موجود ہیں جو چودہ سو سال میں کبھی پیش ہی نہیں آئے لیکن ان کا حل پیش کر دیا گیا،لیکن اس اتنے اہم مسئلہ کا حل امام ابوحنیفہ اور ان کی شوری نے پیش نہیں کیا، اس کی کیا وجہ ہے یہ سوال ان کے مقلدو کے لیے ہے ؟جس کا جواب کبھی نہیں ملنا ہمیں،

.

امام ابوحنیفہ باوجود یزید کے قریبی زمانے کے ہونے کے، باوجود کوفہ کے ہونے کے باوجود امام اہل رائے ہونے کے،امام جعفر صادق کے شاگرد ہونے کے باوجود، یزید کے بارے سکوت کا موقف اختیار کیا، یہ بات دیوبند اور بریلی دونوں کے پنڈت مانتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا موقف یزید کے بارے سکوت کا

ہے، یعنی موجودہ حنفیہ اس پر متفق ہیں کہ امام ابو حنیفہ یزید کے بارے سکوت کرتے ہیں ،

.

سیدنا حسین کا قاتل لعنتی ہے اس کے لعنتی ہونے میں شک کرنے والا، سکوت کا موقف اختیار کرنے والا بھی ہمارے نزدیک لعنتی ہے، لہذا اگر یزید قتل حسین کا ذمہ دار ہے جیسا کہ پندرہویں صدی کے حسینیوں کا موقف ہے تو امام ابوحنیفہ سمیت تمام علماء محدثین جن کا موقف یزید کے بارے سکوت کا ہے اس پر لعنت کرنی جائز قرار دینا چاہیے تھا،
امام ابو حنیفہ نے تو یزید کو فاسق تک قرار نہیں دیا جو واقعہ کربلا کے سات سو سال بعد پیدا ہونے والے علماء نے قرار دے دیا،
اس کی ایک ہی وجہ سمجھ آتی ہے کہ کربلا اور یزید کے معاملے میں کوفہ میں رہنے کے باوجود جو کچھ امام ابو حنیفہ تک پہنچا غیر معتبر ذرائع شیعوں اور رافضیو کی طرف سے پہنچا جنہیں امام صاحب نے قبول نہیں کیا اور یزید کے بارے سکوت کا موقف اختیار کیا،

.

لیکن بعد کے کئی آئمہ و علماء اہل سنت شیعہ پراپیگنڈا سے متاثر ہوئے لیکن جمہور کا موقف پھر بھی سکوت کا رہا،
ایک تو واقعہ کربلا کا ثقہ عینی شاہد کوئی نہیں سوائے زین العابدین بیمار کربلا کے، اور وہ واقعہ کے بعد شیعوں کو قاتل قرار دے کر یزید کے محل میں رہتے رہے اور اس سے وظائف لیتے رہے، اس لیے جمہور علماء اہل سنت نے یزید کو قاتل، کا

فر اور لعنتی قرار دینے سے اجتناب کیا،
ورنہ جتنا بڑا یہ سانحہ تھا حقائق واضح ہوتے تو چودہ سو سال میں کوئی اہل سنت عالم خاموش نہ رہتا،جیسے آج پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینی خاموش نہیں ہوتے،
ان رافضی پٹھوؤں کے نزدیک تو سیدنا حسین سے محبت کا معیار ہی یزید پر ملامت کرنا ہے،
تو پھر اس تناظر میں ابوحنیفہ بھی یزیدی ہی نظر آتا ہے

امام ابن تیمیہ اور یزید بن معاویہ

پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینی یزید کے بارے اکثر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال پیش کرتے نظر آتے ہیں، اس لیے سوچا ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے کچھ اقوال کی جھلک ہم بھی دکھا دیں،آپ دیکھیں گے کس طرح یہ پندرہویں صدی کے حسینی منافقت کرتے ہیں اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی مرضی کی بات کانٹ چھانٹ کر پیش کرتے ہیں اصل میں ان کی اکثریت ہے ہی جاہل تو بندہ کیا کہے ،

.

چلیں ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو دیکھتے ہیں کیا کہتے ہیں،
سب سے پہلے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جو نام نہاد حسینی یزید پر لعنت کا قول نقل کرتے پھرتے ہیں اس کے بارے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
"شیعہ نے جو روایت امام احمد سے نقل کی ہے، اس ضمن میں

ثابت شدہ روایت وہ ہے جو امام احمد کے بیٹے صالح نے ان سے بیان کی ہے کہ،
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا :
" اور تو نے اپنے والد کو کسی پر لعنت بھیجتے کب دیکھا ہے؟ "
اس روایت میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے اوپر یزید پر لعنت کرنے کے الزام کا جواب دے رہے ہیں اپنے بیٹے کو کہ تم نے کبھی اپنے والد کو کسی پر لعنت بھیجتے دیکھا ہے؟
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یزید پر لعنت والی امام احمد کی روایت کے بارے فرماتے ہیں :
" امام احمد سے لعنت بھیجنے کی روایت منقطع ہے اور آپ سے ثابت نہیں ہے"

.
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ سارا بیان اس کی دلیل ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یزید پر لعنت کے قائل نہیں کیونکہ وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یزید پر لعنت کرنے کے شیعہ کے الزام کو رفع کر رہے ہیں، تو ظاہر ہے خود بھی قائل نہیں،اس کی صراحت بھی آگے آ رہی ہے،

.
چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ یزید پر لعنت کے مسئلہ کے بارے فرماتے ہیں :
"جو لوگ یزید پر لعنت بھیجنے کو جائز قرار دیتے ہیں انہیں یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ یزید ظالم و فاسق تھا اور بغیر توبہ کے مر گیا اور نیز یہ کہ کسی مخصوص ظالم و فاسق پر لعنت بھیجنا جائز ہے؟

آگے فرماتے ہیں :
علاوہ ازیں یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پہلا لشکر جو قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا وہ یزید کا تھا اور وہ اس کا امیر و سپہ سالار تھا،
اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ
اولین لشکر جو قسطنطنیہ پر حملہ آور ہو گا وہ مغفور ہو گا "
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہاں نام نہاد حسینیوں پر واضح کر دیا ہے کہ یزید بالفرض ظالم و فاسق بھی مان لیں تو بھی اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ بغیر توبہ کے مر گیا، اور اس پر لعنت جائز ہو گئی،جبکہ حدیث کے مطابق یزید مغفور گروہ میں شامل ہے،
دیکھا آپ نے سیاق و سباق کے مطابق اقوال دیکھنے سے کیسے حقائق کھل کر سامنے آتے ہیں، یہ نام نہاد حسینیوں کا ٹولہ مرضی کی عبارتیں کانٹ چھانٹ کر پیش کرتا رہتا ہے،

.
یزید پر رافضی شیعہ ،نیم رافضی ،اور نام نہاد حسینیوں کے بے ثبوتے اعتراضات اور ذاکروں کی کہانیوں کے بارے شیخ الاسلام فرماتے ہیں :
"یہ بات غلط ہے کہ یزید نے تمام اشراف مدینہ کو قتل کروا دیا تھا، مقتولوں کی جو تعداد دس ہزار بتائی جاتی ہے یہ بھی درست نہیں، اس بات میں بھی صداقت کا کوئی عنصر شامل نہیں کہ خون مسجد نبوی تک پہنچ گیا تھا، خون ریزی شہر سے باہر ہوئی تھی مسجد میں نہیں (امام ابن تیمیہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ یزید نے مدینہ پر حملہ نہیں کیا جو نام

نہاد حسینی مدینہ والو کو ڈرانے کی روایتیں پکڑ کر دھوکے دیتے پھرتے ہیں، جبکہ لڑائی مدینہ سے باہر ہوئی تھی)
مگر اس کا کیا علاج کہ شیعہ دروغ گوئی کے خوگر ہیں اور کوئی بات سچی بھی ہو تو اس میں جھوٹ کی آمیزش کر لیتے ہیں،
یزید نے کعبہ کی توہین قصدا نہیں کی تھی، بلکہ اس کا لشکر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے مکہ پر حملہ آور ہوا تھا، بالاتفاق مسلمین یزید نے کعبہ کو منہدم کیا نہ گرایا (امام ابن تیمیہ کے بیان سے واضح ہے کہ ان کے دور تک مسلمانو کا اس پر اتفاق تھا کہ یزید نے کعبہ منہدم کیا نہ گرایا)
بات یہ ہوئی کہ ایک عورت کے ہاتھ سے چنگاری اڑ کر کعبہ کے پردوں پر جا گری جس سے کعبہ جل گیا "

.
آگے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
" سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اس وقت شہید کیا گیا جب آپ واپس مدینہ جانے کے خواہاں تھے یا یزید کے ہاں تشریف لا کر بیعت کرنا چاہتے تھے "
امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یزید کے پاس جا کر اس سے بیعت کرنا چاہتے تھے ،اگر یزید ظالم و فاسق و فاجر تھا تو سیدنا حسین یزید کی بیعت کیوں کرنا چاہتے تھے، جس کا ظالم و فاسق و فاجر ہونا ظاہر ہو گیا اس کے باوجود بیعت کے کیا معنی ؟ یہ سوال پندرہویں صدی کے سارے نام نہاد حسینیوں سے ہے؟

.
تو یہ تھا تصویر کا دوسرا رخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال جو نام نہاد حسینی پیش کرتے ہیں وہ ان اقوال کے بارے کیا کہتے ہیں کیا انہیں بھی ویسے ہی مانیں گے یا منافقت آڑے آئے گی؟

امام غزالی اور یزید

.

"یزید کے بارے امام غزالی رحمہ اللہ کا موقف"
اس ضمن میں امام غزالی کا پورا فتوٰی ملاحظہ کیجئے...

.
امام غزالی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا... اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو یزید پر لعنت کرتا ہے؟
کیا اُس پر فسق کا حکم لگایا جاسکتا ہے؟
کیا اُس پر لعنت کا جواز ہے؟
کیا یزید فی الواقع حضرت حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا... یا اس کا مقصد صرف اپنی مدافعت تھا؟
اس کو رحمہ اللہ علیہ کہنا بہتر ہے یا اس سے سکوت افضل؟

.
امام غزالی رحمہ اللہ علیہ نے جواب دیا :
مسلمان پر لعنت کرنے کا قطعا کوئی جواز نہیں جو شخص

کسی مسلمان پر لعنت کرتا ہے وہ خود ملعون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مسلمان لعنت کرنے والا نہیں ہوتا... علاوہ ازین ہمیں تو ساری شریعت اسلامیہ نے جانوروں تک پر لعنت کرنے سے روکا ہے تو پھر کسی مسلمان پر لعنت کرنا کس طرح جائز ہوجائے گا؟(یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں روایت ہوئی ہے)...

یزید کا اسلام صحیح طور پر ثابت ہے جہاں تک حضرت حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے واقعے کا تعلق ہے سو اس بارے میں کوئی ثبوت موجود نہیں کے یزید نے انہیں قتل کیا یا ان کے قتل کا حکم دیا یا اس پر رضامندی ظاہر کی جب یزید کے متعلق یہ باتیں پایہ ثبوت ہی کو نہیں پہنچتیں تو پھر اس سے بدگمانی کیونکر جائز ہوگی؟

.

جبکہ مسلمان کے متعلق بدگمانی کرنا حرام ہے اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے تم خواہ مخواہ بدگمانی کرنے سے بچو کے بعض دفعہ بدگمانی بھی گناہ کے دائرے میں آجاتی ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اللہ تعالٰی مسلمان کے خون، مال، عزت اور آبرو اور اس کے ساتھ بدگمانی کو حرام قرار دیا ہے...

.

جس شخص کا خیال ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ

عنہ کے قتل کا حکم دیا یا اُن کے قتل کو پسند کیا وہ پرلے درجے کا احمق ہے کیا یہ واقعہ نہیں کہ ایسا گمان کرنے والے کے دور میں کتنے ہی اکابر، وزراء اور سلاطین کو قتل کیا گیا تھا وہ اس بات کا پتہ چلانے سے قاصر رہا کن لوگوں نے ان کو قتل کیا اور کن لوگوں نے اس قتل کو پسند یا ناپسند کیا دراں عالیکہ ان کے قتل اس کے بالکل قرب میں اور اس کے زمانے میں ہوئے اور اس نے ان کا خود مشاہدہ کیا پھر اس قتل کے متعلق (یقینی اور حمتی طور پر) کیا کہا جاسکتا ہے جو دور دراز کے علاقے میں ہوا اور جس پر چار سو سال کی مدت بھی گذر چکی ہے،

علاوہ ازین اس سانحے پر تعصب و گروہ بندی کی دبیز تہیں چڑھ گئی ہیں اور روایتوں کے انبار لگا دیئے گئے ہیں جس کی بناء پر اصل حقیقت کا سراغ لگانا ناممکن ہے جب واقعہ یہ ہے کے حقیقت کی نقاب کشائی ممکن ہی نہیں تو ہر مسلمان کے ساتھ حسن ظن رکھنا ضروری ہے پھر اہل حق (اہلسنت والجماعت) کا مذہب یہ ہے کہ کسی مسلمان کے متعلق یہ ثابت بھی ہوجائے کہ اس نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہے تب بھی وہ قاتل مسلمان کا فر نہیں ہوگا... اس لئے کے جرم قتل کفر نہیں ایک معصیت (گناہ) ہے پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ مسلمان قاتل مرنے سے پہلے پہلے اکثر توبہ کر ہی لیتا ہے اور شریعت کا حکم تو ہے کہ اگر کوئی کا فر بھی کفر سے توبہ کرلے اس پر بھی لعنت کی اجازت نہیں پھر یہ لعنت ایسے مسلمان کے لئے کیوں کر جائز ہوگی جس ن مرنے سے پہلے

جرم قتل سے توبہ کرلی ہو؟
آخر کسی کے پاس اس امر کی کیا دلیل ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قاتل کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوئی اور وہ توبہ کئے بغیر ہی مرگیا ہے جب کہ اللہ کا در توبہ ہر وقت کھلا ہوا ہے---

.

وَهُوَ ٱلَّذِى يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ
وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے (الشوری)---

.

بہرحال کسی لحاظ سے بھی ایسے مسلمان پر لعنت کرنا جائز نہیں جو مرچکا ہو جو شخص کسی مرے ہوئے مسلمان پر لعنت کرے گا وہ خود فاسق اور اللہ کا نافرمان ہے---

اگر (بالفرض) لعنت کرنا جائز بھی ہو لیکن وہ لعنت کی بجائے سکوت اختیار کئے رکھے تو ایسا شخص بالاجماع گناہ گار نہ ہوگا اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک مرتبہ بھی ابلیس پر لعنت نہیں بھیجتا تو قیامت کے روز اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کے تو نے ابلیس پر لعنت کیوں نہیں کی؟؟؟---

البتہ اگر کسی مسلمان پر لعنت کی تو قیامت کے روز اس سے ضرور پوچھا جاسکتا ہے کہ تو نے اس پر لعنت کیوں کی؟---
اور تجھے یہ کیوں کر معلوم ہوگیا تھا وہ ملعون اور راندہ درگاہ ہے؟

جب کے کسی کے کفروایمان کا مسئلہ امور غیب سے ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں شریعت کے ذریعے ہمیں یہ ضرور معلوم ہوا کے جو شخص کفر کی حالت میں مرے وہ ملعون ہے---

.

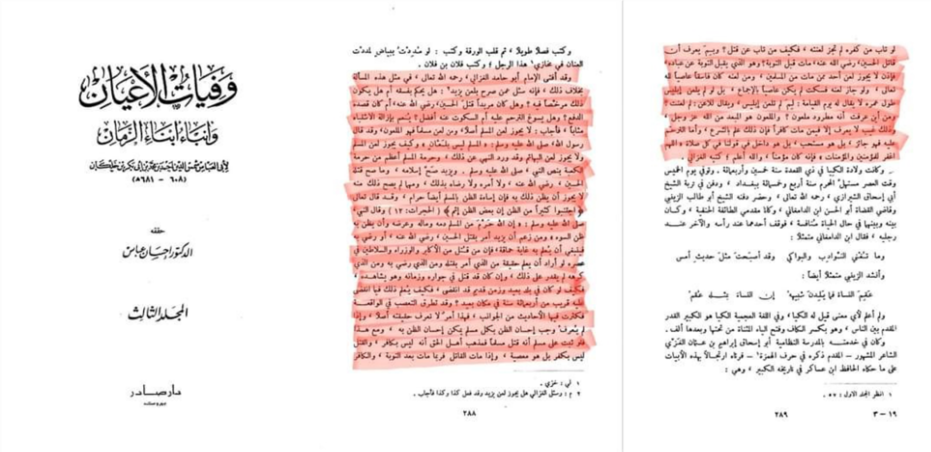
جہاں تک یزید کو رحمہ اللہ علیہ یا رحمہ اللہ کہنے کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب (اچھا فعل) ہے بلکہ وہ از خود ہماری ان دعاؤں میں شامل ہے جو ہم مسلمانوں کی مغفرت کیلئے کرتے ہیں---

اللھم اغفر للمومنین والمومنات

یا اللہ تمام مومن مرد اور مومن عورتوں کو بخش دے اس لئے کے یزید بھی یقینا مومن تھا"

.

امام غزالی بھی یزیدی تھا چودہویں صدی کے جاہل حسینیوں کے مطابق، یہ ہے عالم جس کے بولنے سے پتہ چل رہا ہے عالم بول رہا ہے یہاں آج نام نہاد حسینی بولتا ہے شیعہ ذاکروں کی طرح جہالت ہیں بکھیرتا جاتا ہے،


وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان

حققه

الدكتور إحسان عباس

المجلد الثالث

دار صادر

بيروت

ملا علی قاری حنفی اور یزید

شرح فقہ اکبر کا سکین آپ کے سامنے ہے یہ فقہ اکبر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے جس کی شرح ملا علی قاری حنفی نے کی ہے، اس کی شرح میں ملا علی قاری حنفی نے جو لکھا ہے ہے ان کے نزدیک یہی امام ابوحنیفہ کا موقف ہے،

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں :

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود سماعت کیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے :

میری امت میں بارہ امیر ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بات ارشاد فرمائی جسے میں نہ سن سکا،

میرے والد محترم (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) نے کہا؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا :

وہ سب کے سب امراء خاندان قریش میں سے ہوں گے

صحیح مسلم میں انہی جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :
اسلام ہمیشہ غالب رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک،
پھر آپ نے ایک بات ارشاد فرمائی جسے میں نہ سمجھ سکا،
چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کیا :نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟
تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
سب کے سب یہ خلفاء قریش سے ہوں گے
صحیح مسلم کی ہی اگلی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ فرمایا :
یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلفاء کی خلافت تک ،
ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں :
فرمایا :ہمیشہ لوگوں (مسلمانوں) کا کام چلتا رہے گا (یعنی دین قائم رہے گا) مگر جب تک کہ بارہ خلفاء راشدین ان میں رہے گے "

.
ملا علی قاری حنفی نے رافضیو کے اس حدیث سے اپنے بارہ اماموں کا استدلال کرنے کا رد کیا اور حقیقتاً وہ بارہ خلفاء کون ہیں ان کے نام لکھتے ہیں :
" چنانچہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم چاروں پے در پے خلفاء راشدین ہوئے، پھر وہ اصحاب خلفاء مقرر ہوئے کہ جن پر اہل ایمان متفق و مجتمع ہو گئے اور ان کو غلبہ و طاقت حاصل ہو گئے اور وہ

تھے :سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، ان کا بیٹا یزید بن معاویہ، پھر عبدالملک بن مروان بن الحکم اور اس کے چاروں بیٹے کہ جن کے درمیان جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی ایک مضبوط اور متدین خلیفہ ہوئے،
اس کے بعد مسلمانوں کی خلافت و حکومت اور سطوت میں کمی آنا شروع ہو گئی جو تاہنوز جاری ہے "

.

ملا علی قاری حنفی نے یزید کو بارہ خلفاء میں شمار کیا ہے جن کے دور میں اسلام غالب رہا اور اہل ایمان ان پر متفق و مجتمع رہے،دیکھتے ہیں کون حنفی مقلد اپنے باپے کو یزیدی قرار دیتا ہے

یزید بن معاویہ ،سیدنا علی کی سنتوں کا پہلا پیروکار

رافضی و نیم رافضی بلاوجہ ہی یزید کو برا بھلا کہتے ہیں جبکہ یزید سیدنا علی کی سنت کا پیروکار تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتی و انتظامی معاملات میں یزید نے سیدنا علی کے دور خلافت کو مد نظر رکھا،اپنی نوعیت کی منفرد پوسٹ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں،
امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ پر شیعہ ہونے کا الزام لگایا جس کا جواب امام احمد بن حنبل

رحمہ اللہ نے دیا،
"امام بیہقی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں،
امام ابو داؤد السجستانی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ امام احمد بن حنبل نے خبر دی کہ یحییٰ بن معین نے امام شافعی کو شیعت کی طرف منسوب کیا،
امام احمد بن حنبل نے امام یحییٰ بن معین سے کہا کہ آپ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام کے بارے ایسا کہتے ہیں؟
امام یحییٰ بن معین نے کہا، میں نے امام شافعی کی کتاب میں دیکھا باغیوں سے قتال کے متعلق انہوں نے اول سے آخر تک سیدنا علی سے حجت پکڑی ہے،
امام احمد بن حنبل نے کہا، مجھے آپ پر تعجب ہے،امام شافعی پھر اور کس سے حجت پکڑتے، سب سے پہلے جو اس امت میں باغیوں (خوارج) سے قتال میں مبتلا ہوئے وہ علی بن ابی طالب تھے، وہی ہیں جنہوں نے باغیوں سے قتال اور اس کے متعلق احکامات کی عملی سنت جاری کی، نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور دیگر خلفاء راشدین سے اس بارے کوئی سنت نہیں ملتی تو پھر امام شافعی کہاں سے دلیل لیتے؟
یہ سن کر امام یحییٰ بن معین نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا
"

.
اس روایت سے معلوم ہوا کہ آئمہ اربعہ میں سے دو اماموں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک باغیوں سے

قتال کرنا سیدنا علی کی سنت ہے نہ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے نہ دیگر خلفاء راشدین ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کی کیونکہ اس بارے ان شخصیات سے کچھ منقول نہیں،

.

اسی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یزید نے اپنے دور خلافت میں باغیوں سے قتال کیا کیونکہ سیدنا علی کے علاوہ کسی اور سے اس کی دلیل نہیں ملتی،
اب رافضی اور نیم رافضی اپنی منافقت ظاہر کرتے ہوئے سیدنا علی کا باغیوں سے قتال تو درست قرار دیتے ہیں اور یزید کا باغیوں سے قتال غلط، یا تو دونوں درست ہیں یا پھر دونوں غلطی پر ہیں،
اب یزید اس بارے سیدنا علی کی سنت کا پہرے دار ہے جبکہ سیدنا علی کا اپنا بیٹا سیدنا حسن اس بارے سیدنا علی کی سنت کا مخالف ہے، سیدنا معاویہ اور ان کا گروہ جو رافضیو اور نیم رافضیو کے مطابق باغی ہے اس سے سیدنا حسن نے صلح کر کے امور خلافت ان کے حوالے کر دیے جبکہ سیدنا علی کی سنت اس بارے باغیوں سے قتال کرنے کی تھی،

.

سیدنا علی کی دوسری سنت قاتلین سے قصاص نہ لینا،
یزید نے اس بارے بھی سیدنا علی کے دور خلافت کو مدنظر رکھا، جب سیدنا علی سے قصاص عثمان کا مطالبہ ہوا جو کہ اتنا شدید مطالبہ تھا کہ اس پر جنگیں ہو گئیں، لیکن سیدنا علی نے سیدنا عثمان کا قصاص نہیں لیا اور قاتلین عثمان جن

عہدوں پر براجمان تھے ان پر برقرار رہے،ظاہر ہے یہ سب سیدنا علی نے شوق سے نہیں کیا ضرور حکومتی معاملات میں وہ اس بارے مجبور ہوں گے،
یزید نے بھی اپنے دور خلافت میں جب کوفیو نے سیدنا حسین کو شہید کیا تو ان سے قصاص نہیں لیا، اگرچہ یزید سے قصاص کا مطالبہ بھی نہیں کیا گیا لیکن وہ خود چاہتا تو قصاص لے سکتا تھا، یزید نے اس حکومتی و انتظامی معاملے میں بھی سیدنا علی کے دور حکومت کو مد نظر رکھا، اب رافضی و نیم رافضی سیدنا علی کا مطالبے کے باوجود قاتلین عثمان سے قصاص نہ لینا تو درست قرار دیتے ہیں لیکن یزید کا بغیر مطالبے کے قاتلین حسین سے قصاص نہ لینا غلط، یہ منافقت ہے ان کی یا تو دونوں قصاص نہ لے کر درست ہیں یا دونوں غلط،

.

تیسرا خلافت علی کا معاملہ، سیدنا علی کے بعد ان کے بیٹے سیدنا حسن کا خلیفہ بننا تھا، یزید بھی سیدنا معاویہ کے بعد خلیفہ بن گیا، اب رافضی و نیم رافضی سیدنا علی کے بعد ان کے بیٹے سیدنا حسن کا خلیفہ بننا تو درست قرار دیتے ہیں اور اس میں بادشاہت نظر نہیں آتی انہیں، لیکن سیدنا معاویہ کے بعد ان کے بیٹے یزید کا خلیفہ بننا غلط کہتے ہیں اور اسے بادشاہت سے تعبیر کرتے ہیں یہ بھی ان کی منافقت ہے،

.

چوتھا سیدنا علی کے دور حکومت کا معاملہ جس میں یزید ان کا پیروکار تھا وہ یہ تھا کہ سیدنا علی کی بہت سے صحابہ

اور مسلمانو نے بیعت نہیں کی، اہل شام میں تو کسی ایک نے بھی نہیں کی، اس کے باوجود سیدنا علی کی خلافت درست قرار پائی،
یزید کی بھی تین چار صحابہ کرام نے بیعت نہیں کی، رافضی و نیم رافضی سیدنا علی کا خلیفہ ہونا تو درست قرار دیتے ہیں لیکن یزید کا غلط کہ تین چار صحابہ نے بیعت نہیں کی اس کی اس لیے اس کی خلافت غلط ہے، یہ بھی ان کی منافقت ہے کہ جس کی ایک جم غفیر نے بیعت نہیں کی اس کی خلافت درست اور جس کی تین چار نے نہیں کی اس کی غلط،

.

پانچواں خلافت علی کا معاملہ جو یزید کے دور میں بھی پیش آیا، خوارج نے سیدنا علی کی بیعت توڑ دی یہ الزام لگا کر سیدنا علی قرآن کی حاکمیت کے قائل نہیں، پہلے یہ خوارج سیدنا علی کے گروہ میں موجود تھے، یزید کے دور حکومت میں اہل مدینہ میں سے کچھ نے یزید کی بیعت توڑنے کا اعلان کیا، رافضیو اور نیم رافضیو کی منافقت یہ ہے کہ اہل مدینہ کے یزید کی بیعت توڑنے کو یزید کے ظلم کی دلیل بناتے ہیں لیکن خوارج کے سیدنا علی کی بیعت توڑنے کو قرآن کی مخالفت کی دلیل نہیں بناتے، ایک معاملے میں بیعت توڑنے والے ان منافقوں کے نزدیک درست ہیں دوسرے میں بیعت توڑنے والے غلط،

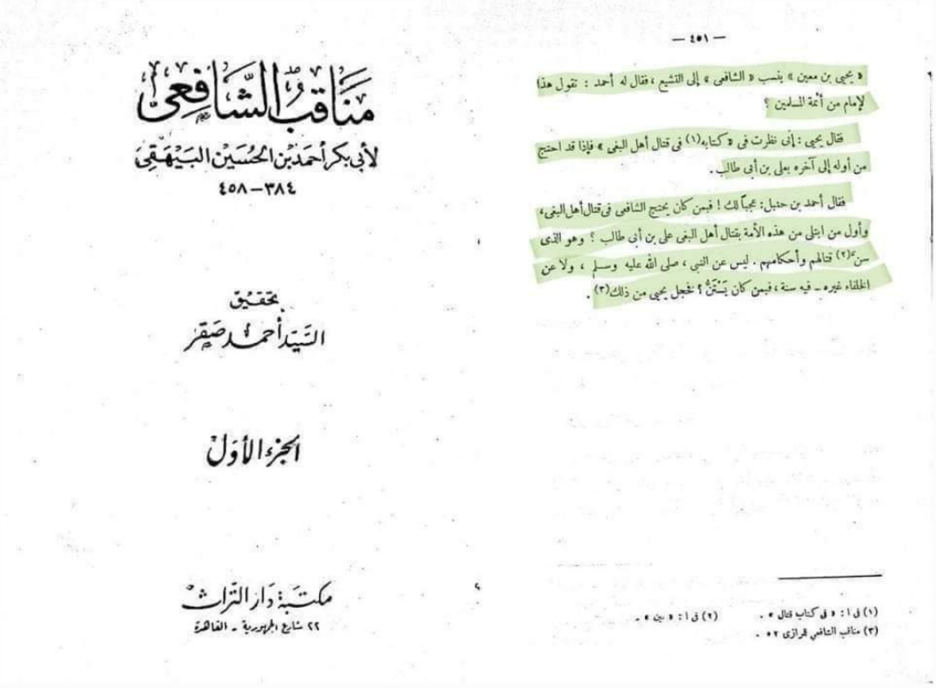
.

تقلیدیوں کی اصطلاح میں یزید کو سیدنا علی کا مقلد

سمجھیں ان معاملات میں،
تو یہ ہے سیدنا علی کی سنتیں جن کا پہلا پیروکار یزید تھا،
رافضی و نیم رافضی جہلاء سیدنا علی کے پیروکار پر لعن طعن کرتے ہیں سیدنا علی کی پیروی کی وجہ سے یہ سیدنا علی کی بھی توہین ہے،

.

نوٹ :نیم رافضی اور متاثرین روافض یعنی نام نہاد حسینی کہتے ہیں کہ یزید کا سیدنا علی سے موازنہ نہیں بنتا، اس لیے سیدنا علی کے دور کی مثال نہیں دینی چاہیے،
ان جہلاء کو یہ معلوم نہیں کہ یہ موازنہ نہیں بلکہ دلیل ہے،
مثلاً حنفی مقلدو کے نزدیک سیدنا عمر نے اپنے دور میں بیس تراویح شروع کی اس لیے وہ بیس پڑھتے ہیں، تو کیا یہ سیدنا عمر سے موازنہ ہے کہ کہاں سیدنا عمر اور کہاں پھدو مقلد،
اسی طرح اکٹھی تین طلاق کا تین ہونا سیدنا عمر نے اپنے دور میں شروع کیا، آج حنفی مقلد بھی سیدنا عمر کے عمل کو دلیل بناتے ہیں کیا یہ سیدنا عمر سے مقلدو کا موازنہ کہلائے گا؟ سیدنا عمر تو مجتہد تھے مقلد وہ کام کس بنا پر کر رہا ہے جو مجتہد نے کیا؟ ان جہلاء کے پاس ہمارے دلائل کا جواب نہیں ہوتا تو ایسی بونگیاں مارنی شروع کر دیتے ہیں،



مناقب الشافعي
لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي
٣٨٤–٤٥٨

تحقيق
السيد أحمد صقر

الجزء الأول

مكتبة دار التراث
٢٢ شارع الجمهورية ـ القاهرة

— ٤٥١ —

« يحيى بن معين » ينسب « الشافعى » إلى التشيع ، فقال له أحمد : تقول هذا لإمام من أئمة المسلمين ؟

قال يحيى : إنى نظرت فى « كتابه(١) فى قتال أهل البغى » فإذا قد احتج من أوله إلى آخره بعلى بن أبى طالب .

قال أحمد بن حنبل: عجباً لك ! فبمن كان يحتج الشافعى فى قتال أهل البغى، وأول من ابتلى من هذه الأمة بقتال أهل البغى على بن أبى طالب ؟ وهو الذى سن(٢) قتالهم وأحكامهم . ليس عن النبى ، صلى الله عليه وسلم ، ولا عن الخلفاء غيره ـ فيه سنة ، فبمن كان يستن ؟ فخجل يحيى من ذلك(٣) .

(١) ق ا : « فى كتاب قتال » . (٢) ق ا : « بين » .
(٣) مناقب الشافعى للرازى ٥٢ .

واقعہ حرہ اور یزیدی خاندان و برادریاں

واقعہ کربلا میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تنہا یزید کے خلاف خروج کیا صحابہ کرام میں سے کوئی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہیں تھا، لیکن اس کے بعد اہل مدینہ نے یزید کے خلاف بغاوت کی، اب خانوادہ حسین و اہل بیت کے پاس موقع تھا کہ وہ اس عمل میں اہل مدینہ کے ساتھ ہوتے جبکہ سیدنا حسین کا عمل ان کے لیے بطور نمونہ موجود بھی تھا،
لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حسینی بننے کی بجائے یزیدی بن گئے،
چنانچہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :
"علی بن حسین زین العابدین رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ لوگو سے الگ رہے، ان دونوں نے یزید کو معزول نہیں کیا"

یہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا بیٹا زین العابدین آل رسول، اہل بیت رسول، بھی یزیدی بن گئے یہ بڑا اہم اور قابل غور اور نام نہاد حسینیوں کے منہ پر ایک زبردست تمانچہ ہے،
حسین کا بیٹا نہیں جانتا تھا یزید کیا بلا ہے، یہ زین العابدین وہ ہیں جو میدان کربلا میں موجود تھے انہیں بیمار کربلا کہا جاتا ہے بڑی برگزیدہ شخصیت ہیں ، اور یہ واقعہ کربلا کے عینی شاہد ہیں،
واقعہ کربلا کے بعد واقعہ حرہ میں یزید صحابہ کرام کی گردنیں کاٹ رہا تھا، مدینہ تین دن کے لیے نام نہاد حسینیوں کے مطابق مباح کر دیا گیا، مسجد نبوی میں گھوڑے پیشاب کر رہے تھے، کعبہ کو جلایا جا رہا تھا، ایک ہزار ناجائز بچوں کی بنیاد رکھی جا رہی تھی جن کی نسلوں نے بعد میں یزید پر لعنتیں بھیجنی تھیں،
اس سب کے باوجود سیدنا حسین کا بیٹا سیدنا زین العابدین یزید کے خلاف نہیں، سیدنا حسین تو اس وقت یزید کے خلاف تھے جب یہ سب مذکورہ بالا جرائم نہیں ہوئے تھے اب تو جرائم کے انبار سامنے تھے اور حمایت میں اہل مدینہ بھی ساتھ تھے، لیکن زین العابدین نے یزید کی مخالفت نہیں کی بلکہ سیدنا ابن عمر کی طرح مخالفت کرنے والو سے کنارہ کشی اختیار کی،
نام نہاد حسینیوں یہ یزیدی حسین کے گھر سے نکل رہے ہیں ان کا کیا کرنا ہے؟

.

امام ابن کثیر رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں :

"اور اسی طرح بنی عبدالمطلب میں سے بھی کسی شخص نے یزید کو معزول نہیں کیا"
یہ پورا خاندان ہی یزیدی بن گیا،

.

ابن کثیر نقل کرتے ہیں :
"امام باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، آل ابو طالب اور آل بنی عبدالمطلب میں سے کسی نے حرہ کے ایام میں خروج نہیں کیا"
یہ امام باقر رحمہ اللہ زین العابدین رحمہ اللہ کے بیٹے اور شیعہ کے پانچویں امام ہیں جو بیان کر رہے ہیں، اور آل ابو طالب اور آل بنی عبدالمطلب دونوں خاندانوں کے بارے کہہ رہے ہیں یزید کے خلاف ان دونوں خاندانوں میں سے ایک بندے نے بھی خروج نہیں کیا،
یہاں ہمارا سوال نام نہاد حسینیوں سے یہ ہے کہ یزید کے خلاف خروج کرنے والے اہل مدینہ کا عمل درست تھا یا آل رسول اور خانوادہ رسول کا یزید کے خلاف خروج نہ کرنا درست تھا، یہ نام نہاد حسینیوں پر بڑی بھاری پوسٹ گزرے گی،پڑھ پڑھ کر کڑھتے رہیں گے جواب نہیں دے سکیں گے،

.

بڑا حیران کن معاملہ ہے، خاندان کے خاندان اور ٹبر کے ٹبر یزیدی نکل رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو یزیدی دور میں موجود ہیں، یہ چودہویں صدی کے حسینی نہیں ہیں، ان کو معلوم نہیں یزید کتنا برا تھا واقعہ کربلا کا ذمہ دار واقعہ حرہ کا ماسٹر مائنڈ، لیکن چودہویں صدی کے پھدؤں کو پتہ ہے،

اب یہاں آپ پر ہے کہ خانوادہ رسول، اصحاب رسول، آل رسول کے طرف دار بننا ہے، یا چودہویں صدی کے نام نہاد حسینیوں کے، لیکن یہ یاد رکھیں یہ اہل سنت کے حسینی ویسے ہی حسینی ہیں جیسے شیعہ کے علوی ہیں، نہ وہ علی والے ہیں نا یہ حسین والے،



یزید پر ماں باپ قربان کرنے والا اہل بیت کا یزیدی

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں یہ سیدنا علی کے بھتیجے ہیں، سیدنا حسین کے چچا زاد بھائی ہیں،یزید جیسے ظالم و جابر و قاتل صحابہ و اہل بیت کے سسر ہیں، اب یہاں یہ پتہ نہیں کہ یزید شروع سے ہی برا تھا یا جب سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کیا اس کے بعد کہیں جا کر برا ہوا،

.

یہ کیسے یزیدی تھے آئیں دیکھتے ہیں،
ابن کثیر رحمہ اللہ کی کتاب البدایہ والنہائیہ کا سکین آپ کے

سامنے ہے ،روایت نقل کرتے ہیں
"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا کہ بلاشبہ اہل مدینہ میں میرا ایک دوست ہے اس کی عزت کرنا، اس نے کہا وہ کون ہے؟ سیدنا معاویہ نے فرمایا ،،سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ،
اور جب وہ سیدنا معاویہ کی وفات کے بعد یزید کے پاس گئے تو سیدنا معاویہ انہیں جو عطیہ دیتے تھے یزید نے اسے دو گنا کر دیا، اور سیدنا معاویہ کے ذمہ ان کا چھ لاکھ عطیہ تھا، یزید نے انہیں ایک کروڑ دیا تو سیدنا عبداللہ بن جعفر نے یزید سے کہا،
میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں
تو یزید نے انہیں ایک کروڑ اور دیا، تو سیدنا عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ
اللہ کی قسم میں تیرے بعد کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو اکٹھا نہیں کروں گا(یعنی تیرے بعد کسی کو نہیں کہوں گا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان)
اور سیدنا عبد اللہ بن جعفر یزید کے ہاں سے نکلے اور اس نے آپ کو دو کروڑ درہم دیے تھے تو آپ نے یزید کے دروازے پر بختی اونٹ بیٹھے ہوئے دیکھے جن پر خراسان سے ہدیہ آیا تھا، سیدنا عبداللہ بن جعفر پھر یزید کے پاس گئے اور اس سے تین بختی اونٹوں کا مطالبہ کیا، تاکہ آپ ان پر سوار ہو کر حج و عمرہ کریں،
اور جب سیدنا عبداللہ بن جعفر یزید کے پاس شام آئے تو یزید نے حاجب سے کہا، دروازے پر یہ بختی اونٹ کیسے ہیں؟ اسے

ان کا پتہ نہ تھا، اور اس پر کئی قسم کے اموال تھے،
یزید نے کہا انہیں اموال سمیت سیدنا عبداللّٰہ بن جعفر کے پاس بھیج دو،
اور سیدنا عبداللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کیا تم مجھے اس یعنی یزید کے بارے حسن رائے رکھنے پر ملامت کرتے ہو؟ "(تم تو پاگل ہو)

.

سیدنا عبداللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ عنہ کو جتنا مال سیدنا معاویہ اور یزید سے عطیہ ملتا تھا وہ سارا مال غریبوں مسکینوں میں تقسیم کر دیتے تھے،

.

تو نام نہاد حسینوں کی اصطلاح میں ایک اور یزیدی آپ نے ملاحظہ فرمایا جو صحابی رسول بھی ہے اور اہل بیت بھی اور جو یزید کو کہتا ہے میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ صرف تمہارے لیے ہی کہوں گا،
یقین کریں ایسے یزید کے بارے وہ بھی نہیں کہتے جن کو آج کے نام نہاد حسینی" یزیدی" کہتے ہیں

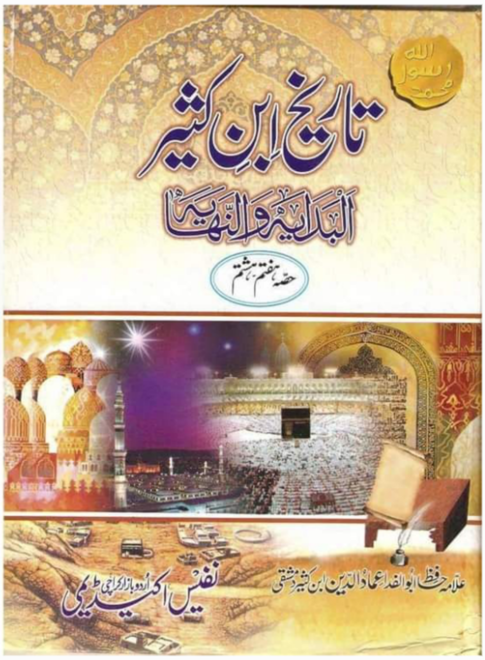


تیری مملکت بڑی ہو جائے گی اور تو بھی لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہو جائے گا اور مکہ اور مدینہ کے باشندوں کے شرف کو پہچاننا بلاشبہ وہ تیرا اصل اور خاندان ہیں اور اہل شام کے شرف کو یاد رکھنا بلاشبہ وہ تیرے مطیع ہیں اور اہل امصار کی طرف خط لکھ جس میں ان سے نیکی کا وعدہ کر' یہ بات ان کی امیدوں کو بڑھا دے گی اور اگر تمام صوبوں سے تیرے پاس آنے والے آئیں تو ان سے حسن سلوک کر اور ان کی عزت کر بلاشبہ وہ اپنے سے پیچھے والوں کے نمائندہ ہیں اور کسی تہمت تراش اور چغل خور کی بات نہ سن' میں نے انہیں برے وزیر پایا ہے۔

اور ایک طریق سے بیان ہوا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے یزید سے کہا بلاشبہ اہل مدینہ میں میرا ایک دوست ہے اس کی عزت کرنا' اس نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اور جب وہ حضرت معاویہؓ کی وفات کے بعد یزید کے پاس گئے تو حضرت معاویہؓ انہیں جو عطیہ دیتے تھے آپ نے اسے دگنا کر دیا اور حضرت معاویہؓ کے ذمے ان کا چھ لاکھ عطیہ تھا اور یزید نے انہیں ایک کروڑ دیا تو آپ نے اسے کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تو اس نے آپ کو ایک کروڑ اور دیا تو ابن جعفر نے اسے کہا قسم بخدا میں تیرے بعد اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے اکٹھا نہیں کروں گا اور جب حضرت ابن جعفرؓ یزید کے ہاں سے نکلے اور اس نے آپ کو دو کروڑ درہم دیئے تھے تو آپ نے یزید کے دروازے پر بختی اونٹ بیٹھے ہوئے دیکھے جن پر خراسان سے ہدیہ آیا تھا پس حضرت عبداللہؓ یزید کے پاس گئے اور ان میں تین بختی اونٹوں کا اس سے مطالبہ کیا تا کہ آپ ان پر سوار ہو کر حج اور عمرہ کریں اور جب آپ یزید کے پاس شام آئے تو یزید نے حاجب سے کہا' دروازے پر یہ بختی اونٹ کیسے ہیں؟ اور اسے ان کا پتہ نہ تھا۔ اور ان پر کئی قسم کے اموال تھے اس نے کہا انہیں اموال سمیت حضرت ابن جعفرؓ کے پاس بھیج دو اور حضرت ابن جعفر فرمایا کرتے تھے کیا تم مجھے اس یعنی یزید کے بارے میں حسن رائے پر ملامت کرتے ہو؟

اور یزید میں [illegible] شجاعت اور حکومت کے بارے میں جو حسن قابل تعریف خصلتیں بھی تھیں اور وہ باہم مل کر رہن سہن کا بھی اچھا تھا اور اسی طرح اس میں شہوات اور بعض اوقات' بعض نمازوں کے ترک کرنے اور اکثر اوقات انہیں نہ پڑھنے کی عادت بھی پائی جاتی تھی' امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ ابو عبدالرحمن نے ہم سے بیان کیا کہ حیوۃ نے ہم سے بیان کیا کہ بشیر بن ابی عمرو خولانی نے مجھ سے بیان کیا کہ ولید بن قیس نے اس سے بیان کیا کہ اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ساٹھ سال کے بعد بے خبر آدمی ہوں گے جو نماز کو ضائع کریں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے اور عنقریب ہلاکت سے دوچار ہوں گے پھر کچھ بے خبر آدمی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے گلوں سے آگے نہ جائے گا اور تین آدمی قرآن پڑھیں گے مومن' منافق اور فاجر' میں نے ولید سے پوچھا یہ تین کیا ہوں گے؟ اس نے کہا منافق اس کا انکاری ہو گا اور فاجر اس کے ذریعے کھانا ہڑپ کرے گا اور مومن اس پر ایمان لائے گا۔

احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں' اور حافظ ابو یعلی نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ فضل بن دکین نے ہم سے بیان کیا کہ کامل ابو العلاء نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے ابو صالح سے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سترویں سال اور بچوں کی امارت سے اللہ کی پناہ مانگو اور زبیر بن بکار نے بحوالہ عبدالرحمن بن سعید بن



سیدنا حسین کا بھائی بھی یزیدی تھا

جی ہاں! سیدنا علی کا بیٹا اور سیدنا حسین کا بھائی محمد بن حنفیہ بھی یزیدی تھا، جس نے یزید کے خلاف جھوٹے الزامات کو رد کر کے یزید کا دفاع کیا اور یزید کے اوصاف بیان کیے جس کی وجہ سے وہ نام نہاد حسینیوں کی اصطلاح میں یزیدیوں کی فہرست میں ٹاپ پر ہیں،روایت ملاحظہ فرمائیں اصول محدثین کے مطابق روایت بالکل صحیح ہے، چنانچہ

.

"جب اہل مدینہ یزید کے پاس سے واپس آئے تو عبداللہ بن مطیع اور ان کے ساتھی محمد بن حنفیہ کے پاس آئے اور یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ یزید کی بیعت توڑ دیں لیکن محمدبن حنفیہ نے ان کی اس بات سے انکار کر دیا ، تو عبداللہ بن مطیع نے کہا:

یزید شراب پیتا ہے ، نماز چھوڑتا ہے کتاب اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو محمد بن حنفیہ نے کہا کہ
میں نے تو اس کے اندر ایسا کچھ نہیں دیکھا جیسا تم کہہ رہے ہو ، جبکہ میں اس کے پاس جا چکا ہوں اور اس کے ساتھ قیام کر چکا ہوں ، اس دوران میں نے تو اسے نماز کا پابند، خیر کا متلاشی ، علم دین کا طالب ، اور سنت کا ہمیشہ پاسدار پایا
۔
تو لوگوں نے کہا کہ یزید ایسا آپ کو دکھانے کے لئے کر رہا تھا ، محمد بن حنفیہ نے کہا:
اسے مجھ سے کیا خوف تھا یا مجھ سے کیا چاہتا تھا کہ اسے میرے سامنے نیکی ظاہر کرنے کی ضرورت پیش آتی؟کیا تم لوگ شراب پینے کی جو بات کرتے ہو اس بات سے خود یزید نے تمہیں آگاہ کیا ؟
اگر ایسا ہے تو تم سب بھی اس کے گناہ میں شریک ہو ، اور اگر خود یزید نے تمہیں یہ سب نہیں بتایا ہے تو تمہارے لئے جائز نہیں کی ایسی بات کی گواہی دو جس کا تمہیں علم ہی نہیں ۔
لوگوں نے کہا:
یہ بات ہمارے نزدیک سچ ہے گرچہ ہم نے نہیں دیکھا ہے ،
تو محمد بن حنفیہ نے کہا:
اللہ تعالی اس طرح گواہی دینے کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: ’
’جو حق بات کی گواہی دیں اور انہیں اس کا علم بھی ہو“
، لہذا میں تمہاری ان سرگرمیوں میں کوئی شرکت نہیں کر

سکتا ،
تو انہوں نے کہا کہ شاید آپ یہ ناپسند کرتے ہیں کہ آپ کے علاوہ کوئی اور امیر بن جائے تو ہم آپ ہی کو اپنا امیر بناتے ہیں ،
محمد بن حنفہ نے کہا:
تم جس چیز پر قتال کر رہے ہو میں تو اس کو سرے سے جائز نہیں سمجھتا، مجھے کسی کے پیچھے لگنے یا لوگوں کو اپنے پیچھے لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے ،
لوگوں نے کہا:
آپ تو اپنے والد کے ساتھ لڑائی لڑ چکے ہیں؟
تو محمد بن حنفیہ نے کہا کہ پھر میرے والد جیسا شخص اور انہوں نے جن کے ساتھ جنگ کی ہے ایسے لوگ لیکر تو آؤ !
وہ کہنے لگے آپ اپنے صاحبزادوں قاسم اور اور ابوالقاسم ہی کو ہمارے ساتھ لڑائی کی اجازت دے دیں ،
محمدبن حنفیہ نے کہا:
میں اگر ان کا اس طرح کا حکم دوں تو خود نہ تمہارے ساتھ شریک ہوجاؤں ۔
لوگوں نے کہا :
اچھا آپ صرف ہمارے ساتھ چل کر لوگوں کو لڑالی پر تیار کریں ،
محمدبن حنفیہ نے کہا:
سبحان اللہ ! جس کو میں خود ناپسند کرتا ہوں اور اس سے مجتنب ہوں ، لوگوں کو اس کا حکم کیسے دوں ؟ اگر میں ایسا کروں تو میں اللہ کے معاملوں میں اس کے بندوں کا

خیرخواہ نہیں بدخواہ ہوں ۔
وہ کہنے لگے پھر ہم آپ کو مجبور کریں گے ،
محمد بن حنفیہ نے کہا
میں اس وقت بھی لوگوں سے یہی کہوں گا کہ اللہ سے ڈرو اور مخلوق کی رضا کے لئے خالق کو ناراض نہ کرو۔
البدایہ والنہایہ ابن کثیر و تاریخ اسلام للذہبی

.

یہ کس کا بیان پڑھا آپ نے؟ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کا بیان ہے، جنہوں نے یزید کے ساتھ ملاقات کی اس کے پاس قیام کیا، اب ان عینی شاہد کی گواہی نہ مانیں جو پاس رہ کر آیا ہے یزید کے اور جنہوں نے دیکھا، اور ان مامے بنے ہوئے نام نہاد حسینیوں کی مانیں جو تکے لگا کر بیٹھے ہیں،
اور اہم بات یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ یہ ساری باتیں واقعہ کربلا کے بعد بیان کر رہے ہیں،جو اس کی دلیل ہے کہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ یزید کو واقعہ کربلا کا ذمہ دار نہیں سمجھتے تھے،

.

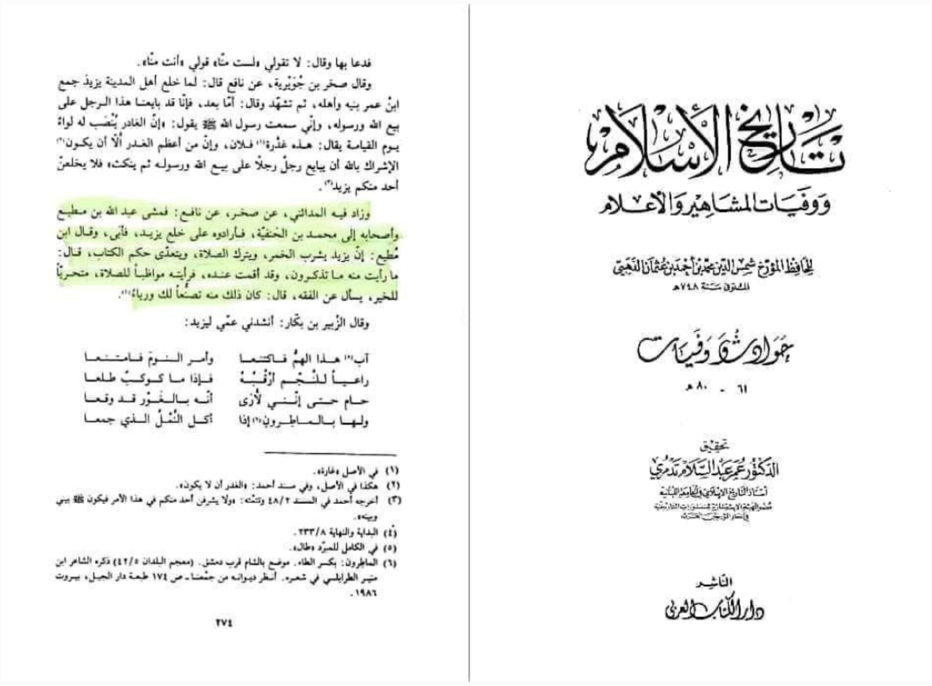
پندرہویں صدی کے حسینیوں کے اشکالات روایت پر :
اس روایت پر نام نہاد حسینی یہ کہتے ہیں کہ صحابی عبداللہ بن مطیع نے کہا کہ یزید شراب پیتا ہے، نماز چھوڑتا ہے کتاب اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے، لہذا صحابی کے نزدیک یزید شرابی تارک صلاۃ اور اللہ کا نافرمان تھا، اس لیے محمد

بن حنفیہ تابعی کی یزید کی مدح کرنے کی بجائے صحابی کی یزید پر جرح مانی جائے گی کیونکہ صحابی تابعی سے افضل ہے، یہ ہے نام نہاد حسینیوں کا اس روایت سے استدلال،
جواب :یہ استدلال باطل اور مردود ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مطیع کا صحابی ہونا ہی محل نظر ہے کسی معتبر زریعہ سے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ،بعض علماء نے لکھا ہے کہ انہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روئیت حاصل ہے لیکن یہ بھی صحابی ہونے کی کافی نہیں کیونکہ صحابی کے لیے روئیت کے ساتھ صحبت کی بھی ضرورت ہے،صرف روئیت صحابیت کی دلیل ہو تو مروان بن حکم بھی پھر صحابی ہے،
امام ابن کثیر نے کہا کہ رسول پاک نے عبداللہ بن مطیع کو گھٹی دی، یہ بھی بے سند بات ہے،

.

دوسری بات، عبداللہ بن مطیع اگر بالفرض صحابی بھی ہوں تو بھی یہاں محمد بن حنفیہ کی بات مقبول ہے کیونکہ وہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہے ہیں یعنی یزید کے نمازی، خیر کے متلاشی اور سنت کے پابند ہونے کے محمد بن حنفیہ عینی گواہ ہے، جبکہ عبداللہ بن مطیع آنکھوں دیکھا حال بیان نہیں کر رہے بلکہ سنی سنائی بیان کر رہے ہیں جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے کہ
"اگرچہ ہم نہیں دیکھا یزید کو شراب پیتے، نماز ترک کرتے وغیرہ وغیرہ"

اس لیے عینی شاہد کی گواہی مقبول ہو گی یہاں،
رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم کو ایک اعرابی نے خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم نے سیدنا بلال کو فرمایا کہ لوگو میں اعلان کر دو کل روزہ ہے،
یہاں رسول پاک نے ادنی اعرابی کی گواہی قبول کی کیونکہ اس نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے،
لہذا یہاں محمد بن حنفیہ کا عینی گواہ ہونا مقبول ہے نہ کہ عبداللّٰہ بن مطیع کی سنی سنائی بات، جس کا رد محمد بن حنفیہ نے ہی دلیل سے کر دیا اللّٰہ پاک کا فرمان سنا کر
"جو حق بات کی گواہی دیں اور انہیں اس کا علم بھی ہو"
ہمارا بھی اسی محمد بن حنفیہ رحمہ اللّٰہ کے بیان سے
چودہویں صدی کے حسینیوں سے سوال ہے کہ ایک عینی شاہد پیش کر دو جس نے یزید کو شراب پیتے، نماز ترک کرتے، اللّٰہ کے احکامات کی نافرمانیاں کرتے دیکھا ہو جیسا ہم نے عینی گواہ پیش کیا ہے یزید کے نمازی ہونے سنت کا پیروکار ہونے وغیرہ وغیرہ پر،
لیکن نام نہاد حسینی الٹے لٹک کر بھی ایک عینی شاہد نہیں دکھا سکتے،
آپ کس کی مانیں گے عینی شاہد کی جو سیدنا علی کا بیٹا اور سیدنا حسین کا بھائی ہے یا سنی سنائی سنانے والو کی،
یہ آپ پر ہے



تاريخ الإسلام
ووفيات المشاهير والأعلام

للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨هـ

حوادث ووفيات
٦١ - ٨٠هـ

تحقيق
الدكتور عمر عبد السلام تدمري
أستاذ التاريخ الإسلامي في الجامعة اللبنانية

الناشر
دار الكتاب العربي

فدعا بها وقال: لا تقولي «لست منّا» قولي «أنت منّا».

وقال صخر بن جُوَيْرِيَة، عن نافع قال: لما خلع أهل المدينة يزيدَ جمع ابنُ عمر بنيه وأهله، ثم تشهّد وقال: أمّا بعد، فإنّا قد بايعنا هذا الرجل على بيع الله ورسوله، وإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إنّ الغادر يُنْصَب له لواء يوم القيامة يقال: هذه غدْرة(1) فلان، وإنّ من أعظم الغدر أَلّا أن يكون(2) الإشراك بالله أن يبايع رجلٌ رجلاً على بيع الله ورسوله ثم ينكث» فلا يخلعنّ أحد منكم يزيد(3).

وزاد فيه المدائني، عن صخر، عن نافع: فمشى عبد الله بن مطيع وأصحابه إلى محمد بن الحَنَفيّة، فأرادوه على خلع يزيد، فأبى، وقال ابن مُطيع: إنّ يزيد يشرب الخمر، ويترك الصلاة، ويتعدّى حكم الكتاب، قال: ما رأيت منه ما تذكرون، وقد أقمت عنده، فرأيته مواظباً للصلاة، متحرياً للخير، يسأل عن الفقه، قال: كان ذلك منه تصنّعاً لك ورياء(4).

وقال الزُّبير بن بكّار: أنشدني عمّي ليزيد:

آب(5) هذا الهمُّ فاكتنعا   وأمَرَّ النومَ فامتنعا
راعياً للنَّجْم أرْقُبُهُ   فإذا ما كوكبٌ طلعا
حام حتى إنّني لأرى   أنه بالغَوْر قد وقعا
ولها بالماطرونِ(6) إذا   أكَلَ النَّمْلُ الذي جمعا

(1) في الأصل «غارة».
(2) هكذا في الأصل، وفي مسند أحمد: «الغدر أن لا يكون».
(3) أخرجه أحمد في المسند ٢/٤٨ وتتمّته: «ولا يشرفن أحد منكم في هذا الأمر فيكون ﷺ بيني وبينه».
(4) البداية والنهاية ٨/٢٣٣.
(5) في الكامل للمبرّد «طال».
(6) الماطرون: بكسر الطاء. موضع بالشام قرب دمشق. (معجم البلدان ٥/٤٢) ذكره الشاعر ابن منير الطرابلسي في شعره. أنظر ديوانه من جمعنا - ص ١٧٤ طبعة دار الجيل، بيروت ١٩٨٦.

٢٧٤

سارے محدثین بھی یزیدی تھے

پندرہویں صدی کے نہاد حسینیوں کا ٹولہ آپ کو اکثر یزید کے متعلق علماء کے اقوال دکھاتے نظر آئیں گے کہ فلاں فلاں عالم نے یزید کو فاسق و فاجر کہا ،فلاں نے کہا وہ برا انسان تھا، فلاں یزید پر لعنت کا قائل ہے وغیرہ وغیرہ،
لیکن اس کے باوجود علماء اہل سنت کا یزید کی مذمت پر اتفاق نہیں بلکہ جمہور علماء اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ یزید کے بارے سکوت کیا جائے،
اب یہ سکوت بھی ایک دلیل ہے جتنے یزید کے جرائم پندرہویں صدی کے حسینی گنواتے ہیں ان پر سکوت اختیار کرنا تو کھلی یزیدیت ہے،
یعنی اگر یہ مان لیا جائے کہ یزید قتل حسین کا ذمہ دار ہے، مدینہ کی حرمت پامال کرنے والا ہے، پھر بھی اس پر لعنت میں سکوت کرنا خود لعنتی ہونے کی دلیل ہے، چاہے تو یہ تھا

کہ حسینیوں کی طرح کھل کر لعن طعن و تنقید کی جاتی
یزید پر لیکن جمہور علماء اہل سنت نے سکوت کا کہہ کر اپنے
یزیدی ہونے کا ہی ثبوت دیا ہے،
الٹا یزید کے مغفور لھم ہونے پر علماء محدثین کا اتفاق ہے،
تو یہ یزیدی ہی ہیں محدثین بھی،

.

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
أول جیش من أمتی یغزون مدینۃ قیصر مغفورلھم
صحیح بخاری
میری امت کی پہلی فوج جو مدینۂ قیصر پر جہاد کرے گی
،اُن کے لئے مغفرت ہے
امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ شارح بخاری مہلب کا قول
اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں :
"مہلبؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں معاویہؓ کی منقبت بیان
ہوئی ہے، اس لیے کہ اُنہوں نے سب سے پہلے سمندری جہاد کیا
اور ان کے بیٹے یزید کی بھی منقبت بیان ہوئی ہے کیونکہ اُس
نے سب سے پہلے قیصر کے شہر میں جہاد کیا"
منقبت کسے کہتے ہیں سب کو پتہ ہو گا، یہ حدیث سے منقبت
نکال رہے ہیں یزید کی محدثین دیکھ لیں کتنے بڑے یزیدی
ہیں یہ محدثین،

.

اس حدیث کا مصداق آئمہ محدثین نے بالاتفاق یزید کو قرار
دیا ہے
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

فإنہ کان أمیر ذلک الجیش بالاتفاق“
کہ وہ(یزید بن معاویہ) متفقہ طور پر اس لشکر کا امیر تھا"

اب پندرہویں صدی کے حسینیوں کے نزدیک یزید اس پہلے لشکر میں نہیں تھا جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا،
جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس پر محدثین کا اتفاق پیش کر رہے ہیں کہ یزید متفقہ طور پر اس پہلے لشکر کا امیر تھا،
یہ یزید کی حمایت نہیں تو کیا ہے کہ ایک فضیلت حسینیوں کے مطابق یزید کے لیے ثابت ہی نہیں اور سارے محدثین حدیث سے اس کا اطلاق یزید پر کر رہے ہیں،
یہ تو بے جا حمایت قرار پاتی ہے کہ حدیث میں وارد فضیلت کا مصداق یزید کو قرار دے دیا ہے محدثین نے،اس طرح یہ سارے محدثین حسینیوں کی اصطلاح میں یزیدی بن گئے ہیں،

.

بڑے بڑے نام ہیں جی ان حمایتی یزیدیوں کے جنہیں لکھنے کی ضرورت نہیں نام نہاد حسینی اچھی طرح جانتے ہیں،بخاری کی شرح کرنے والے جتنے بڑے شارح ہیں سب نے اس حدیث کی شرح میں اس کا مصداق صراحتاً یزید کو قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر علماء اہل سنت نے بھی اپنی اپنی کتب میں صراحتاً اس کا مصداق یزید کو قرار دیا ہے، جن میں امام ابن تیمیہ، ابن کثیر، امام ذھبی جیسے علماء شامل ہیں ،

.

اب اگر نام نہاد حسینی کہتے ہیں کہ چودہ سو سال کے علماء کو غلطی لگی ہے اس بارے کہ یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق ہے اس کی صحیح شرح ہم نے پندرہویں صدی میں کی ہے ، تو ہم کہتے ہیں کہ اگر حدیث قسطنطنیہ کے بارے چودہ سو سال کے علماء کو غلطی لگ سکتی ہے تو یزید کو فاسق و فاجر کہنے کے بارے چند علماء کو غلطی کیوں نہیں لگ سکتی؟

یا تو یہ بھی علماء کی مانو کہ یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق ہے یا پھر وہ بھی نہ مانو کہ یزید فاسق و فاجر ہے،

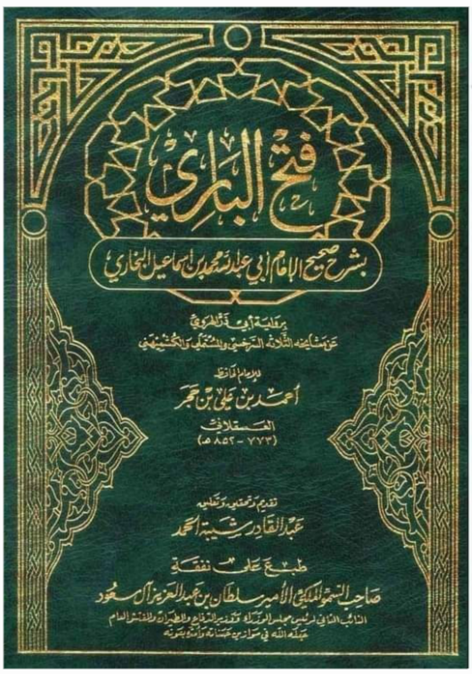
اپنی مرضی کی ماننا منافقت ہے،

لیکن دونوں باتوں میں ایک فرق ہے،

یزید کو فاسق و فاجر کہنا بعض علماء کی ذاتی رائے ہے

جبکہ یزید کا جنتی گروہ میں شامل ہونا حدیث کے تحت ہے،

اب یہ آپ پر ہے کہ کونسی بات ماننے والی ہے کونسی نہیں،





قوله (باب ما يذكر في السكين) ذكر فيه حديث جعفر بن عمرو بن أمية عن أبيه « رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يحتز من كتف شاة » الحديث ، وفي الطريق الأخرى « فألقى السكين » وقد تقدم شرحه في كتاب الطهارة .

باب ما قيل في قتال الرُّوم

[٢٩٢٤] ٢٨٢٩ - حدثنا إسحاقُ بن يزيدَ الدِّمشقيُّ قال حدثنا يحيى بن حمزةَ قال حدثني ثورُ ابن يزيدَ عن خالد بن معدانَ أنَّ عُمَيرَ بن الأسودِ العنسيَّ حدَّثهُ أنهُ أتى عُبادةَ بن الصامتِ وهو نازلٌ في ساحلِ حمصَ وهو في بناءٍ لهُ ومعهُ أمُّ حرامٍ، قال عُمَيرٌ: فحدثتنا أمُّ حرامٍ أنها سمعت النبيَّ صلى الله عليه يقولُ: «أولُ جيشٍ من أمتي يغزونَ البحرَ قد أوجبوا». قالتْ أمُّ حرامٍ: قلتُ يا رسولَ الله، أنا فيهم؟ قال: «أنتِ فيهم». قالتْ: ثمَّ قالَ النبيُّ صلى الله عليه: «أولُ جيشٍ من أمتي يغزونَ مدينةَ قيصرَ مغفورٌ لهم». فقلتُ: أنا فيهم يا رسولَ الله؟ قال: «لا».

قوله (باب ما قيل في قتال الروم) أي من الفضل . واختلف في الروم فالأكثر أنهم من ولد عيص بن إسحق بن إبراهيم ، واسم جدهم قيل روماني وقيل هو ابن ليطا بن يونان بن يافث بن نوح .

قوله (عن خالد بن معدان) بفتح الميم وسكون المهملة ، والإسناد كله شاميون ، وإسحق بن يزيد شيخ البخاري فيه هو إسحق بن إبراهيم بن يزيد الفراديسي نسب لجده .

قوله (عمير بن الأسود العنسي) بالنون والمهملة ، وهو شامي قديم يقال اسمه عمرو ، وعمير بالتصغير لقبه ، وكان عابداً مخضرماً ، وكان عمر يثني عليه ، ومات في خلافة معاوية ، وليس له في البخاري سوى هذا الحديث عند من يفرق بينه وبين أبي عياض عمرو بن الأسود ، والراجح التفرقة وأم حرام بمهملتين تقدم ذكرها في أوائل الجهاد في حديث أنس ، وقد حدث عنها أنس هذا الحديث أتم من هذا السياق . وأخرج الحسن بن سفيان هذا الحديث في مسنده عن هشام بن عمار عن يحيى بن حمزة بسند البخاري وزاد في آخره « قال هشام رأيت قبرها بالساحل » .

قوله (يغزون مدينة قيصر) يعني القسطنطينية ، قال المهلب : في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر ، ومنقبة لولده يزيد لأنه أول من غزا مدينة قيصر . وتعقبه ابن التين وابن المنير بما حاصله : أنه لا يلزم من دخوله في ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله صلى الله عليه وسلم مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل في ذلك العموم اتفاقاً فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه منهم . وأما قول ابن التين يحتمل أن يكون لم يحضر مع الجيش فمردود ، إلا أن يريد لم يباشر القتال فيمكن فإنه كان أمير ذلك الجيش بالاتفاق . وجوز بعضهم أن المراد بمدينة قيصر المدينة التي كان بها يوم قال النبي صلى الله عليه وسلم تلك المقالة وهي حمص وكانت

جسے اللہ نے بخشا، مگر بندوں نے نہیں بخشا

رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا؛
أول جیش من أمتی یغزون مدینۃ قیصر مغفورلھم
صحیح بخاری
میری امت کی پہلی فوج جو مدینۂ قیصر پر جہاد کرے گی
،اُن کے لئے مغفرت ہے"
حدیث قسطنطنیہ میں موجود مغفرت کی بشارت جس کا مصداق یزید بن معاویہ بھی ہے بالاتفاق محدثین، اس بشارت کے بارے پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینی یہ کہتے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں کہ اس جہاد قسطنطنیہ تک یزید بن معاویہ کے جو گناہ تھے وہ بخشے گئے ہیں اس کے بعد جو گناہ کیے وہ نہیں بخشے گئے،اس طرح یہ جاہل طبقہ رسول پاک کی بشارت کو محدود کر دیتا ہے ایک مقررہ وقت تک، جو کہ ناجائز و حرام ہے، یہ خاص بشارت ہے رسول پاک کی اس لیے اسے محدود کرنے کے لیے خاص دلیل درکار ہو گی جو کہ ہے نہیں محض یزیدی کہلوائے جانے کا ڈر ہے جو ایسی جہالت بکھیرنے پر آمادہ کرتا ہے، عموما دیوبندی پنڈتوں کی کتابوں میں یہ بونگی لکھی ملتی ہے

.

جن جن کو خاص بشارتیں ملی وہ بشارت ان کے لیے ہمیشہ کے لیے ہے،چاہے اس کے بعد جتنے مرضی جرم کریں، کیونکہ اللہ پاک تو جانتا تھا انہوں نے بعد میں کیا کیا کرنا ہے اس لیے

اگر وہ اس بشارت کے اہل نہ ہوتے تو پہلے ہی بشارت نہ دی جاتی،
جیسا کہ صحابہ کرام کو اللّٰہ کی رضا کا سرٹیفکیٹ ملا یہ خاص بشارت ہے، اب صحابہ کرام سے اللّٰہ ہمیشہ کے لیے راضی ہے چاہے رضا کا سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد جو مرضی کریں کیونکہ اللّٰہ جانتا تھا بعد میں انہوں نے کیا کیا کرنا ہے اس کے باوجود اپنی رضا سے نوازا،

.

سیدنا خاطب بن أبی بلتعہ رضی اللّٰہ عنہ بدری صحابی ہیں انہوں نے قریش کو رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم کے حملہ کرنے کی پہلے ہی اطلاع ایک رقعہ کے زریعہ بھیج دی،
رسول پاک کو اللّٰہ تعالیٰ نے وحی کے زریعہ آگاہ کیا اور بالآخر رقعہ قریش تک پہنچنے سے پہلے برآمد کر لیا گیا،
(یہ بہت بڑا جرم تھا جس کی سزا سوائے قتل کے اور کچھ نہیں، کیونکہ یہ رسول پاک اور مومنین سے غداری اور بغاوت تھی)
رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم نے خاطب بن أبی بلتعہ سے پوچھا یہ کیا ہے؟
خاطب بن أبی بلتعہ نے عرض کی اللّٰہ کے رسول میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ میرا خاندان قریش کے پاس ہے میں نے سوچا وہ انہیں نقصان نہ پہنچائیں اس لیے میں ان پر یہ احسان کر دوں کہ انہیں آپ کے حملہ کی پہلے ہی اطلاع دے دوں،
سیدنا عمر رضی اللّٰہ عنہ نے اس پر فرمایا،

اللہ کے رسول مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اتار دوں یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت اور منافقت ہے،
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ،
دیکھو! یہ جنگِ بدر میں حاضر ہو چکا ہے۔ اور عمر تمہیں کیا پتہ؟ ہو سکتا ہے اللہ نے اہلِ بدر کو دیکھ کر کہا ہو کہ تم لوگ جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا۔
بخاری میں آگے ابو عبدالرحمن کا قول ہے وہ فرماتے ہیں :
سیدنا علی کو رسول پاک کے اسی فرمان نے "کہ تم جو چاہو کرو" نے خون ریزی پر دلیر بنا دیا ہے "

.

خاطب بن ابی بلتعہ کے اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ جو خاص بشارت اللہ پاک اور رسول پاک کی طرف سے دی گئی وہ ان کے لیے ہمیشہ کے لیے ہے، جیسے کہ اہل بدر کو بشارت دی گئی کہ تم جو چاہو کرو تمہیں بخش دیا گیا، اس لیے بجائے ایک واجب القتل جرم کرنے کے رسول پاک اور صحابہ سے غداری و بغاوت کرنے کے خاطب بن ابی بلتعہ کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ اس بغاوت کے باوجود بھی وہ بخشے ہوئے ہیں،
اسی طرح حدیث قسطنطنیہ کا مصداق گروہ بخشا ہوا ہے چاہے بعد میں جو مرضی کرے،



آسمان سے گرا کھجور پر اٹکا

پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینی چودہ سو سال کے محدثین کی تحقیق جھٹلاتے ہوئے کہتے ہیں یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق نہیں، کیونکہ وہ قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں نہیں تھا بلکہ 50 ہجری میں جس لشکر نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اس کا امیر یزید تھا،جبکہ حدیث میں بشارت پہلے لشکر کے لیے ہے جو اس سے پہلے حملہ کر چکا تھا قسطنطنیہ پر،

لہذا یزید فاسق ہے فاجر ہے،یعنی ان جہلاء کے نزدیک پہلا حملہ کرنے والا لشکر بخشا ہوا ہے جب کہ بعد میں حملہ کرنے والا لشکر فاسق و فاجر تھا،

.

اگر بالفرض یہ پندرہویں صدی کی ایجاد مان بھی لیں کہ یزید قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر میں نہیں تھا بلکہ 50 ہجری میں جس لشکر نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اس کا امیر تھا، تو بھی یزید کی شخصیت کا مثبت پہلو ہی سامنے آتا ہے، رافضیو کے متاثرین کے مطابق بھی یزید مجاہد اسلام اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرنے والا، جس کی امارت میں مومنین صحابہ کرام و اہل بیت و تابعین جہاد کرتے رہے یہی ثابت ہوتا ہے، متاثرین روافض کا اعتراض آسمان سے گرا کھجور پر اٹکا والا معاملہ ہے،
اب دیکھتے ہیں یہ متاثرین روافض 50 ہجری والے قسطنطنیہ کے جہاد سے یزید کو کب نکالتے ہیں،

رافضیو کا نام نہاد حسینیوں سے اگلا مطالبہ

رافضیو کا نام نہاد حسینیوں کو کہنا ہے کہ یزید اور سیدنا حسین کی ایک دوسرے سے مخالفت تو صحیح طرح سے ثابت ہی نہیں اور تم نے حسینی بن کر یزید پر تبرا اور لعن طعن شروع کر دی،
جبکہ یزید کا باپ امیر معاویہ تو سیدنا علی سے مخالفت رکھتا تھا اور سیدنا علی سے جنگیں لڑتا تھا جو کہ صحیح طرح سے ثابت ہے،
تو سیدنا علی کے مخالفین پر کب سے لعن طعن شروع کر رہے ہو؟

یہ رافضیو کا سوال ہے نام نہاد حسینیوں سے ،
اب یہاں چودہویں صدی کے حسینی گوں مگوں کی کیفیت میں ہیں، کچھ مرزا جہلمی کی طرح نیم رافضی بن گئے کہ واقعی جب یزید کو سیدنا حسین کی مخالفت کی وجہ سے برا کہہ رہے ہیں تو یزید کے باپ کو حسین کے باپ کی مخالفت کی وجہ سے برا کیوں نہ کہا جائے، ایسے تو ہم نا صبی بن جائیں گے، اس لیے انہوں نے سیدنا معاویہ پر بھی بھونکنا شروع کر دیا،
اس سوال کا جواب نام نہاد حسینیوں کے پاس بھی نہیں مجبوراً انہیں بھی آج نہیں تو کل سیدنا معاویہ پر بھونکنا پڑے گا، یہ آج بڑی مشکل سے خود کو روکے بیٹھے ہیں، پھر بھی کبھی کبھی پیمانہ چھلک ہی جاتا ہے،کیونکہ اندر سے سیدنا معاویہ کو بھی برا ہی سمجھتے ہیں،
ورنہ اس طرح ان کا اپنا اصول ان کے بوتھے پر جا کر لگتا ہے کہ سیدنا حسین کے مخالف کا دفاع کرنے والا یزیدی پلیدی ہے، اور ان کے والد سیدنا علی کے مخالفین کا دفاع کرنے والا عاشق رسول و عاشق صحابہ، محب امہات المؤمنین ہے،
یہ تو کھلا تضاد ہے،
رافضی پوچھ رہے ہیں ان نام نہاد حسینیوں سے یہ تضاد کب دور کرو گے اپنے بیانیہ کا،
اگر یہ تضاد دور نہیں کرنا تو
"تم پکے نا صبی ہو"

سیدنا حسین کے قاتل حسینی تھے

اگر قاتل یزیدی تھے تو آج ماتم یزیدی کرتے، نہ کہ نام نہاد حسینی،
یہ عجیب بات ہو گی کہ سیدنا حسین کو قتل یزیدی کریں اور سزا حسینوں کو ملے قیامت تک کی،
قاتل ہی ماتم کرتا ہے جیسا کہ قرآن میں یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا واقعہ ہے،
کہ یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر اپنی طرف سے قتل کرکے ان کے بھائی باپ یعقوب علیہ السلام کے پاس ماتم کرتے ہوئے آتے ہیں اور مرثیہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں یوسف کو بھیڑیا کھا گیا، یہ یوسف کی قمیض ہے اور ہمارے رونے پیٹنے کو دیکھ کر یقین کریں ہم سچے ہیں،
یعقوب علیہ السلام نے قمیض کھولی جائزہ لیا اور کہا کہ بھیڑیا یوسف کو تو کھا گیا سارے کا سارا لیکن قمیض کو ایک خراش بھی نہیں، یعنی کیا قمیض پہلے اتار کر پھر یوسف کو کھایا،
یعقوب علیہ السلام نے فرمایا میرا صبر ہی ہے، تم ماتم کرتے رہو،
یعقوب علیہ السلام نے قمیض کھولی تو حقائق واضح ہوئے،
آپ بھی عقل کے پردے کھولے گے تو حقائق واضح ہوں گے،
ایران سے مجوسیوں نے اپنا دہشت گرد بھیجا جس نے مسجد نبوی میں امیر المومنین سیدنا عمر کو شہید کر دیا،

مصر سے عبداللہ بن سبأ نے اپنے دہشت گرد بھیجے جنہوں نے مدینہ میں امیر المومنین سیدنا عثمان کو شہید کر دیا،
خارجیوں نے کوفہ سے اپنا دہشت گرد بھیجا جس نے امیر المومنین سیدنا علی کو شہید کر دیا،
اس سے معلوم ہوا کہ قاتلوں نے جس کو قتل کروانا تھا وہ چاہے کتنی ہی دور تھا یا کتنے ہی اہم منصب پر تھا ان کے ناپاک منصوبے پورے ہوئے اور تین مسلمانوں کے خلفاء شہید کر دیے گئے،
یزید جو حاکم وقت تھا اور کہتے ہیں ظالم بھی بہت تھا صحابہ کو شہید کیا اس نے مدینہ میں، سیدنا حسین کو قتل کرنا چاہتا تو مدینہ میں قتل نہیں کروا سکتا تھا؟
کونسی چیز مانع تھی اسے کہ سیدنا حسین کو مدینہ میں قتل نہیں کروایا اس نے، کونسی چیز مانع تھی جو خلفاء راشدین کے قاتلوں کو مانع نہیں تھی؟
عقل کے پردے ہٹائیں جن پر رافضیت کی گرد کی دبیز تہہ چڑھی ہے تو حقائق کھلیں گے،
پھر دوسری طرف سیدنا حسین بھی یزید سے جنگ کے لیے نہیں نکلے تھے،
جنگ کے لیے نکلتے تو فوج لے کر جاتے نہ کہ خاندان،
تو یہ واضح ہوا کہ نہ یزید سیدنا حسین کو قتل کروانا چاہتا تھا نہ سیدنا حسین یزید سے جنگ کا ارادہ رکھتے تھے،
سیدنا حسین کو کربلا کے مقام پر شہید کرنے والے کوفہ کے شیعہ تھے جو خود کو حسینی کہتے تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے سابقہ فوجی تھے

زندگی میں ملی جنت و جہنم کی بشارت کا نتیجہ

ابولہب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گستاخی کی تو اللہ پاک نے قرآن میں ابولہب کی مذمت اتار دی،
تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَـهَبٍ وَّتَبَّ
مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُـهٗ وَمَا كَسَبَ
سَیَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَـهَبٍ
ان آیات میں اللہ پاک نے ابولہب کا جہنمی ہونا بیان کر دیا،یہ نتیجہ پہلے بتا دیا گیا ہے،
اب ان آیات کے اترنے کے بعد ابولہب کئی سال تک زندہ رہا، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کے دلائل دیکھتا رہا،نبی پاک کے برحق نبی ہونے کی کھلی نشانیاں دیکھنے کے باوجود ابولہب نے اسلام قبول نہیں کیا،

.
وہ اسلام قبول کر لیتا تو قرآن کی حقانیت پر سوالیہ نشان ضرور اٹھ جاتا کہ قرآن ابولہب کا جہنمی ہونا بیان کرتا ہے جبکہ ابولہب اسلام قبول کرکے بیٹھا ہے،یہ بہترین موقع تھا مشرکین مکہ کے پاس بھی اسلام اور نبی پاک کو غلط ثابت کرنے کا کہ وہ ابولہب سے اسلام قبول کروا کر اسلام کو جھوٹا ثابت کر دیتے،
لیکن ان آیات کے اترنے کے سالوں بعد تک ابولہب نے جھوٹے منہ بھی اسلام قبول کرنے کا اعلان نہیں کیا،کیونکہ اللہ پاک

نے اعلان کر دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اب وہ چاہ کر بھی اسلام قبول نہیں کر سکتا تھا،

.

یہ قرآن کی حقانیت کی واضح دلیل تو ہے ہی ساتھ اس سے کہ معلوم ہوا کہ جس کو جہنم کی بشارت اللہ یا اس کے رسول کی طرف سے مل گئی وہ پھر جہنمی ہی ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا،

اسی طرح جس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنت کی بشارت مل گئی وہ جنتی ہی ہے وہ پھر جہنم میں نہیں جا سکتا،

جیسے صحابہ کرام کو اللہ پاک نے اپنی رضا سے نوازا اب وہ بعد میں چاہے آپس میں جنگیں لڑتے رہے لیکن پھر بھی اللہ ان سے راضی ہے،رضا ملنے کے بعد صحابہ کرام کا کوئی عمل اللہ کی ناراضگی کا سبب نہیں بن سکتا،

.

اسی طرح جہاد قسطنطنیہ کرنے والے جس گروہ کو مغفرت کی بشارت ملی وہ بخشا ہوا ہی ہے، ان کا کوئی عمل بخشش میں رکاوٹ نہیں بن سکتا،

یہ اللہ کے فیصلے ہیں جن میں ہم کچھ نہیں کر سکتے، وقت سے پہلے جن کے نتیجے بتا دیے گئے ان کے بارے بھی شکوک و شبہات رکھنا اسلام کی حقانیت کے بارے شکوک و شبہات رکھنا ہو گا

تمہارا حشر یزید کے ساتھ ہو،
لاجواب ہونے کے بعد ماری جانے والی بونگی کا جواب

ایک مراثیو کا طبقہ آپ کو یہ کہتے ہوئے نظر آتا ہے کہ اللہ تمہارا حشر یزید کے ساتھ کرے اور ہمارا حسین کے ساتھ ،یہ اپنی طرف سے دوسرے کو بددعائیں دیتے ہیں یہ بھی دلیل ہے کہ یہ سیدنا حسین کے ماننے والے نہیں، بس یزیدی کے طعنے سے بچنے کے لیے حسینی لیبل لگا لیا ہے، ورنہ سیدنا حسین کے ماننے والے میں یہ لعن طعن، سب و شتم وغیرہ کرنے والی بری عادتیں نہیں ہوتی، ایک کرتوت نہیں ان پندرہویں صدی کے نام نہاد حسینیوں کی جس سے پتہ چلے یہ سیدنا حسین کے ماننے والے ہیں،

.

بہرحال ہم پوچھتے ہیں اگر قیامت کے دن یزید بھی سیدنا حسین کے ساتھ ہوا تو تمہارا کیا ہو گا؟ اور یہ بات تو رافضی بھی کرتا ہے کیا وہ بھی سیدنا حسین کے ساتھ ہو گا ؟اگر وہ نہیں ہو گا سیدنا حسین کے ساتھ تو تم کیسے ہو گے؟

.

ایک بڑے عالم تھے شیخ عبدالمغیث الحنبلی رحمہ اللہ انہوں نے یزید بن معاویہ کے فضائل پر کتاب لکھی جس کا نام تھا "فضل یزید" اس کتاب کے رد پر امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے کتاب لکھی "الرد المتعصب العنید المانع من ذم یزید "، ان

دونوں علماء کا آپس میں رد و قد آخر عمر تک چلتا رہا،
تو اس یزیدی کے بارے جس نے یزید کے فضائل پر کتاب لکھی
امام ابن جوزی رحمہ اللہ آخر کار فرماتے ہیں
"میں امید کرتا ہوں کہ عبدالمغیث اور میں جنت میں اکٹھے
ہوں گے کیونکہ ابن مغیث صالحین میں سے ہیں اللہ پاک ان پر
رحمتیں نازل فرمائے"
یہ ہے حسین کے ماننے والے کا کردار یعنی اصلی حسینی کردار
، اگرچہ امام ابن جوزی رحمہ اللہ یزید کی مذمت کے قائل
تھے اور عبدالمغیث رحمہ اللہ یزید کی فضیلت کے، لیکن اس
کے باوجود امام ابن جوزی ابن مغیث کے لیے جنت میں اپنے
ساتھ ہونے کی امید کا اظہار فرما رہے ہیں، اور ان کے لیے
دعائیں کر رہے ہیں،
یہ آج کے نام نہاد حسینی مراثیوں کا ٹولہ ہے یہ ویسے ہی
حسینی ہیں جیسے رافضیو میں سید ہیں،
یہ نام نہاد حسینی جب جواب دینے سے عاجز آ جاتے ہیں تو
آخری بونگی یہ مارتے ہیں،
اللہ تمھارا حشر یزید کے ساتھ کرے اور ہمارا حسین کے ساتھ ،
ان کی سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ یزید اور سیدنا حسین کا
موازنہ کرتے ہیں تبھی تو یہ کہتے ہیں تمھارا حشر یزید کے
ساتھ ہو ہمارا حسین کے ساتھ،
تو ہم پوچھتے ہیں کہ یزید بھی اگر سیدنا حسین کے ساتھ ہوا
تو تم لوگ کہاں ہو گے؟

.

پھر یہ یہی بات ایک دوسرے انداز سے کرتے ہیں کہ دعا کرو

اللہ تمہارا حشر یزید کے ساتھ کرے،
اب اس کے جواب میں جو لوگ یزید کو قتل حسین سے بری سمجھتے ہیں وہ یہ دعا نہیں کرتے، کیونکہ وہ یزید کو قطعی جنتی نہیں سمجھتے اس لیے یہ دعا بھی نہیں کرتے،
یہ ایسے ہی ہے کہ ہم ان نام نہاد حسینیوں سے کہیں کہ تم دعا کرو،
"جس جنت میں یزید ہو اللہ تمہیں اس میں داخل نہ کرے "
تو یقیناً کوئی نام نہاد حسینی یہ دعا نہیں کرے گا کیونکہ وہ یزید کو قطعی جہنمی نہیں سمجھتا، بس ایسے ہی ہم بھی یہ دعا نہیں کرتے کیونکہ ہم اسے قطعی جنتی نہیں سمجھتے،
اس کے علاوہ صحابہ کرام کو ہم قطعی جنتی سمجھتے ہیں اس لیے کسی بھی صحابی کے بارے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا حشر اس کے ساتھ ہو،

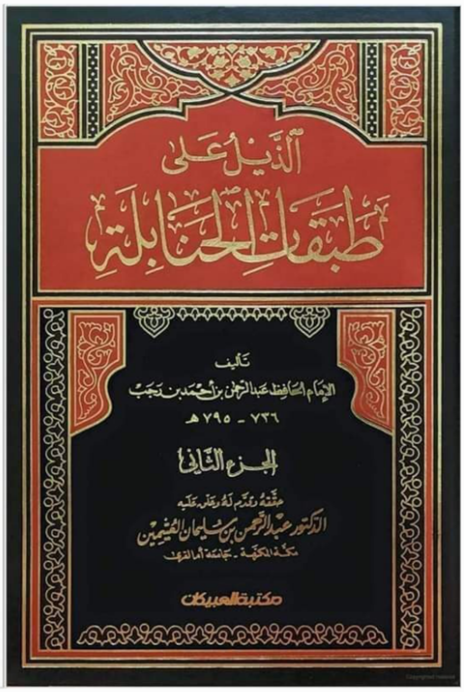

الذيل على طبقات الحنابلة - للحافظ ابن رجب ٣٥١

قال ابن الصيرفي: ولقد حكى لي شيخنا محب الدين أبو البقاء: أن الشيخ جمال الدين بن الجوزي كان يقول: إني لأرجو من الله سبحانه أن أجتمع أنا وعبد المغيث في الجنة، قال: وهذا يدل على أنه يعلم أن الشيخ عبد المغيث من عباد الله الصالحين، فرحمة الله عليهما.

قلت: ووقع أيضا تنازع بين عبد المغيث، وابن الجوزي في صلاة النبي ﷺ خلف أبي بكر الصديق - رضي الله عنه -. فصنف عبد المغيث تصنيفين في إثبات ذلك، تبعا لأبي علي البرداني[1]، ورد عليه ابن الجوزي في كتاب سماه[2]: «آفة أصحاب الحديث والرد على عبد المغيث». وكان عبد المغيث قد حفر لنفسه قبرا خلف هدف الإمام أحمد الذي هو مدفون فيه. فقال ابن الجوزي: لا يجوز ذلك؛ لأنها بقعة مسبلة، فلا يجوز تحجيرها، ولأن تلك البقعة لا تخلو من دفين، وقد قال النبي ﷺ: «كسر عظم الميت ككسره حيا» فقال عبد المغيث: حفرت فلم أجد عظما فقال ابن الجوزي: تلك بليت، وبقي رضاضها المحترم، ولا يجوز نبشها، قال: ولأنك إذا وضعت في هذا القبر تكون رجلاك عند رأس أحمد؛ إذ ليس بينهما إلا الهدف، وهذا سوء أدب، أما علمت أن المروذي قال: ادفنوني بين يديه، كما كنت أجلس بين يديه؟ قال: فلم يلتفت إلى ما قلت، ومر مع هواه.

قلت: إذا بلي الميت فلم يبق له عظم ولا أثر، فظاهر المذهب:

(١) تقدم ذلك في ترجمته، توفي أبو علي البرداني سنة (٤٩٨هـ) رقم (٤٦) (١/ ٢٢٠).
(٢) منه نسخة في المشهد الرضوي (٤/ ١٢)، رقم (٣٤) عن مؤلفات ابن الجوزي ص (٨٣).



یزید بن معاویہ کا بندھ باندھنا وقت کا تقاضا ہے

ہر بندے کی فرینڈ لسٹ میں ہزاروں افراد شامل ہیں نکالیں کوئی ایک بندہ، آج سے لے کر چودہ سو سال پیچھے چلیں جائیں کوئی ایک بندہ ڈھونڈ کر نکالیں،
جو یزید کو تو برا نہ سمجھتا ہو مگر سیدنا معاویہ پر بھونکتا ہو،
چودہ سو سالہ اسلام کی تاریخ میں ایک بندہ ایسا نہیں ملے گا آپ کو جو یزید کو برا نہ کہے لیکن سیدنا معاویہ کو برا کہتا ہو،
ہاں وہ بہت ملیں گے جو یزید کو برا کہتے کہتے پھر سیدنا معاویہ کو برا کہنا شروع ہو گئے،
ہم یزید کا دفاع کیوں کرتے ہیں وجہ یہ ہے یزید دروازہ ہے جس سے گزر کر صحابہ کرام تک بھونکنے کے لیے پہنچا جاتا ہے، آج باقاعدہ فرقے کی صورت اختیار کر گیا ہے ایک طبقہ جو خود کو اہل سنت کہتا ہے مگر سیدنا معاویہ پر بھونکتا ہے یہ پہلے صرف یزید کو برا اور لعن طعن کرتے رہے پھر آہستہ آہستہ سیدنا معاویہ پر بھونکنا شروع ہوئے اور معاملہ اس سے آگے دیگر صحابہ کرام تک بڑھتا جا رہا ہے جمل میں سیدنا علی کے مخالفین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد وغیرہ جیسے جلیل القدر صحابہ کو یہ باطل پر کہنا شروع ہو گئے ہیں یعنی رافضیت کی دلدل میں گرتے جا رہے ہیں،
رافضی شیعہ نے کیسا پراپیگنڈا رچایا،
سیدنا حسین کو قتل کرکے یزید پر اس کا الزام لگا دیا، اور

اس جھوٹ کو جنگل کی آگ کی طرح پھیلایا،
لوگ یزید کو لعن طعن کرنے لگے جب بات یہاں تک پہنچ گئی کہ یزید کا نام لینا جرم قرار دیا جانے لگا تو پھر کہنا شروع کیا یزید جیسے فاسق و فاجر، ظالم اور لعنتی کو خلیفہ امیر معاویہ نے مقرر کیا لہذا معاویہ یزید سے بڑا ظالم ہے، پھر سیدنا معاویہ کے خلاف جھوٹی تاریخی روایات گھڑ گھڑ کر بھرمار لگا دی گئی حتی کہ لوگوں نے معاویہ نام رکھنا چھوڑ دیا،
اس کے بعد یزید کی بیعت کرنے والے صحابہ ظالم و جابر کے حمایتی اور مددگار قرار پائے، سیدنا حسین کا نکلنا یزید سے جنگ کے طور پر نکلنا باور کرایا گیا اور یہ تاثر دیا گیا کہ تنہا اس وقت سیدنا حسین ہی تو مسلمان تھے باقی سارا تو مرتدین و منافقین کا ٹولہ تھا جو یزید کا حمایتی تھا،
اس پراپیگنڈا کا شکار بھی اکثر مخلوق ہو چکی ہے، بالآخر رافضی شیعہ کا منصوبہ اہل سنت میں حب اہل بیت کی آڑ لے کر رافضیت کی جڑیں گاڑھنا ہے جس میں وہ تیزی سے کامیاب ہو رہے ہیں یہی کام ابن سباء نے کیا تھا حب اہل بیت کا نعرہ لگا کر خلافت سیدنا علی کا حق قرار دی اور خلفاء ثلاثہ کو غاصب کہا، اور جہلاء اس کے دام میں پھنستے گئے جیسے آج پھنس رہے ہیں

.

صحابہ کرام پر زبان درازی، اور ان کے ایمان میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا راستہ روکنے کے لیے آگے

ہمارا ان جہلاء سے پالا پڑا ہے

جو ایک کا دفاع دوسرے کے بغض کی دلیل بناتے ہیں،
جس طرح سیدنا معاویہ کا دفاع سیدنا علی سے بغض کی دلیل نہیں،
اسی طرح یزید کا دفاع سیدنا حسین سے بغض کی دلیل نہیں،
سیدنا علی و سیدنا حسین سے محبت کے باوجود بھی سیدنا معاویہ اور یزید کا دفاع کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنا درست بھی ہے،
لہذا رافضی و نیم رافضیو کا ٹولہ جاہل، علمی یتیم، اور دھوکہ باز ہیں،
ان جہلاء کے مطابق سیدنا ابوبکر کا دفاع سیدہ فاطمہ سے بغض کی دلیل ہے،
سیدنا عمر کا دفاع اہل بیت سے بغض کی دلیل ہے،
سیدنا عثمان کا دفاع سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
سیدہ عائشہ، سیدنا طلحہ و زبیر،اور سیدنا معاویہ کا دفاع سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
اسی طرح یزید کا دفاع سیدنا حسین سے بغض کی دلیل ہے،
بنو امیہ کا دفاع اہل بیت سے بغض کی دلیل ہے،
اور جہلاء کا بیانیہ ملاحظہ فرمائیں
سیدنا معاویہ کو باغی نہ ماننا سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،

سیدنا عمار کا قاتل سیدنا معاویہ کو نہ ماننا سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
یزید کو سیدنا حسین کا قاتل نہ ماننا سیدنا حسین سے بغض کی دلیل ہے،
یزید کو شرابی زانی نہ ماننا سیدنا حسین سے بغض کی دلیل ہے،
علی معاویہ بھائی بھائی کہنا سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
سیدنا علی و سیدنا معاویہ دونوں کو حق پر کہنا سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
سیدہ عائشہ صدیقہ، طلحہ و زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غلط نہ کہنا سیدنا علی سے بغض کی دلیل ہے،
وغیرہ وغیرہ
تو معلوم ہوا رافضی و نیم رافضیو کا ٹولہ ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں، ان سب کا طریقہ واردات ایک ہی ہے، جو جاہل نہیں وہ رافضی بنے گا نہ نیم رافضی،
"وجہ"
اب سوال ہوتا ہے وجہ کیا ہے اس جہالت کی رافضی یا نیم رافضی بننے کی وجہ کیا ہے؟
پہلی وجہ یہ ہے کہ جسے اللہ ہی گمراہ کر دے اسے ہدایت کوئی نہیں دے سکتا، ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں نے نبی پاک کا کلمہ پڑھ دیا اپنے ہاتھوں پر حق بولتا دیکھ کر وہ نہیں مانا، تو معلوم ہوا جسے اللہ ہی گمراہ کر دے اس پر کوئی دلیل اثر نہیں کرتی،

دوسری وجہ یہ ہے کہ اپنے اباء و اجداد بچانے ہیں، قاتلین عثمان ان کے اجداد تھے، اب قصاص عثمان کا مطالبہ یہ کیسے درست کہیں؟
سیدنا عمار کے قاتل ان کے اجداد تھے تو الزام سیدنا معاویہ پر لگا دیا،
قاتلین حسین ان کے اجداد تھے الزام یزید پر لگا دیا،
بنو امیہ قاتلین عثمان پر لعنت کرتے انہوں نے سیدنا علی پر لعنت قرار دے دی جبکہ لعنت ان کے اجداد پر کی جاتی تھی،
قاتلین حسین پر لعنت انہوں نے یزید پر لعنت قرار دے دی جبکہ لعنت ان کے اجداد پر کی جاتی تھی،
یہ سارا پراپگنڈہ اپنے اجداد بچانے کے لیے کیا گیا ہے،

.

تیسری وجہ یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے رافضی سینے پیٹتے ہیں اور نیم رافضی لکیر پیٹنے والی قوم ہے ، جن کو عقیدت اور عقیدہ کا فرق نہیں پتہ، ذاکر قرآن سے بارہ امام ثابت کر دیتا ہے یہ مان لیتے ہیں، ذاکر قرآن سے ماتم ثابت کر دیتا ہے یہ مان لیتے ہیں، ذاکر قرآن سے متعہ نکال لاتا ہے یہ مان لیتے ہیں، تو جب یہ مان لیتے ہیں تو سیدنا معاویہ کو باغی منوانا رافضی ذاکر کے لیے کونسا مشکل کام ہے، یزید کو قاتل حسین منوانا کونسا ذاکر کے لیے مشکل کام ہے،عمار کا قاتل معاویہ کو منوانا کونسا مشکل کام ہے،

.

ایسے جہلاء سے ہمارا پالا پڑا ہے

امام احمد بن حنبل اور یزید پر لعنت کا مسئلہ

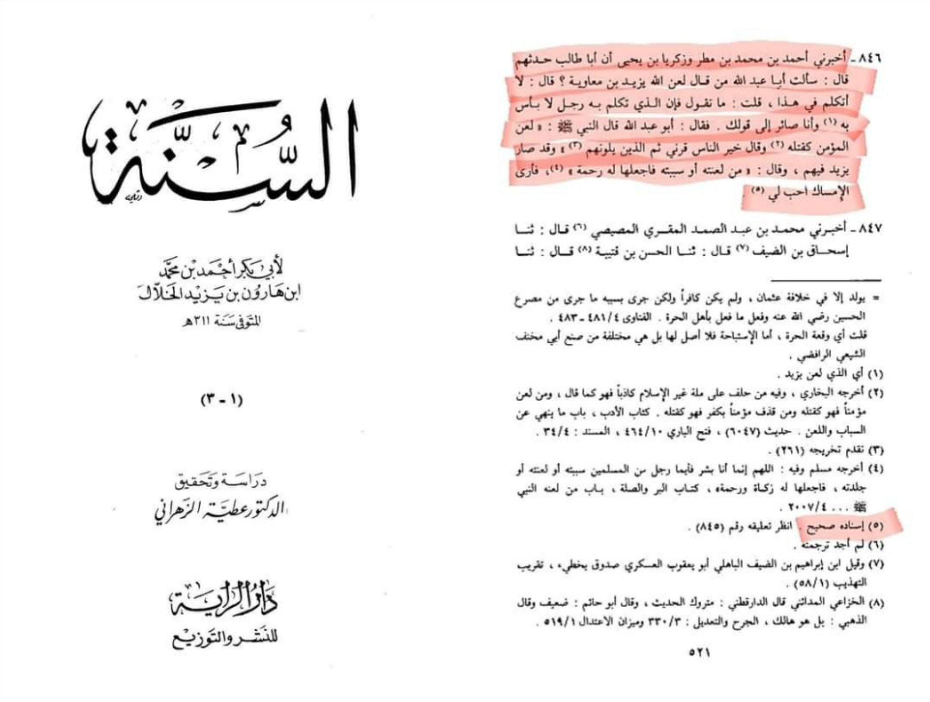
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے متاثرین روافض شیعہ اکثر یہ بات پیش کرتے ہیں کہ وہ یزید بن معاویہ پر لعنت کے قائل تھے بلکہ بعض نے تو تکفیر تک کا دعوی کر رکھا ہے، جبکہ یہ دونوں باتیں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ثابت نہیں بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یزید کے بارے وہی نظریہ ہے جو جمہور علماء فقہاء و محدثین کا ہے یعنی اس کے بارے سکوت اختیار کیا جائے گا،

.

امام أبو بکر،الخلال 311ھ اپنی کتاب السنہ میں صحیح سند سے روایت لائے ہیں،
"کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا جو کہے یزید پر لعنت ہو اس بارے آپ کیا کہتے ہیں؟
اگرچہ یہ بات کرنے والا بندہ معتبر ہے لیکن آپ اس سے زیادہ معتبر ہیں اس لیے میں آپ کی بات مانوں گا،
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا :
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے :
مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہی ہے،
اور رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا :
سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر اس کے بعد والا زمانہ اور یزید اسی دور کے لوگوں میں سے ہے،
اور رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا :

میں نے جس پر لعنت کی یا برا بھلا کہا تو اے اللہ تو اسے اس کے حق میں رحمت بنا دے،
اس لیے (اس مسئلے میں) سکوت ہی میرے لیے بہتر ہے"
.
جی جناب یہ ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا موقف یزید کے بارے کہ وہ اس پر لعنت نہ کرنے کو حدیث رسول سے مومن پر لعنت کی ممانعت سے استدلال کر کے بیان کر رہے ہیں، کہ جیسے کسی مومن پر لعنت درست نہیں ایسے ہی یزید پر بھی درست نہیں،اور یزید تو تابعین میں سے ہے، اس لیے میری طرف سے نہ ہی سمجھو، میرا سکوت ہی ہے اس بارے"
.
اسی طرح طبقات حنابلہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اپنی وفات سے تین دن پہلے کا عقیدہ لکھا ہے کہ
"وکان یمسک عن یزید بن معاویة ویکله الي اللّٰہ"
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ یزید بن معاویہ کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے تھے اور اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیتے"
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی سکوت، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی سکوت باقی آئمہ اربعہ میں سے مروی ہی نہیں کچھ اس بارے یہ بھی سکوت ہی مانا جائے گا ، تو پیچھے رہ گئے آٹھ سو نو سو، ہزار ہزار، بارہ سو سال بعد پیدا ہونے والے علماء تو ان کی حیثیت سلف صالحین اور آئمہ اربعہ کے مقابل کچھ نہیں،
وکل خیر فی اتباع من سلف،

وکل شر فی ابتداع من خلف .
"ہر بھلائی سلف صالحین کے اتباع میں
اور ہر گمراہی بعد والے لوگوں کی اختراع میں ہے۔"



السنة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

٨٤٦ـ أخبرني أحمد بن محمد بن مطر وزكريا بن يحيى أن أبا طالب حدثهم قال : سألت أبا عبد الله من قال لعن الله يزيد بن معاوية ؟ قال : لا أتكلم في هذا ، قلت : ما تقول فإن الذي تكلم به رجل لا بأس به (١) وأنا صائر إلى قولك . فقال : أبو عبد الله قال النبي ﷺ : « لعن المؤمن كقتله (٢) وقال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم (٣) » وقد صار يزيد فيهم ، وقال : « من لعنته أو سببته فاجعلها له رحمة » (٤)، فأرى الإمساك احب لي (٥) .

٨٤٧ـ أخبرني محمد بن عبد الصمد المقري المصيصي (٦) قال : ثنا إسحاق بن الضيف (٧) قال : ثنا الحسن بن قتيبة (٨) قال : ثنا

= يولد إلا في خلافة عثمان ، ولم يكن كافراً ولكن جرى بسببه ما جرى من مصرع الحسين رضي الله عنه وفعل ما فعل بأهل الحرة . الفتاوى ٤/٤٨١ـ٤٨٣ .
قلت أي وقعة الحرة ، أما الإستباحة فلا أصل لها بل هي مختلقة من صنع أبي مخنف الشيعي الرافضي .
(١) أي الذي لعن يزيد .
(٢) أخرجه البخاري ، وفيه من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً فهو كما قال ، ومن لعن مؤمناً فهو كقتله ومن قذف مؤمناً بكفر فهو كقتله . كتاب الأدب ، باب ما ينهى عن السباب واللعن . حديث (٦٠٤٧) ، فتح الباري ١٠/٤٦٤ ، المسند : ٤/٣٤ .
(٣) تقدم تخريجه (٢٦١) .
(٤) أخرجه مسلم وفيه : اللهم إنما أنا بشر فأيما رجل من المسلمين سببته أو لعنته أو جلدته ، فاجعلها له زكاة ورحمة ، كتاب البر والصلة ، باب من لعنه النبي ﷺ . . . ٤/٢٠٠٧ .
(٥) إسناده صحيح . انظر تعليقه رقم (٨٤٥) .
(٦) لم أجد ترجمته .
(٧) وقيل ابن إبراهيم بن الضيف الباهلي أبو يعقوب العسكري صدوق يخطيء ، تقريب التهذيب (١/٥٨) .
(٨) الخزاعي المدائني قال الدارقطني : متروك الحديث ، وقال أبو حاتم : ضعيف وقال الذهبي : بل هو هالك ، الجرح والتعديل : ٣/٣٣٠ وميزان الاعتدال ١/٥١٩ .

٥٢١

قاتلین حسین پر لعنت کرنا یزید کی سنت ہے،

سب سے پہلے قاتلین حسین پر لعنت کرنے والا یزید بن معاویہ الحسینی ہے،
یزید کا یہ جملہ شیعہ سنی دونوں کی کتب تاریخ میں موجود ہے کہ
"خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے میں نے اسے سیدنا حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا"

مقام حسین اور منہج اہل حدیث

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ سیدنا معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز، تو عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں :
سیدنا معاویہ نے جس گھوڑے پر بیٹھ کر نبی پاک کے ساتھ جہاد کیا اس گھوڑے کے قدموں سے اٹھنے والی گرد بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے معاویہ تو بہت بعد میں آتے ہیں،
یہی ہمارا عقیدہ و منہج ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے قدموں سے اٹھنے والی گرد بھی یزید سے افضل ہے، ہمارا اس عقیدے و نظریے سے زرہ برابر انخراف نہیں،
یہ تو متاثرین شیعہ یزید کے مقابل حسین کو لے آتے ہیں اور ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم حسین کی طرف ہو یا یزید کی، ان جاہلوں نے مقام حسین سمجھا ہی نہیں،
نہ یزید کا سیدنا حسین سے کوئی تقابل ہے نہ ہی تقابل کرنا جائز ہے، سیدنا حسین کا مقام بہت اوپر ہے تم کم ظرف لوگ یزید کے مقام پر لا کر سوال اٹھاتے ہو،

.
سیدنا حسنین کریمین سے محبت و عقیدت ایمان کا جزو ہے، جو ان سے محبت نہیں رکھتا مومن نہیں، یہ الگ بات ہے کہ ہر ایک کا معیار محبت الگ ہے، رافضی کا معیار محبت ہے کہ حسین کا دس دن ماتم کیا جائے، نام نہاد حسینیوں کا معیار محبت ہے کہ یزید کو دشمن حسین قرار دے کر لعن طعن کی

جائے، جبکہ ہمارا اہل سنت و اہل حدیث کا معیار محبت ہے کہ سیدنا حسین کی سیرت و کردار کو اپنایا جائے، نہ حسین ماتمی ہے نہ یزید پر لعن طعن کرنے والا،

.

اسی طرح سیدنا حسین کے قاتلین کو ہم لعنتی اور ظالم سمجھتے ہیں، اور قاتلین حسین پر لعنت کرتے بھی ہیں،اور ہمارے نزدیک قاتلین حسین کوفی شیعہ ہیں،اگر یزید قاتل حسین ہوتا تو جیسے ہم باقی قاتلین حسین پر لعنت کرتے ہیں اس پر بھی کرتے ہمیں کیا مسئلہ ہوتا اس پر لعنت نہ کرتے، لیکن صورت حال یہ ہے کہ
قتل حسین وہ قتل ہے جس میں ابہام ہی نہیں،
مقتول کے ورثاء نے بھی قاتلین حسین کے بارے بتا رکھا ہے،
ورثاء کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی قاتلین کے بارے نشاندہی کر رکھی ہے،
قاتلین نے خود قتل کا اقرار کر رکھا ہے،
مقتول نے خود بھی اپنے قاتلین کی نشاندہی کر رکھی ہے،
اور قاتلین قتل کی سزا بھگتتے ہوئے بھی سب کے سامنے ہیں،
اس میں تو کوئی ابہام ہی نہیں کہ قاتلین حسین کوفی شیعہ ہیں،
لیکن شیعہ روافض نے خود سے یہ بدنما داغ دھونے کے لیے یزید کو قتل حسین کا مجرم ٹھہرایا اور اس پر لعن طعن شروع کی، تاکہ لوگ اصل قاتلین کی بجائے صحابہ کرام کو اس کا زمہ دار ٹھہرائیں جنھوں نے یزید کو حاکم بنایا، نام نہاد حسینیوں کو بھی لقمے ڈال کر رافضیو نے اپنے ساتھ

ملایا اور اس طرح قتل حسین کے اصل کردار پس پشت ڈال دیے گئے اور یزید حرف تنقید بنا دیا گیا،حالانکہ یزید کو کسی نے اس قتل کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا تھا حتی کہ سیدنا حسین کے ورثاء نے بھی نہیں، لیکن کتنا موثر پراپگنڈہ کیا گیا کہ یزید نام کو ایک گالی بنا دیا گیا، اب یزید پر وہ بھی لعنت کر رہا ہوتا ہے جسے یہ بھی نہیں پتہ یزید کون ہے اس کا باپ کون ہے، بس اندھا دھند لعنت کا بازار گرم ہے جہلا کی طرف سے،

.

اسی طرح ہم سیدنا حسین کی شہادت مظلومانہ سمجھتے ہیں، کہ انہیں مظلوم شہید کیا گیا، نہ انہوں نے کسی کے خلاف تلوار اٹھائی نہ کربلا کی طرف جنگ کے ارادے سے نکلے تھے اگر جنگ کے لیے نکلتے تو فوج لے کر نکلتے آل و اولاد نہیں، لہذا بنا کسی دشمنی کے انہیں مظلومانہ شہید کیا گیا،

.

اسی طرح ان عقائد و نظریات کی بنا پر ہم جنت میں حسنین کریمیں کی رفاقت کے اللہ پاک سے درخواست گزار ہیں، ہم تو مسواک ایک لکڑی کا ٹکرا اس لیے پسند کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو محبوب تھی تو جو اولاد رسول ہے جو نبی پاک کے جگر گوشے ہیں اور جن سے نبی پاک محبت و پیار کرتے رہے ان سے کیسے محبت و پیار نہ کریں گے، لیکن بات وہی ہے معیار اپنا اپنا ہے محبت کا، اور ہم وہی معیار رکھتے ہیں جو صحابہ کرام نے رکھا نہ کہ وہ جو صحابہ کے دشمنوں نے رکھا ہے، الحمدللہ

رافضی چیک کرنے کا پیمانہ

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوفی کو کہا
" یعنی تم لوگ نواسہ رسول کو قتل کرنے والے ہو "
امام زین العابدین نے کوفیو کو ماتم کرتا دیکھ کر کہا :
" اگر یہ لوگ ہمارے قاتل نہیں تو اور کون ہیں "
سیدہ زینب نے کوفیو کو کہا :
" تم لوگ ہمارے قاتل ہو "
سیدنا حسین نے شہادت سے پہلے کوفیو کو کہا :
"تم لوگو نے مجھے خط لکھ کر بلایا اور میرے قتل کے در پر ہو گئے"
صحابی رسول، نواسہ رسول، اور ورثاء حسین تمام کوفیو کو قاتل قرار دیتے ہیں،
رافضیو کے دلال نام نہاد حسینی یزید کو قاتل بناتے ہیں، ہمارا ان دلالوں سے سوال ہے یہ کس کے کہنے پر یزید کو قاتل قرار دیتے ہو؟
تم نے رافضی کو باپ بنا لیا اور اس کا بیانیہ لے کر گھومتے رہے، دیکھ لیں ان نام نہاد حسینیوں کو کوئی شیعہ رافضیو کو قاتل حسین قرار دیتا نہیں ملے گا اس پر پوسٹیں کرتا نہیں ملے گا،
وجہ یہ ہے کہ اندر سے یہ بھی رافضی ہی ہیں جو ان کا دفاع کرتے ہیں ان کے بیانیے کو تقویت دے کر، رافضی نے تو یزید پر

اس لیے الزام لگایا قتل حسین کا کہ خود کو بچا سکے، نام نہاد حسینی بھی رافضی کو بچاتے ہیں جو بھی رافضیو کو قاتل حسین کہتا ہے اسے یہ یزیدی اور نا صبی کہتے ہیں،
ان دجالوں کو پہچاننے کا یہ پیمانہ نوٹ کر لیں،
جو بھی اصل قاتلین حسین شیعوں کی بجائے یزید کو قاتل کہتا ہے، شیعوں کو قاتل حسین کہنے والو کو یزیدی نا صبی کہتا ہے، وہ رافضی ہے اس سے احتیاط برتے اور اس کے اہل سنت ہونے میں شک رکھیں چاہے وہ جتنا مرضی خود کو اہل سنت و اہل حدیث کہتا پھرے چاہے مولوی ہو یا عامی، اس کو رافضیو کی فہرست میں رکھیں،

یزید کیسے قاتل ثابت کریں

بعض متاثرین شیعہ کو سیاپا پڑا ہوا ہے کہ کسی طرح یزید کو سیدنا حسین رضی اللّٰہ عنہ کے قتل میں ملوث کر دیا جائے، اس کے لیے چاہے انہیں صحابہ کرام کا کردار ہی داغدار کیوں نہ کرنا پڑے،
متاثرین شیعہ نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ سیدنا حسین کو خط لکھ کر کوفہ بلانے والے رافضی شیعہ نہیں بلکہ صحابہ تھے ان میں ایک نام سلیمان بن صرد رضی اللّٰہ عنہ کا ہے جنھوں نے خط لکھ کر بلایا لیکن جب سیدنا حسین آ گئے تو ان کا ساتھ نہیں دیا اور پیچھے ہٹ گئے، اور بعد میں توبہ کی اپنے اس جرم سے اور پھر توبہ کرکے قاتلین حسین سے

قصاص لینے کا ارادہ کیا اور ان سے جہاد کیا اور عبید اللہ بن زیاد سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے،

.

مسئلہ تو یہ ہے کہ صحابہ کا کردار داغدار کرنے کے باوجود بھی مقصود حاصل نہیں ہوا، کیونکہ یزید کا کردار پھر بھی کہیں نظر نہ آ سکا،
حالانکہ یہ معاملہ وہ ہے کہ جس میں کوئی ابہام ہی نہیں، کیونکہ مقتول نے بھی اپنے قاتلوں کی نشاندہی کی ہے، مقتول کے ورثاء نے بھی، اور قاتلوں نے خود بھی اقرار کر رکھا ہے، لیکن چونکہ اس میں یزید کا کردار نظر نہیں آتا اس لیے سیاپا پڑ گیا کہ کریں تو کیا کریں،
ایک صحابی سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کیا کہ قاتل کے ساتھ مل کر سیدنا حسین کو دھوکے سے بلائے اور جب وہ آئیں تو انہیں قاتلوں کے سپرد کرکے چلے جائیں؟
یہ بات کہنے والے خود ایسا کر سکتے ہیں کیا؟ یہ اپنے بارے کہیں گے کہ ہم ایسا سوچ بھی نہیں سکتے لیکن صحابی کے بارے سوچ لیا کہ انہوں نے ایسا ہی کیا،
پھر توبہ کرنے کی بات کرکے تو مہر لگا دی کہ واقع وہ اس جرم عظیم کے مرتکب ہوئے تھے، ہم پوچھتے ہیں کیا توبہ کرنے سے یہ جرم معاف ہو گیا ان کا، جناب یہ جرم توبہ سے نہیں قصاص سے معاف ہونے والا ہے جو آپ توبہ سے بخشوا بیٹھیں ہیں،

.

یہ بھی کہا گیا کہ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ پہلے سیدنا

علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں موجود تھے، شمر جسے سیدنا حسین کا سر کاٹنے والا کہا جاتا ہے وہ بھی پہلے سیدنا علی کے لشکر میں موجود تھا،
یعنی سارے قاتل پہلے اپنے ہی فوجی تھے لیکن قاتل پھر بھی یزید ہے،
ہم تو پہلے ہی کہتے ہیں یزید دروازہ ہے جس سے گزر کر صحابہ کرام پر بھونکا جاتا ہے ہم یہ دروازہ ہی بند کرتے ہیں تاکہ کوئی کسی صحابی تک نہ پہنچ سکے،
اللہ پاک صحابہ کرام سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

شمر ،سیدنا علی کا سالا اور نام نہاد حسینیوں کا ماموں ہے

شمر ذی جوشن جو کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا مرکزی کردار ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سالا تھا، یہ سیدنا علی کی بیوی فاطمہ بنت حزام (ام البنین) کا بھائی تھا،
ام البنین سے سیدنا علی کے چار بیٹے تھے، عباس، عبداللہ، جعفر اور عثمان،یہ چاروں کربلا میں شہید ہوئے، رحمہ اللہ اجمعین
شیعہ کی مستند کتاب مقتل الحسین میں شیعہ کا علامہ مقرم لکھتا ہے :
"شمر (میدان کربلا میں) امام حسین علیہ السلام کے خیموں

کے باہر آ کر چلانے لگا کہ میرے بھانجے کہاں ہیں، عباس اور اس کے بھائی کہاں ہیں، یہ سن کر حضرت عباس اور ان کے بھائیو نے اس بدبخت سے اپنا رخ پھیر لیا، یہ دیکھ کر حضرت حسین نے فرمایا :
تم اسے جواب دو اگرچہ یہ فاسق ہے،
پھر انہوں نے پوچھا :
تم ہم سے کیا چاہتے ہو اور یہاں پر کیوں آئے ہو؟
شمر نے جواب دیا؛
اے میرے بھانجو! تمہارے لیے امان ہے اور تم خود کو حسین کے ساتھ ہلاکت میں نہ ڈالو اور امیر المومنین یزید کی اطاعت قبول کر لو "

.

یہاں شمر اپنے بھانجو حضرت عباس اور ان کے بھائیو کو امان دے رہا ہے اور ان کو بھانجے کہہ کر مخاطب ہے جس پر ان کے بھانجو اور سیدنا حسین نے کوئی انکار نہیں کیا، یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ شمر سیدنا علی کا سالا تھا اور ان کے بیٹوں کا ماموں تھا،
یہ شمر آج کے حسینیوں کا بھی ماموں ہے جیسے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے اہل سنت کے ماموں ہیں،یہ یزید کو قتل حسین کا ذمہ دار قرار دے کر ماموں بچاتے ہیں اپنا،

.

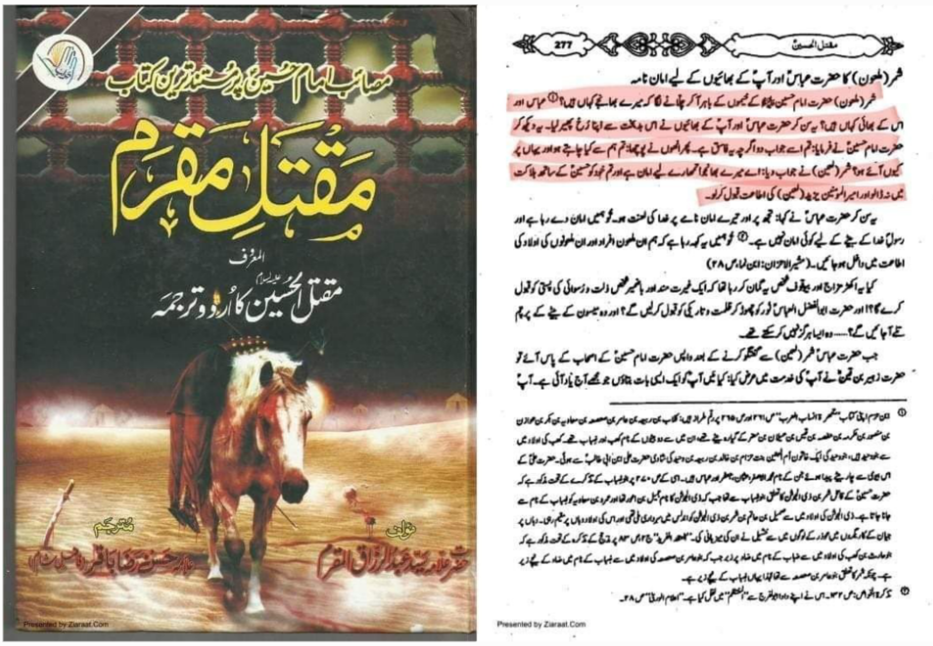
اسی لیے شمر ذی جوشن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فوج کا اہم رکن تھا جو مرزا جہلمی کی طرح سیدنا علی کی طرف ہو کر سیدنا معاویہ پر تلوار اٹھاتا تھا،یہ مرزا جہلمی اپنے ماموں

شمر پر ہی گیا ہے،
سیدنا علی کے بعد یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی فوج میں بھی رہا بڑا پکا شیعہ تھا،
چنانچہ شیعہ کا مشہور علامہ جواد مغنیہ لکھتا ہے :
"اگر امام حسن صلح نہ کرتے تو امام حسین کی طرح قتل کر دیے جاتے، کیونکہ جن لوگو نے کربلا میں امام حسین، اولاد حسین اور اصحاب حسین کا خون بہایا تھا، ان میں اکثر معاہدہ صلح سے پہلے امام حسن کی فوج میں تھے، مثلاً امام حسین کا قاتل شمر ذی جوشن"

.

شیعہ علامہ جواد مغنیہ کے بیان سے ثابت ہوا کہ شمر ذی جوشن سیدنا حسین ،اولاد حسین، اور اصحاب حسین کے قاتلوں میں سے تھا اور پہلے یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی فوج میں شامل تھا،اور اس پہلے یہ سیدنا علی کی فوج میں تھا شیعہ عالم شیخ طوسی کے مطابق، یہ پکا شیعہ سیدنا حسن کی سیدنا معاویہ سے صلح برداشت نہ کر سکا،
اب کیا یہ عقل تسلیم کرتی ہے کہ جو سیدنا حسن کی سیدنا معاویہ سے صلح کا مخالف تھا وہ سیدنا معاویہ کے بیٹے یزید کا حامی ہو گا، یہ شروع سے بنو امیہ کو دشمن سمجھتا تھا، اسی لیے سیدنا حسن کی سیدنا معاویہ سے صلح بھی اس سے برداشت نہیں ہوئی جیسا کہ دیگر شیعہ قوم کو نہیں ہوئی اور انہوں نے سیدنا حسن کو "مذل المومنین، مومنو کو ذلیل کرنے والا" لقب دیا،
یہ بات دل پر نقش کر لیں، سارا خاندان علی ختم کرنے والے

یہ شیعہ ہی ہیں



277 مقتل الحسین

شمر (ملعون) کا حضرت عباسؑ اور آپؑ کے بھائیوں کے لیے امان نامہ

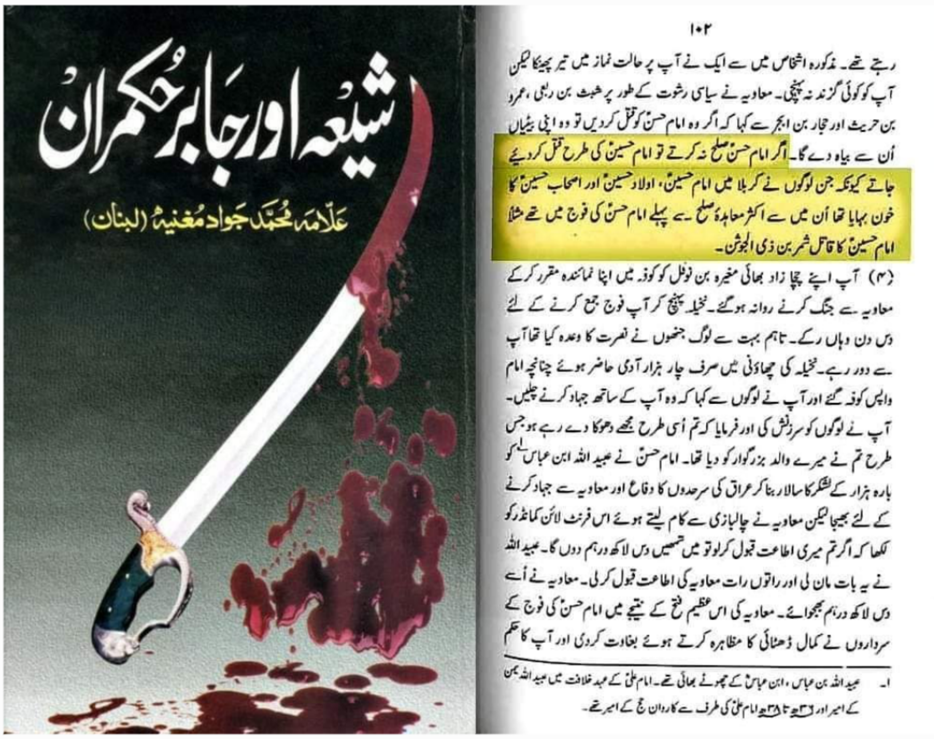
شمر (ملعون) حضرت امام حسینؑ کے خیموں کے باہر آکر چلانے لگا کہ میرے بھانجے کہاں ہیں؟ عباس اور اس کے بھائی کہاں ہیں؟ یہ سن کر حضرت عباسؑ اور آپؑ کے بھائیوں نے اس بدبخت سے اپنا رُخ پھیر لیا۔ یہ دیکھ کر حضرت امام حسینؑ نے فرمایا: تم اسے جواب دو اگرچہ یہ فاسق ہے۔ پھر انھوں نے پوچھا: تم ہم سے کیا چاہتے ہو اور یہاں پر کیوں آئے ہو؟ شمر (لعین) نے جواب دیا: اے میرے بھانجو! تمھارے لیے امان ہے اور تم خود کو حسینؑ کے ساتھ ہلاکت میں نہ ڈالو اور امیر المومنین یزید (لعین) کی اطاعت قبول کرلو۔

یہ سن کر حضرت عباسؑ نے کہا: تجھ پر اور تیرے امان نامے پر خدا کی لعنت ہو۔ تو ہمیں امان دے رہا ہے اور رسولؐ خدا کے بیٹے کے لیے کوئی امان نہیں ہے۔ تو ہمیں یہ کہہ رہا ہے کہ ہم ان ملعون افراد اور ان ملعونوں کی اولاد کی اطاعت میں داخل ہو جائیں۔ (مثیر الاحزان: ابن نما، ص ۲۸)

کیا یہ اکھڑ مزاج اور بیوقوف شخص یہ گمان کر رہا تھا کہ ایک غیرت مند اور باضمیر شخص ذلت و رسوائی کی پستی کو قبول کرے گا؟! اور حضرت ابوالفضل العباسؑ نور کو چھوڑ کر ظلمت و تاریکی کو قبول کرلیں گے؟ اور وہ میسون کے بیٹے کے پرچم تلے آجائیں گے؟...... وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔

جب حضرت عباسؑ شمر (لعین) سے گفتگو کرنے کے بعد واپس حضرت امام حسینؑ کے اصحاب کے پاس آئے تو حضرت زہیر بن قینؓ نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: کیا میں آپؑ کو ایک ایسی بات بتاؤں جو مجھے آج یاد آئی ہے۔ آپؑ

Presented by Ziaraat.Com



۱۰۲

رہتے تھے۔ مذکورہ اشخاص میں سے ایک نے آپ پر حالت نماز میں تیر پھینکا لیکن آپ کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ معاویہ نے سیاسی رشوت کے طور پر شبث بن ربعی، عمرو بن حریث اور حجار بن ابجر سے کہا کہ اگر وہ امام حسنؑ کو قتل کردیں تو وہ اپنی بیٹیاں اُن سے بیاہ دے گا۔ اگر امام حسنؑ صلح نہ کرتے تو امام حسینؑ کی طرح قتل کردیے جاتے کیونکہ جن لوگوں نے کربلا میں امام حسینؑ، اولاد حسینؑ اور اصحاب حسینؑ کا خون بہایا تھا اُن میں سے اکثر معاہدۂ صلح سے پہلے امام حسنؑ کی فوج میں تھے مثلاً امام حسینؑ کا قاتل شمر بن ذی الجوشن۔

(۴) آپ اپنے چچا زاد بھائی مغیرہ بن نوفل کو کوفہ میں اپنا نمائندہ مقرر کرکے معاویہ سے جنگ کرنے روانہ ہوگئے۔ نخیلہ پہنچ کر آپ فوج جمع کرنے کے لئے دس دن وہاں رکے۔ تاہم بہت سے لوگ جنھوں نے نصرت کا وعدہ کیا تھا آپ سے دور رہے۔ نخیلہ کی چھاؤنی میں صرف چار ہزار آدمی حاضر ہوئے چنانچہ امام واپس کوفہ گئے اور آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ آپ کے ساتھ جہاد کرنے چلیں۔ آپ نے لوگوں کو سرزنش کی اور فرمایا کہ تم اُسی طرح مجھے دھوکا دے رہے ہو جس طرح تم نے میرے والد بزرگوار کو دیا تھا۔ امام حسنؑ نے عبید اللہ ابن عباس[1] کو بارہ ہزار کے لشکر کا سالار بنا کر عراق کی سرحدوں کا دفاع اور معاویہ سے جہاد کرنے کے لئے بھیجا لیکن معاویہ نے چالبازی سے کام لیتے ہوئے اس فرنٹ لائن کمانڈر کو لکھا کہ اگر تم میری اطاعت قبول کرلو تو میں تمھیں دس لاکھ درہم دوں گا۔ عبید اللہ نے یہ بات مان لی اور راتوں رات معاویہ کی اطاعت قبول کرلی۔ معاویہ نے اُسے دس لاکھ درہم بھجوائے۔ معاویہ کی اس عظیم فتح کے نتیجے میں امام حسنؑ کی فوج کے سرداروں نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغاوت کردی اور آپ کا حکم

۱۔ عبید اللہ بن عباس، ابن عباسؓ کے چھوٹے بھائی تھے۔ امام علیؑ کے عہد خلافت میں عبید اللہ یمن کے امیر اور ۳۶ھ تا ۳۸ھ امام علیؑ کی طرف سے کاروان حج کے امیر تھے۔

رافضیو اور نیم رافضیو کے فکری تضادات

شریعت کے قوانین سب کے لیے ایک ہیں یہ نہیں کہ کوئی بڑی ہستی ہے تو شریعت اسے استثناء دے دیتی ہے،

جب ایک محزومی عورت نے چوری کی اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش کی رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، تو رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا :
"اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو محمد اس کا ہاتھ بھی کاٹ دے گا"
یہ ہے دین اسلام جس میں بڑا ہو یا چھوٹا سب کے لیے یکساں قوانین ہیں،

.

اس لیے ہم رافضیو اور نیم رافضیو کو کہتے ہیں کہ ترازو لگاتے ہو تو پھر پورا تولا کرو ڈنڈی نہ مارا کرو یا پھر ترازو لگایا ہی نہ کرو ، ورنہ ہم تم سے پورا وزن کروا کے چھوڑیں گے،
تو رافضیو اور نیم رافضیو کے ناپ کا پیمانہ چیک کریں

.

سیدنا حسین کا یزید کی بیعت نہ کرنا درست اقدام تھا،
سیدنا معاویہ کا سیدنا علی کی بیعت نہ کرنا غلط اقدام تھا

.

سیدنا حسین کی یزید کی مخالفت درست تھی
سیدنا معاویہ کی سیدنا علی کی مخالفت غلط تھی،

.

سیدنا حسین کا حاکم کی موجودگی میں بیعت لینا درست تھا
سیدنا معاویہ کا حاکم کی موجودگی میں بیعت لینا بغاوت تھی،

.

سیدنا علی نے سیدنا عثمان کا قصاص نہیں لیا درست تھا
یزید نے سیدنا حسین کا قصاص نہیں لیا غلط تھا،

.

یزید کا سیدنا حسین کے قاتلوں کو عہدوں سے نہ ہٹانا غلط تھا
سیدنا علی کا سیدنا عثمان کے قاتلوں کو عہدے دینا درست تھا

.

سیدنا عمار بن یاسر کو شہید کرنے کی وجہ سے سیدنا معاویہ کا گروہ باغی قرار پاتا ہے
لیکن سیدنا زبیر کو شہید کرنے کی وجہ سے سیدنا علی کا گروہ جہنمی قرار نہیں پاتا

.

سیدنا علی کے بعد ان کے بیٹے سیدنا حسن کا خلیفہ ہونا درست ہے
لیکن سیدنا معاویہ کے بعد ان کے بیٹے یزید کا خلیفہ ہونا غلط ہے

.

کئی صحابہ نے سیدنا علی کی بیعت نہیں کی پھر بھی خلافت درست ہے
کئی صحابہ نے یزید کی بیعت نہیں کی اس لیے اس کی خلافت غلط ہے

.

سیدنا علی کا بغاوت کرنے والو سے لڑائی کرنا درست ہے
یزید کا بغاوت کرنے والو سے لڑائی کرنا غلط ہے

.

سیدنا معاویہ کی غلطیاں بیان کرنا درست ہے
سیدنا علی کی غلطیاں بیان کرنا ناصبیت ہے

.

سیدہ عائشہ ،سیدنا طلحہ و زبیر اور سیدنا معاویہ کو اجتہادی خطا پر کہنا درست ہے،
سیدنا علی کو اجتہادی خطا پر کہنا ناصبیت ہے،

.

آگے چلیے

ساتویں صدی کے امام ذھبی نے یزید کو شرابی اور تارک صلوۃ کہا درست ہے
سیدنا حسین کے بھائی محمد بن حنفیہ نے یزید کو نیک اور صوم و صلوۃ کا پابند کہا غلط ہے

.

امام جوزی نے یزید کو برا نہ سمجھنا تعصب قرار دیا درست ہے
امام غزالی نے یزید کو اللہ کی رحمت کا مستحق قرار دیا غلط ہے

.

امام ابن جوزی نے یزید کے رد پر کتاب لکھی درست ہے
امام ابن مغیث نے یزید کے فضائل پر کتاب لکھی غلط ہے،

.

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا :
یزید کو زیادہ سے زیادہ فاسق کہہ سکتے ہیں،

امام ابن تیمیہ رحمہ اللّٰہ نے لکھا :
یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق ہے،
ایک مان لی دوسری چھوڑ دی یہ کہہ کر کہ ثابت نہیں حالانکہ پہلی بھی ثابت نہیں،

.

امام ذہبی رحمہ اللّٰہ نے لکھا :
یزید زانی ،شرابی، تھا
امام ذہبی رحمہ اللّٰہ نے فرمایا :
حدیث قسطنطنیہ کا مصداق یزید ہے
پہلی مان لی دوسری چھوڑ دی

.

امام ابن کثیر رحمہ اللّٰہ نے لکھا :
یزید فاسق و فاجر مدینہ پر حملہ کرنے والا تھا
امام ابن کثیر رحمہ اللّٰہ نے ہی لکھا :
یزید حدیث قسطنطنیہ کا مصداق ہے
پہلی مان لی دوسری چھوڑ دی

.

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللّٰہ نے کہا :
یزید ،ظالم، فاسق و فاجر تھا
ابن حجر عسقلانی رحمہ اللّٰہ نے کہا :
حدیث قسطنطنیہ کا مصداق بالاتفاق یزید ہے
پہلی مان لی دوسری چھوڑ دی

.

ان سب کی ایک بات مان لی گئی بنا کسی ثبوت کے اور

دوسری چھوڑ دی گئی یہ کہہ کر کہ اس کا ثبوت نہیں، یہ منطق ہے یا منافقت فیصلہ آپ کریں اگر بنا ثبوت کے ماننی ہیں تو ساری بنا ثبوت کے مانو اور اگر ثبوت کے ساتھ ماننی ہیں تو ساری ثبوت کے ساتھ مانو، تو یہ ہیں رافضیو اور نیم رافضیو کے تضادات بس لوگو کو پھدو لگا کر ہی یہ اپنے مذہب چلا رہے ہیں اور کوئی بات نہیں،

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا